سوویت یونین

میں

اسلام

18

DATA ENTERED

Marfat.com

۲۹۷،۰۹۵۴
ت ۸۹ س
۱۵۴۴۶

DATA ENTERED

Marfat.com

DATA ENTERED

مفتی ضیاالدّین باباخانوف

قاضی عبداللہ جان قلونوف

قاضی اسمٰعیل مخدوم ساتیئیف

اور

امام خطیب مُنیرالدّین مخدوم عصام الدینوف

نے سوویت یونین میں اسلام کی حالت، سوویت مسلمانوں کے بین الاقوامی تعلّقات، ایک مذہبی جمعیت کے لوگوں کی اور سوویت یونین میں اسلام کی قدیم یادگاروں کے بارے میں بتایا ہے۔

Marfat.com

سوویت یونین میں اسلام ریاست سے الگ ہے اور دوسرے مذاہب کے مساوی حقوق رکھتا ہے۔

○

سوویت یونین کی مسلم قومیتوں کے درمیان امن، دوستی اور باہمی رواداری قائم ہے۔

○

پوری سوویت مملکت اسلام کی تاریخی یادگاروں کی حفاظت کرتی ہے۔

○

مسجد "ٹیلہ شیخ" کے دیندار مسلمان خدا کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

○

Marfat.com

شہریوں کو آزادیٔ ضمیر کی
ضمانت دینے کے لئے سوویت
یونین میں مذہب ریاست
سے اور اسکول مذہب سے
الگ کر دیا گیا ہے۔ تمام
شہریوں کو آزادی سے
مذہبی رسوم ادا کرنے
اور مذہب کے خلاف
پروپیگنڈہ کرنے کا حق
حاصل ہے۔

○

(سوویت یونین کا آئین۔ دفعہ ۱۲۴)

Marfat.com

مؤلف کتاب - رؤف ملک

Marfat.com

حرفِ آغاز

آج سے اکاون برس پیشتر سوویت روس میں عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی کامیابی اور وہاں اشتراکی نظام کے قیام سے "تاریخ عالم میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ روس کے اس انقلاب نے دنیا کے دوسرے ملکوں میں اشتراکی انقلاب اور اشتراکی طریق معیشت کے قیام کے لئے راہ ہموار کردی۔ انسانی تاریخ کے اس عظیم کارنامے کو ختم کرنے کے لئے سامراجی طاقتوں نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور ہر ممکن کوشش کی کہ اشتراکیت کا یہ تجربہ ناکام ہوجائے۔

اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے سامراجی طاقتوں نے سوویت روس کی سوشلسٹ حکومت کے خلاف باقاعدہ فوجی مداخلت کی اور جب اس فوجی مداخلت اور ناکابندی میں سامراجی ناکام ہوتے تو انہوں نے سوویت

Marfat.com

حکومت کے خلاف سیاسی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا ایک جال پھیلایا، اور طرح طرح کا جھوٹا، لغو اور بے بنیاد پروپیگنڈا کر کے دنیا کو سوشلسٹ نظام سے بدظن کرنے کی کوشش کی۔

اس لغو اور بے ہودہ پروپیگنڈا میں سوویت یونین میں مذہبی آزادی کے فقدان کا چرچا بڑے زور شور سے کیا جاتا ہے اور آج اکاون سال بعد بھی دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ سوویت یونین میں مذہبی آزادی بالکل نہیں ہے وہاں گرجے اور مسجدیں مسمار کر دی گئی ہیں اور لوگوں کو جبراً دہریت کا سبق دیا جاتا ہے۔

گو اس جھوٹ اور افترا کا پردہ کئی مرتبہ چاک کیا جا چکا ہے لیکن اس کے باوجود سامراجی سوشلسٹ دشمن اور رجعت پسند طاقتیں فاشسٹوں کے ڈھنڈورچی ڈاکٹر گوئیبلز کی پیروی میں مسلسل جھوٹ بولے جا رہی تھیں کہ شاید اسی طرح ہی لوگ ان کے جھوٹ کو سچ مان لیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص سوویت یونین کا سفر کر کے آئے تو اس سے عموماً وہاں کی مذہبی حالت کے متعلق اکثر سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ اس صورتِ حال کا مجھے اندازہ تھا اور اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میں نے اپنے حالیہ سفر سوویت یونین کے دوران سوویت یونین کے مسلمانوں کے متعلق نووستی پریس ایجنسی کے توسط سے جو حقائق معلوم کئے اور جو تصاویر اکٹھی کیں وہ اس کتاب میں درج ہیں۔

میرا سفر سوویت یونین محض کاروباری نوعیت کا تھا اور اس کا مقصد سوویت یونین کے سیاسی، سماجی اور معاشی حالات کا تجزیہ کرنا نہیں تھا۔ پھر بھی اپنے ماسکو اور لینن گراد کے قیام کے دوران میں نے وہاں کے

Marfat.com

معاشی اور سماجی حالات کا بنظرِ غائر مشاہدہ کیا اور بحیثیت ایک مسلمان کے ان دونوں شہروں کی مسجدوں کی زیارت بھی کی اور وہاں نماز بھی ادا کی ۔میں نے ماسکو یونیورسٹی اور لومبا فرینڈشپ یونیورسٹی میں پاکستان اور دیگر افرو ایشیائی ملکوں کے ان طالب علموں سے ملاقات بھی کی جو بغرض تعلیم وہاں سالوں سے مقیم ہیں۔ ان سے گفتگو کے دوران ان تمام حقائق کی تصدیق ہوئی جو اس کتاب میں درج ہیں۔ امید ہے پاکستانی قارئین اس کتاب کو دلچسپ اور خیال افروز پائیں گے۔

عبدالرؤف ملک

لاہور

۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۸ء

Marfat.com

Marfat.com

مفتی

ضیاء الدّین

باباخانوف

"اگرچہ بہت سے سوویت لوگ ہمارے مذہبی عقائد نہیں رکھتے۔ پھر بھی لینن کی ہدایت کے مطابق سوویت ریاست کے آئین کی رو سے ہمارے آزادیٔ مذہب کے حق کی حفاظت کرتی ہے۔"

Marfat.com

Marfat.com

سوویت یونین میں اسلام ریاست سے الگ ہے اور دوسرے مذہبوں کے مساوی حقوق رکھتا ہے

خبر رساں ایجنسی "نووستی" کے نامہ نگار سے وسط ایشیا۔ اور قزاخستان کے مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ کے صدر مفتی ضیاالدین باباخانوف کی بات چیت۔

سوال :۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں رہنے والے کروڑوں مسلمان سوویت یونین میں اپنے ہم مذہبوں کی زندگی سے دلچسپی لیتے ہیں۔ محترم مفتی صاحب غالباً آپ اس سلسلے میں سوویت یونین میں اسلام کی حالت کے بارے میں اپنی مستند رائے ظاہر کریں گے؟

جواب :۔ بخوشی۔ ہمارے عظیم ملک سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین میں مختلف مذہبوں کے کروڑوں لوگ رہتے ہیں۔ ازبک اور تاجک، ترکمان اور بشکیر، قزاخ اور کرغیز، تاتار، داغستانی اور آذربائی جانی صدیوں سے مذہب اسلام کے پیرو ہیں۔

لیکن صرف گذشتہ نصف صدی میں ان مسلم قومیتوں کی زندگی واقعی خوشحال ہوئی ہے۔

Marfat.com

۱۹۱۷ء کے انقلاب نے روسی سلطنت ختم کردی اور اس کے ساتھ مختلف قوموں کے مذہبوں کے غیر مساویانہ حقوق اور ان مذہبوں کی "حکمراں" "روا" اور "ناروا" میں ہتک آمیز تقسیم بھی ختم ہو گئی ہے جسے مطلق العنان حکومت نے سرکاری درجہ دے رکھا تھا۔ اب وہ کٹھن دن ماضی کی بات ہیں جب روسی زار اسلام کے پیروؤں کو زبردستی مجبور کرتے تھے کہ وہ عیسائی مذہب قبول کرلیں، جب تقریباً ہر مسلمان بھوکا رہتا تھا اور کبھی کبھی تو اس کے گھر میں نوزائیدہ بچے کو لپیٹنے کے لئے کپڑے کا کوئی چیتھڑا بھی نہ ہوتا تھا۔

سوویت حکومت کے پہلے قوانین میں سے "روس کی قوموں کے حقوق" کا اعلان نامہ ہے۔" جو نومبر ۱۹۱۷ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق ہر مذہب کے ماننے والے کے حقوق بالکل مساوی کر دیئے گئے۔ اس کے بعد مسلمان نیچے درجے کا آدمی نہیں رہا جیسا کہ انقلاب سے قبل زار کے عمّال اسے سمجھتے تھے۔

سوویت عوام کے عظیم قائد اور مسلمانوں کے سچے دوست ولادیمیر ایلیچ لینن کی زیر قیادت حکومت کے تمام قوانین میں دیندار لوگوں کے احترام کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ " روس اور مشرق کے تمام مسلمان محنت کشوں کے نام پیغام" میں جو ۵۰ سال پہلے منظور کیا گیا۔ کہا گیا ہے کہ آخر کار سوویت ملک کی تمام قوموں نے اپنی قومی زندگی آزادی سے اور کسی رکاوٹ کے بغیر تعمیر کرنے کا حق پالیا ہے۔

سوویت یونین میں دوسرے مذہبوں کی طرح اسلام بھی ریاست سے الگ ہے۔ آج کل سوویت یونین کا آئین ملک کے تمام باشندوں کو آزادی سے اپنے مذہب کی پیروی کی ضمانت دیتا ہے۔ ریاست مسلم اداروں کی سرگرمیوں میں

Marfat.com

صبح کی نماز کے لئے

کوئی مداخلت نہیں کرتی اور ہر دیندار مسلمان کو، کسی پابندی کے بغیر، تمام شہری حقوق حاصل ہیں۔

مجھے ایک واقعہ یاد ہے جو ایک غیر ملکی مہمان کے ساتھ پیش آیا۔ برسوں سے یہ صاحب ہمارے ملک کے دشمنوں کی جھوٹی باتوں پر یقین کرتے تھے۔ تاجکستان میں ریاست کے اعلیٰ ادارے یعنی سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کے عام انتخابات کے دن انہوں نے بیلٹ بکس کے پاس سفید بالوں والے امام کو دیکھا۔

Marfat.com

"کیوں؟" امام نے چونک کر کہا۔

"کیا آپ کے ملک میں مسلمانوں کو ووٹ دینے کا حق ہے؟"

"جی ہاں — ہم ووٹ دیتے ہیں۔" امام نے جواب دیا۔ "اللہ کا فضل ہے کہ ہمارے ملک میں مسلمان اپنے جج اور صدر منتخب کر سکتے ہیں۔"

مجھے امید ہے کہ اس بات چیت کے بعد ہمارے محترم مہمان کی آنکھیں کھل گئی ہونگی۔ دوسرے مذہب کے ماننے والوں اور لامذہب لوگوں کی طرح سوویت یونین میں مسلمانوں کو بھی نہ صرف ووٹ دینے کا بلکہ عوامی اقتدار کے ہر ادارے میں منتخب ہونے کا حق بھی حاصل ہے۔ ظاہر ہے کہ ان اداروں میں یونین ریپبلکوں کی اعلیٰ سوویتیں

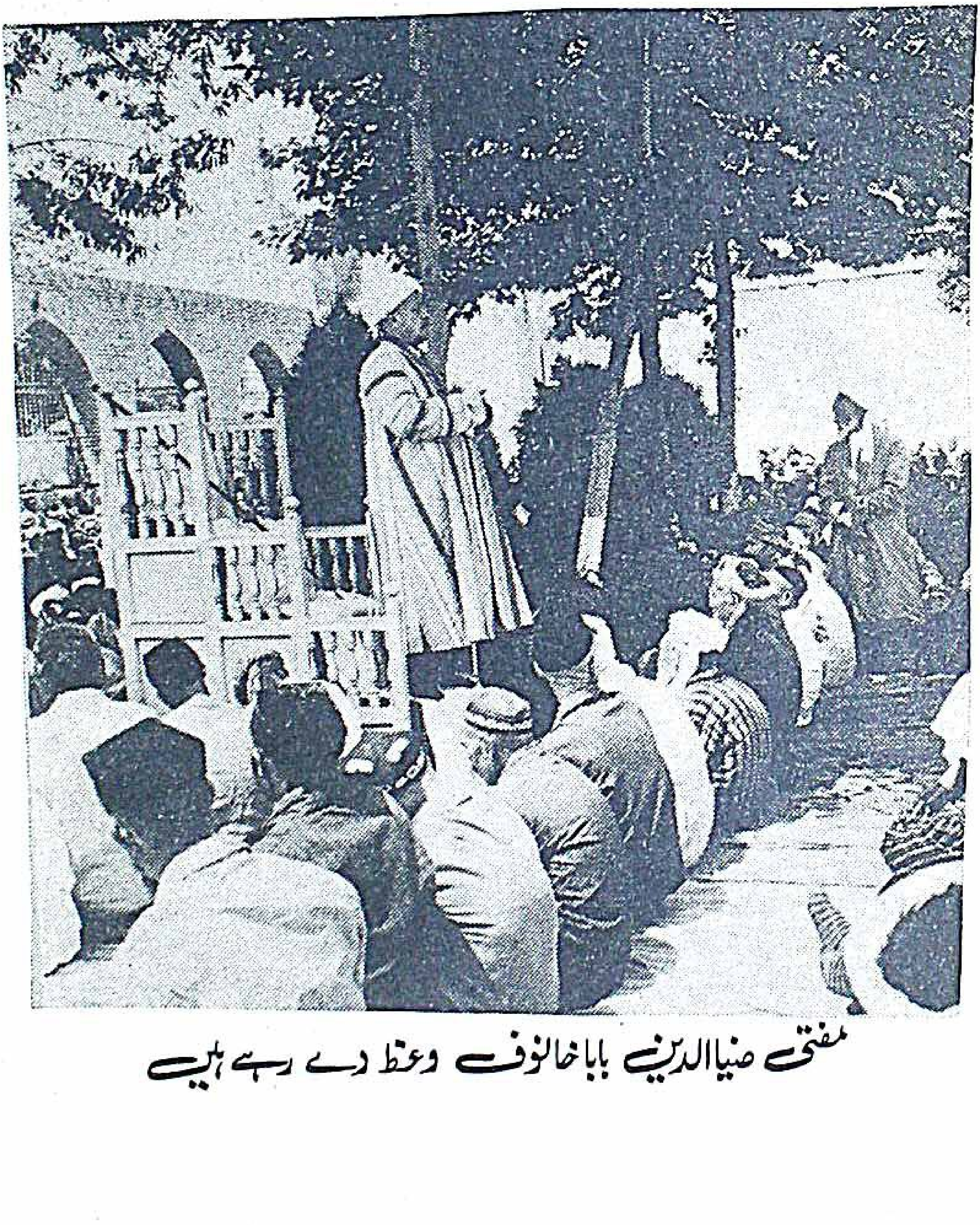

مفتی ضیاالدین بابا خانوف وعظ دے رہے ہیں

Marfat.com

سوویت یونین کے یوروپی حصے اور سائبیریا کے مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ کے سکریٹری مفتی شاکر خیال الدنیوف کو رپورٹ دے رہے ہیں۔

اور سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت بھی شامل ہے۔

سوال:۔ سوویت یونین کے مسلمان کون سے مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں اور کون سی مذہبی تقریبیں مناتے ہیں؟

جواب:۔ سوویت یونین میں مسلمان اپنے تمام ضروری مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں اور سب مقدس دن بھی مناتے ہیں۔

سب سے پہلے میں نماز کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ تمام مسلمانوں کو روزانہ پانچ بار اللہ کی عبادت کی آزادی ہے۔ ہمارے یہاں ان شہروں اور دیہاتوں میں سینکڑوں مسجدیں کھلی ہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہے۔ یہ مسجدیں ہمیشہ صاف ستھری رہتی

Marfat.com

ہیں اور ان کی عظمت اور تقدس کی اہمیت برقرار رکھی جاتی ہے۔

قمری سال کے ۹ ویں ماہ رمضان میں دنیا بھر میں اپنے مذہبی بھائیوں کی طرح سوویت یونین کے مسلمان بھی پورے مہینے روزہ رکھتے ہیں۔ رمضان کے دوران ہر شام مسلمان تراویح اور نماز کے لئے مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں اور خاموشی و تنظیم کے ساتھ حافظوں سے تلاوتِ قرآن سنتے ہیں۔

شبِ قدر کے موقع پر تمام مسجدوں میں روایات کے مطابق عبادت ہوتی ہے۔ حج کرنے کے لئے مکہ شریف جانا ہر مسلمان کے لئے ایک شاندار تقریب ہے۔ ہر سال سوویت یونین میں ان مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو اس مقدس شہر کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ مکہ شریف اور اس کے مضافات میں ہمارے ملک کے زائرین خدا کی عبادت کرتے ہیں اور کرۂ ارض کے تمام گوشوں سے آتے ہوئے ہم مذہبوں کے ساتھ مل کر وہ خدا کے حضور میں اپنی اپنی آرزوئیں پیش کرتے ہیں اور سربسجود ہو کر دنیا میں امن اور سلامتی کی دعائیں مانگتے ہیں۔

احکامِ اسلام کے مطابق دولت مند مسلمان اپنی مذہبی جمیعتوں اور دینی اداروں کے لئے زکواۃ دیتے ہیں۔

یومِ میلاد النبی جو مسلم قمری سال کے تیسرے مہینے میں ۱۲ ویں ربیع الاوّل کو منایا جاتا ہے۔ تمام مسجدوں میں بڑے پیمانے پر عبادت ہوتی ہے پھر دیندار لوگ علماء کو اپنے یہاں دعوت دیتے ہیں تاکہ وہ نبی کریم کی زندگی کے بارے میں سبق آموز واقعات بتائیں۔

عید الفطر اور عید الضحیٰ سوویت مسلمان خاص کر بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ ان دنوں مسجدوں میں ہزاروں مسلمان جمع ہوتے ہیں۔

عید الضحیٰ جسے عیدِ قرباں بھی کہا جاتا ہے قمری سال کے ۱۲ ویں ماہ ذی الحجہ

Marfat.com

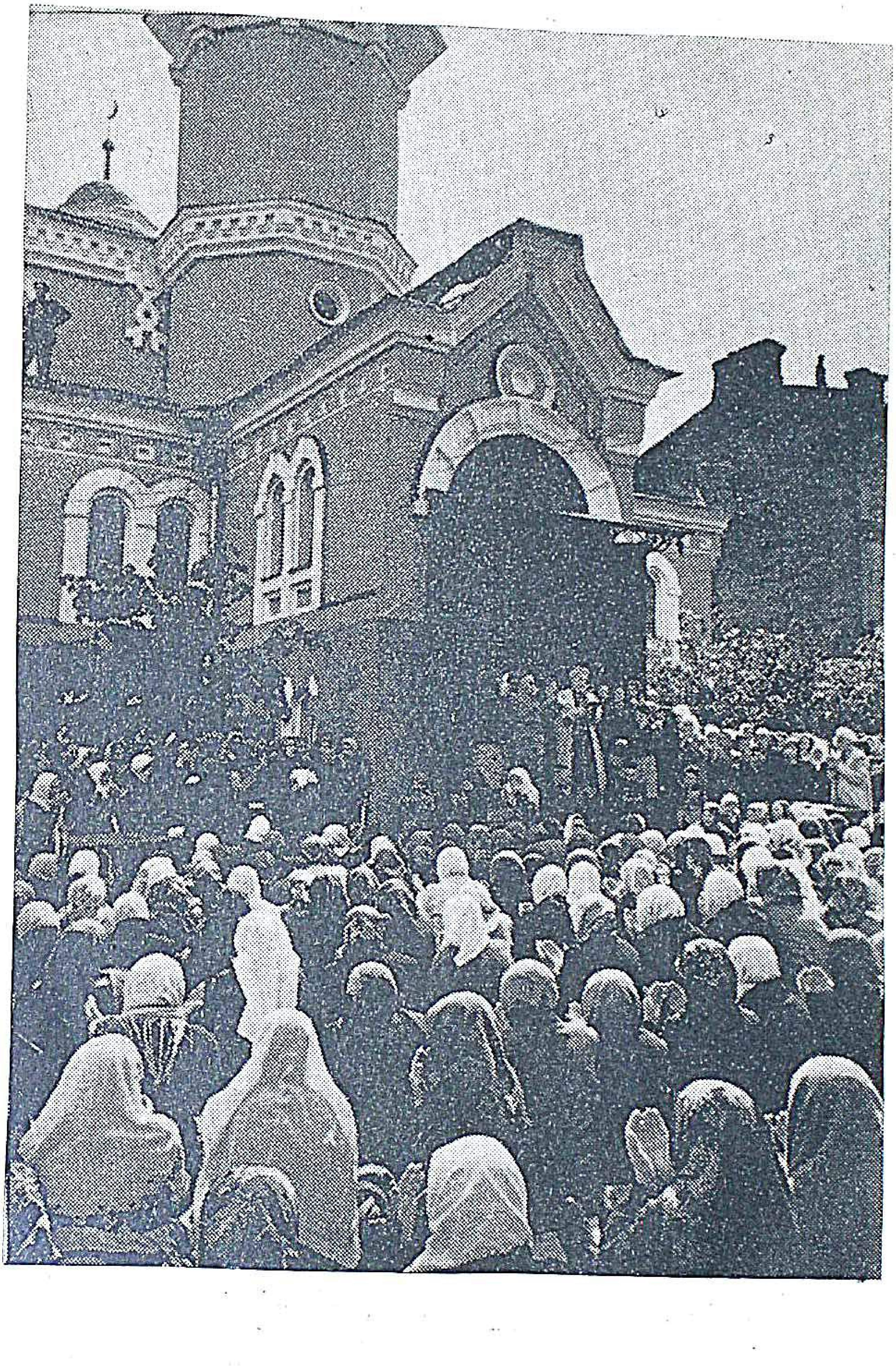

ماسکو کی مسجد کے پاس عید الضحیٰ کے دن

کے ۱۰ ویں دن منایا جاتا ہے۔ مسجد سے گھر لوٹ کر مسلمان بھیڑوں یا بکریوں کی قربانی کرتے ہیں اور اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی قبروں پر فاتحہ کے لئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

سوال :- سوویت یونین میں مسلمانوں کی کون سی مذہبی جماعتیں ہیں ؟

جواب :- سوویت یونین کے مختلف علاقوں میں رہنے والے تمام مسلمان مذہبی جمیعتوں میں متحد ہیں ۔ بہت سی ایسی جمیعتیں ان علاقوں میں ہیں جہاں عام آبادی مسلمان ہے اور ان جمیعتوں کی مسجدوں میں آج کل کے مسلمانوں کے آباو اجداد آیا کرتے تھے ۔

اس کے علاوہ نئی مذہبی جماعتیں بھی قائم کی جاتی ہیں - ۱۸ سال کے ۲۰ مسلمان ہمارے ملک کی کسی بھی بستی میں مذہبی جمیعت قائم کرنے کا حق رکھتے ہیں ۔ مقامی سوویت حکومت قانون کے مطابق نئی مذہبی جمیعت کو مسجد تعمیر کرنے کے مقصد کے لئے مفت اور بلا میعاد استعمال کے لئے زمین دیتی ہے ۔

دیہی اور شہری مذہبی جمیعتوں کی رہنمائی امام خطیب کرتے ہیں ۔ وہ مومنوں کو وعظ دیتے ہیں اور مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں ۔ مسلمان انہیں مقامی مذہبی علما میں سے چن سکتے ہیں یا دوسری جمیعتوں سے بلا سکتے ہیں ۔

تمام امام خطیب مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ کے ماتحت ہیں ۔ اب ایسے چار ادارۂ دینیہ ہیں :

سوویت یونین کے یوروپی حصے اور سائبیریا کے مسلمانوں کا ادارۂ دینیہ ،

شمالی قفقاز اور داغستان کے مسلمانوں کا ادارۂ دینیہ ،

ماوراے قفقاز کے مسلمانوں کا ادارۂ دینیہ اور

وسط ایشیا اور قزاختان کے مسلمانوں کا ادارۂ دینیہ ۔

یہ چاروں ادارے پوری خودمختاری اور مساوات رکھتے ہیں ان کے ممبر اور سربراہ اپنے اعلیٰ عہدوں کے لئے مسلمانوں کے مذہبی علماء کی کانگریسوں یعنی "کرولتائیوں" میں منتخب کئے گئے ہیں ۔

Marfat.com

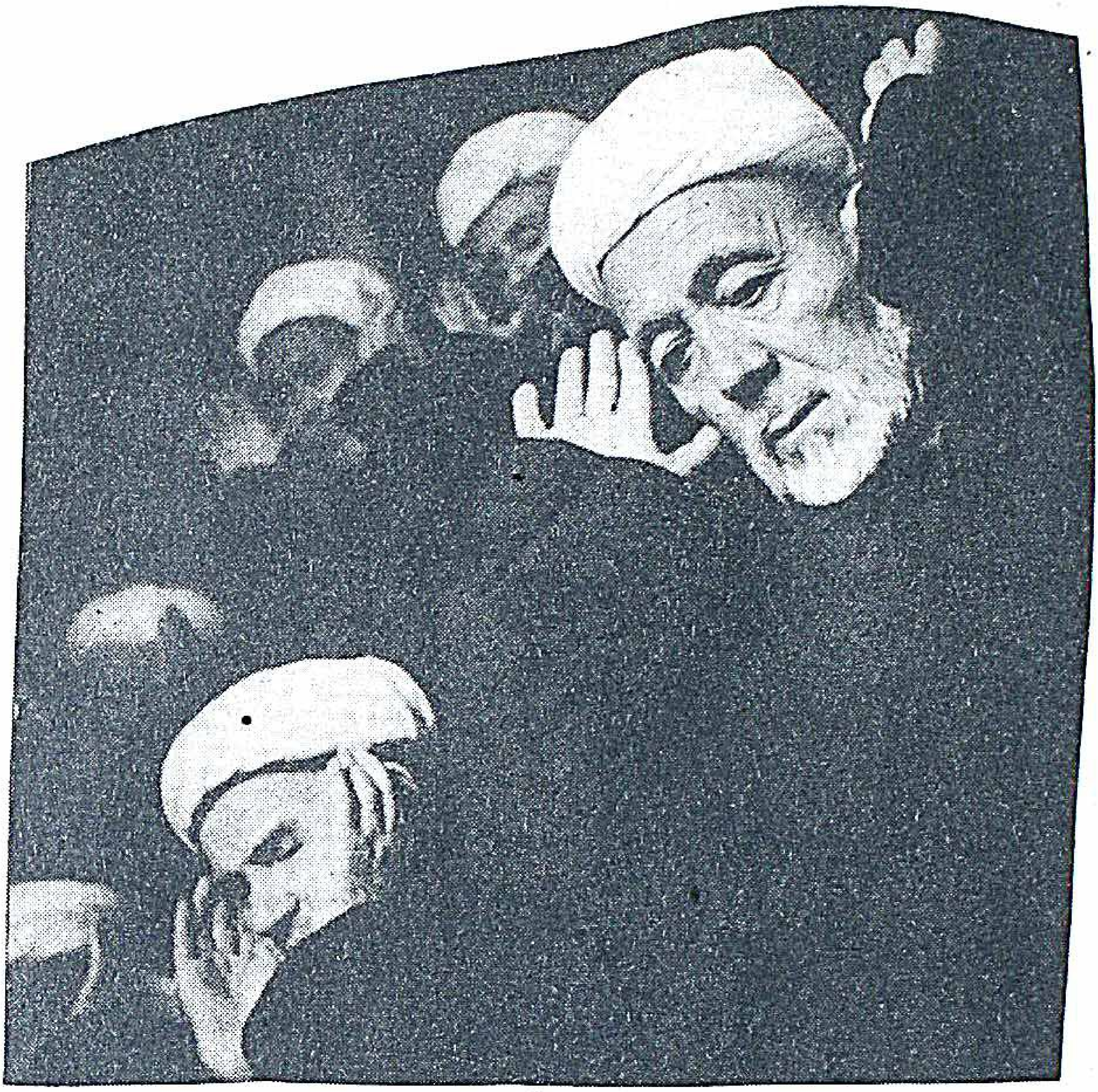

میں ہر ادارۂ دینیہ کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔

سوویت یونین کے یوروپی حصے اور سائبیریا کے مسلمانوں کا ادارۂ دینیہ بشکیریا کے دارالحکومت اوفا میں ہے۔ اسلام کے پیرؤوں کے اس مذہبی مرکز کی عمر ۱۵۱ سال سے زیادہ ہے۔

شمالی قفقاز اور داغستان کے مسلمانوں کا ادارۂ دینیہ شہر بوئی ناکسک میں یہ ۲۰ سال سے کچھ زیادہ ہوئے قائم کیا گیا ہے۔ اللہ کی مرضی پر عمل کرتے ہوئے داغستان کے مشہور و محترم عالم دین خضری گیبکیوف نے یہ ادارۂ دینیہ قائم کرنے میں پہل کی۔ داغستان، شمالی اوسیتیا، کبردا، کراسنودار اور استاوراپول کے ضلعوں کے نمایاں مسلم کارکنوں نے ان کی اپیل سے اتفاق کیا۔ دستور ساز کانگریس میں انہوں نے یہ ادارۂ دینیہ قائم کیا اور خضری گیبکوف کو متفقہ طور پر اس کا صدر منتخب کیا۔ خضری

Marfat.com

گیبیکوف کے انتقال کے بعد مومنوں نے اُن کا نام فراموش نہیں کیا، انکے جانشین اس ادارۂ دینیہ کی قیادت کر رہے ہیں۔

جو مسلمان ماورائے قفقاز یعنی "آذربائیجان، آرمینیا اور جارجیا کی سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں میں رہتے ہیں، ان کا بھی اپنا روحانی مرکز ہے۔ ان کا ادارۂ دینیہ دنیا کے ایک خوبصورت ترین شہر باکو میں واقع ہے۔ یہ ادارہ اس ریپبلک میں رہنے والے شیعہ اور سُنّی دونوں جمیعتوں کے مفادات کی حفاظت کرتا ہے۔

اور پھر آخر میں وسط ایشیا اور قزاخستان کے مسلمانوں کا ادارۂ دینیہ ہے وہ ان مسلم جمیعتوں کی سرگرمیوں کی رہنمائی کرتا ہے جن میں پانچ سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں یعنی ازبکستان، ترکمانیہ، "تاجکستان، قرغیزیہ اور قزاخستان کے مسلمان متحد ہیں۔

اس ادارۂ دینیہ کے قیام کی تاریخ اس بات کی روشن مثال ہے کہ سوویت

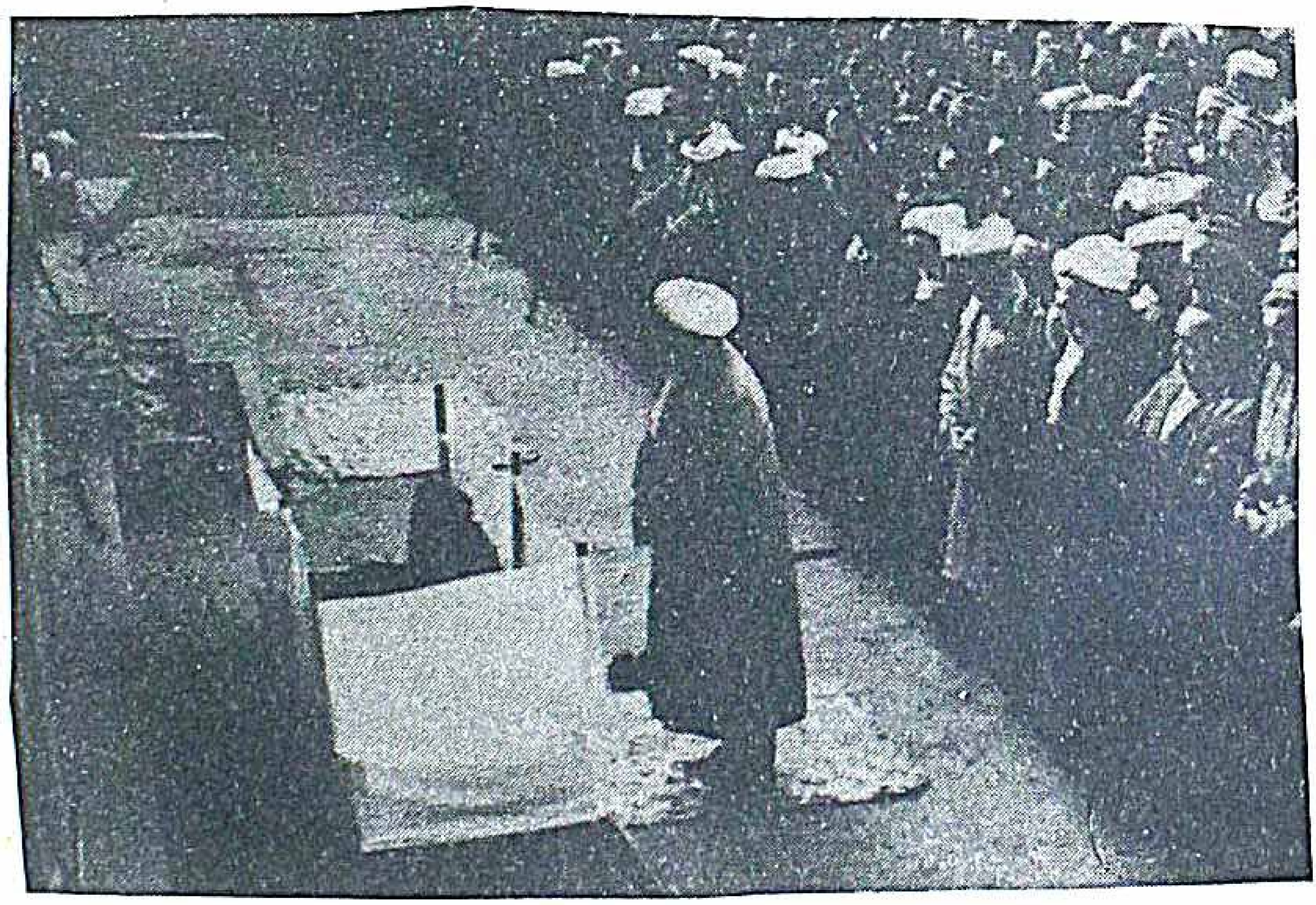

15446

Marfat.com

یونین میں اسلام ریاست سے الگ ہے اور مذہبی جمعیتیں دینی عقائد کے مسائل حل کرنے میں مکمل طور پر خود مختار ہیں۔ بات یہ ہے کہ وسط ایشیا میں اسلام صدیوں سے مانا جاتا ہے۔ لیکن مومنوں کے پاس کبھی اپنا متحدہ روحانی مرکز نہیں تھا۔ بعض امام مختلف طریقوں سے قرآن اور نبی کی حدیثوں کی تشریح کرتے تھے۔ اللہ انہیں معاف کرے! کیونکہ وہ کسی سے صلاح و مشورہ نہیں لے سکتے تھے اور نہ کسی کی مدد بھی نہیں مانگ سکتے تھے۔

اللہ عظیم ہے اور اس کی مرضی کے مطابق وسط ایشیا کے ممتاز مذہبی علما نے مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔ ۱۹۴۳ء میں "کرولتائی" نے جس میں وسطِ ایشیا اور قزاخستان کے مسلمانوں کے نمائندے جمع تھے۔ ازبکستان کے دار الحکومت تاشقند میں مسلمانوں کا ادارۂ دینیہ قائم کیا اور اپنی مرضی سے میرے باپ ایشان بابا خان عبد المجید خان کو اس کا صدر بنایا۔

شہر الما آتا کی مسجد کے امام (قزاخ سوویت سوشلسٹ ریپبلک)

دیندار لوگوں کو ایک مذہبی کتاب پڑھ کر سنا رہے ہیں جو حال ہی میں وسطِ ایشیا اور قزاخستان کے مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ نے شائع کی

Marfat.com

ان کے انتقال کے بعد وسط ایشیا اور قزاقستان کے مسلمانوں کی تیسری کرولتائی نے ادارۂ دینیہ کی رہنمائی کا فرض مجھ پر عائد کیا۔ اس وقت سے میں اللہ کے حکم کے مطابق، حتی الامکان، وفاداری سے مسلمانوں کی خدمت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

مسلمانوں کے ادارۂ دینیات مستقل کارکن ادارے ہیں۔ وہ مختلف مذہبی مسائل حل کرتے ہیں، امام مقرر کرتے ہیں، انکی تصدیق کرتے ہیں اور انہیں برطرف کرتے ہیں۔ وہ مذہبی جمعیتوں اور مدرسوں کی سرگرمیوں کی رہنمائی کرتے ہیں، مذہبی کتابیں شائع کرتے ہیں، خدا کی عبادت کے لئے مسجدیں تعمیر کرنے میں مدد کرتے ہیں، حج کرنے کے لئے مسلمانوں کو مکہ شریف جانے میں مدد دیتے ہیں اور دوسرے ملکوں میں اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے ادارۂ دینیات سوویت یونین کے مسلمانوں کے اعلیٰ مذہبی ادارے کے سامنے جواب دہ ہیں۔ یہ ہے مذہبی جمعیتوں کے نمائندوں کی کرولتائی

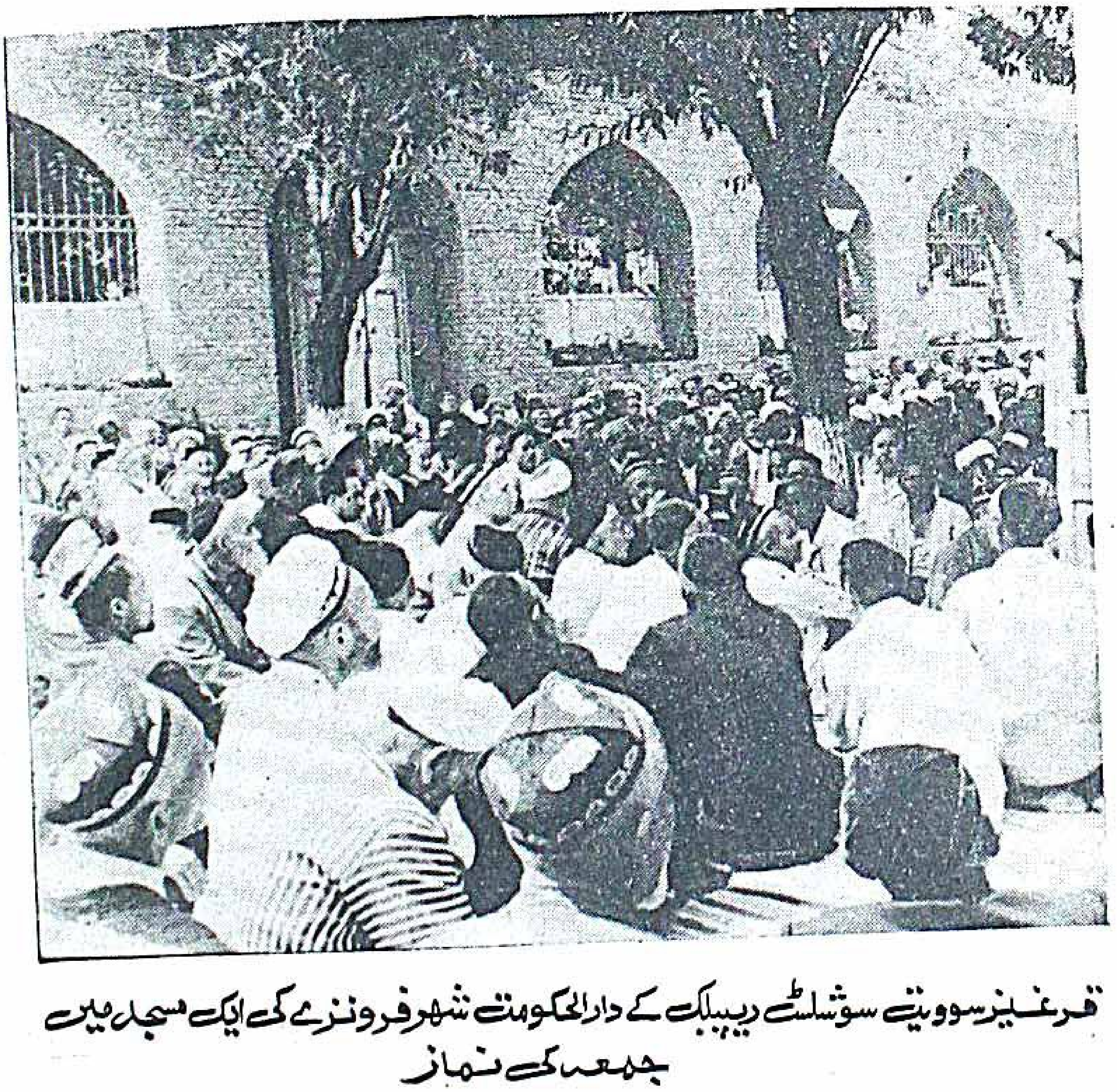

قرغیز سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے دارالحکومت شہر فرونزے کی ایک مسجد میں
جمعہ کی نماز

Marfat.com

جو وقتاً فوقتاً منعقد ہوتی ہے۔

سوال :۔ آپ نے مسلمانوں کی روحانی تعلیم گاہوں، مدرسوں کا ذکر کیا۔ محترم مفتی صاحب غالباً آپ نوجوان مسلمانوں کی مذہبی تربیت کے بارے میں بھی کچھ بتائیں گے؟

جواب :۔ بچوں کو اسلام کے بنیادی اصول سکھانے کی ابتدا عام طور پر گھر پر ہوتی ہے۔ جہاں ماں باپ اپنی صلاحیت کے مطابق اس ابتدائی مذہبی تعلیم کا اہتمام کرتے ہیں۔ جب بچہ سرکاری ثانوی اسکول جانے لگتا ہے جو تمام سوویت بچوں کے لئے ضروری ہے اور جہاں مذہبی مضامین نہیں پڑھائے جاتے ہیں تو ماں باپ اس کے لئے خاص معلم رکھ سکتے ہیں۔ عام طور پر یہ امام یا مدرّس ہوتے ہیں۔

کئی سال بعد جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسے مذہبی معلومات حاصل کرنے کا شوق ہے یا نہیں۔ وہ بچے جنھیں مزید مذہبی تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہو مذہبی علماء کے شاگرد بن جاتے ہیں اور عام ثانوی اسکول سے فارغ ہونے کے بعد اپنے علما یا مذہبی جمعیتوں کی سفارش سے مدرسے میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ اتفاقی بات نہیں کہ ہم ثانوی اسکول کے سند یافتہ نوجوان کو ہی مدرسے میں لیتے ہیں۔ اس کی بدولت ہم مذہبی پڑھائی پر خاص توجہ دے سکتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مسلم مدرسوں کے رہنماؤں کو کبھی پہلے اپنے پروگراموں میں نبی کے وعظ اور شریعت کے قوانین پڑھانے، قرآن کی صحیح تلاوت و تفسیر، مذہبی نظریات کے موضوع پر لکھنے، عربی اور فارسی اور اسلام کی تاریخ اور جغرافیہ سکھانے پر اتنا وقت صرف کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا جتنا آج کل وہ کر سکتے ہیں۔

مثلاً وسط ایشیا اور قزاخستان کے مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ کے تحت مشہور مدرسہ "میر عرب" ہے جو قدیم شہر بخارا میں واقع ہے۔ اس نام سے مشہور مسجدیں اور

Marfat.com

قدیم شہر بخارا کے مدرسے "میر عرب" میں

مدرسے کئی سو سال پرانے ہیں۔ اس طرح طویل مدت میں وہ کئی بار اجڑے بھی کیونکہ ہماری سرزمین پر اسلام کے عروج اور زوال کے ادوار آتے رہے۔ بزرگ لوگوں کو وہ زمانہ یاد ہے جب مدرسہ ویران تھا لیکن اب الحمد اللہ مدرسے میں نئی زندگی شروع ہو گئی ہے۔

مختلف سوویت ریپبلکوں سے نوجوان مسلمان "میر عرب" میں ۷ سال کے لئے پڑھنے آتے ہیں۔ اس کے بعد وہ مذہبی جمیعتوں کے اعلیٰ درجے کے تعلیم یافتہ امام خطیب، مدرسے کے مدرس یا مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ میں اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مجھے مختلف مسلم ملکوں کا دورہ کرنے کا موقع ملا اور ہر جگہ میں نے بڑی دلچسپی سے مدرسوں سے واقفیت حاصل کی۔ اللہ شاہد ہے کہ مدرسے "میر عرب" کو بہترین

Marfat.com

روحانی اسکولوں میں شایانِ شان مقام حاصل ہے۔
میں یہ بھی اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ سوویت یونین کے مسلمان غیر ملکی علمائے اسلام کے علم و دانش کا احترام کرتے ہیں اور اپنے مدرسوں کے سب سے قابل طالب علموں کو ان سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے بخوشی بھیجتے ہیں۔
مثلاً قاہرہ کی یونیورسٹی "الازہر" میں عبدالغنی عبدالائف اور یوسف خان شاکیروف نے اور مراکش میں کراودین کی مسلم یونیورسٹی میں اسرافل ماولانقولوف اور تراپ یونوسوف نے تعلیم پائی۔ اب وہ ادارۂ دینیہ میں بڑے عہدوں پر ہیں۔ اس وقت "الازہر" یونیورسٹی میں ہمارے دو طالب علم پڑھ رہے ہیں۔ دونوں "میر عرب" مدرسے سے فارغ ہو کر وہاں گئے ہیں۔ یہ ہیں عثمان رحیم جالوف اور عبدالقہار غفاروف۔ ہمارے طالب علموں کو لیبیا میں محمد بن سنوسی نامی مسلم یونیورسٹی اور پاکستان کی یونیورسٹیوں کی طرف سے بھی

قدیم شہر بخارا کے مدرسہ "میر عرب" کے طالب علم

Marfat.com

تعلیم حاصل کرنے کی دعوت ملی ہے۔

جب میں مدرسے سے فارغ ہونے والوں کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں کو سکون ہوتا ہے۔ ان میں تاجکستان میں وسط ایشیا کے مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ کے نمائندے عبداللہ جان قلونوف، ماسکو کی جامع مسجد کے امام رضا بصیروف اور لینن گراد کی مسجد کے امام فیض الرحمن ستاروف شامل ہیں۔

مدرسے سے سب فارغ ہونے والے پرجوش صاحبِ ایمان ہیں۔ بہت سے مکہ شریف اور دوسرے مقدس مقامات کی زیارت کر چکے ہیں اور مسلمان ان کا احترام کرتے ہیں۔

سوال:۔ اگر ضرورت پڑے تو سوویت ریاست اور مسلمانوں کی مذہبی تنظیموں میں باہمی رابطہ کس طرح ہوتا ہے؟

جواب:۔ ایسے رابطے کی ضرورت ہر روز پیدا ہوتی ہے۔ سوویت یونین میں مسلمانوں کی تمام تنظیمیں اپنے ہی اخراجات سے قائم ہیں۔ یہ رقوم دیندار لوگوں کے رضاکارانہ چندوں سے جمع ہوتی ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ ریاست کی طرف سے ہمارے معاملوں میں عدم مداخلت کی ایک ضمانت ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں ہر مسلمان کے لئے مقدس جگہ مثلاً سعودی عرب کی کسی جگہ کی زیارت کرنے کے لئے محض رقم کا ہونا کافی نہیں۔ اس کے علاوہ باہر جانے کا پاسپورٹ اور ویزا چاہیئے۔ اس سلسلے میں ہمارے نمائندے سوویت یونین کے سرکاری اداروں سے رجوع کرتے ہیں۔

میں ایک بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ لینن کی وصیت کے مطابق سوویت حکومت ہمارے تمام درپیش مسائل کو بخوبی سمجھتی ہے۔

ریاست اور مذہبی اداروں میں تعلقات برقرار رکھنے کے لئے ماسکو میں مذہبی امور کی خاص کونسل ہے۔

ہم مسلمان مذہبی کارکن اس جدوجہد کے لئے اس کونسل کے خاص طور سے

Marfat.com

بہت ممنون ہیں جو وہ آزادیِ مذہب کی معمولی سی معمولی خلاف ورزی پر جو شاذونادر ہی ہوتی ہے، کرتی ہے اس کے لئے قانون کے مطابق سزادی جاتی ہے۔

ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اس کونسل کے کارکن ہمارے ہم مذہب نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے سوویت یونین میں کروڑوں دیندار لوگوں کے آئینی حق یعنی آزادی سے مذہب ماننے کے حق کی حفاظت سے متعلق انکی روزانہ سرگرمیاں قابلِ احترام وتعریف ہیں۔

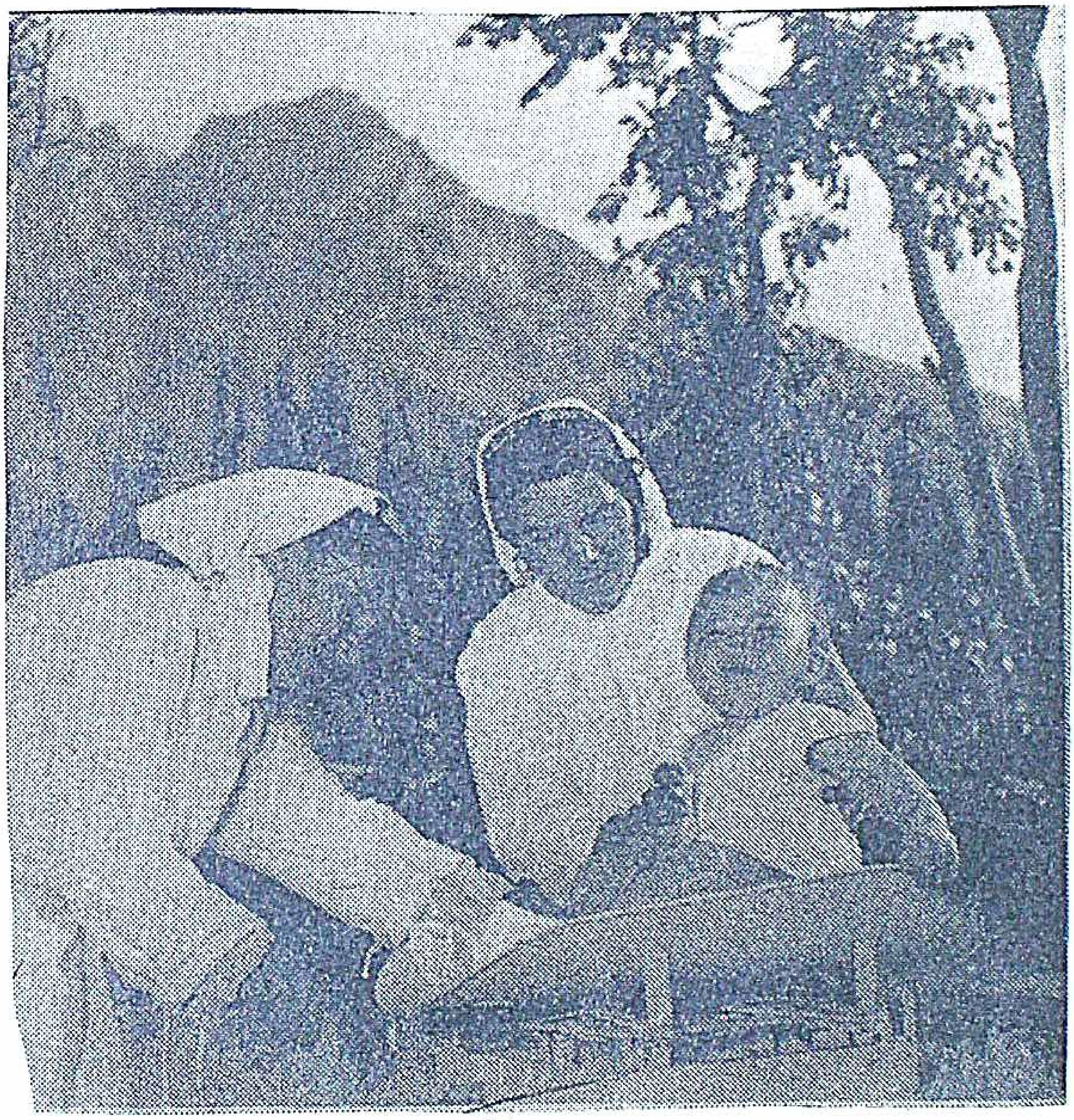

سوویت یونین میں بلا استثنا تمام بچوں کا باقاعدہ طبّی معائنہ کیا جاتا ہے۔!

Marfat.com

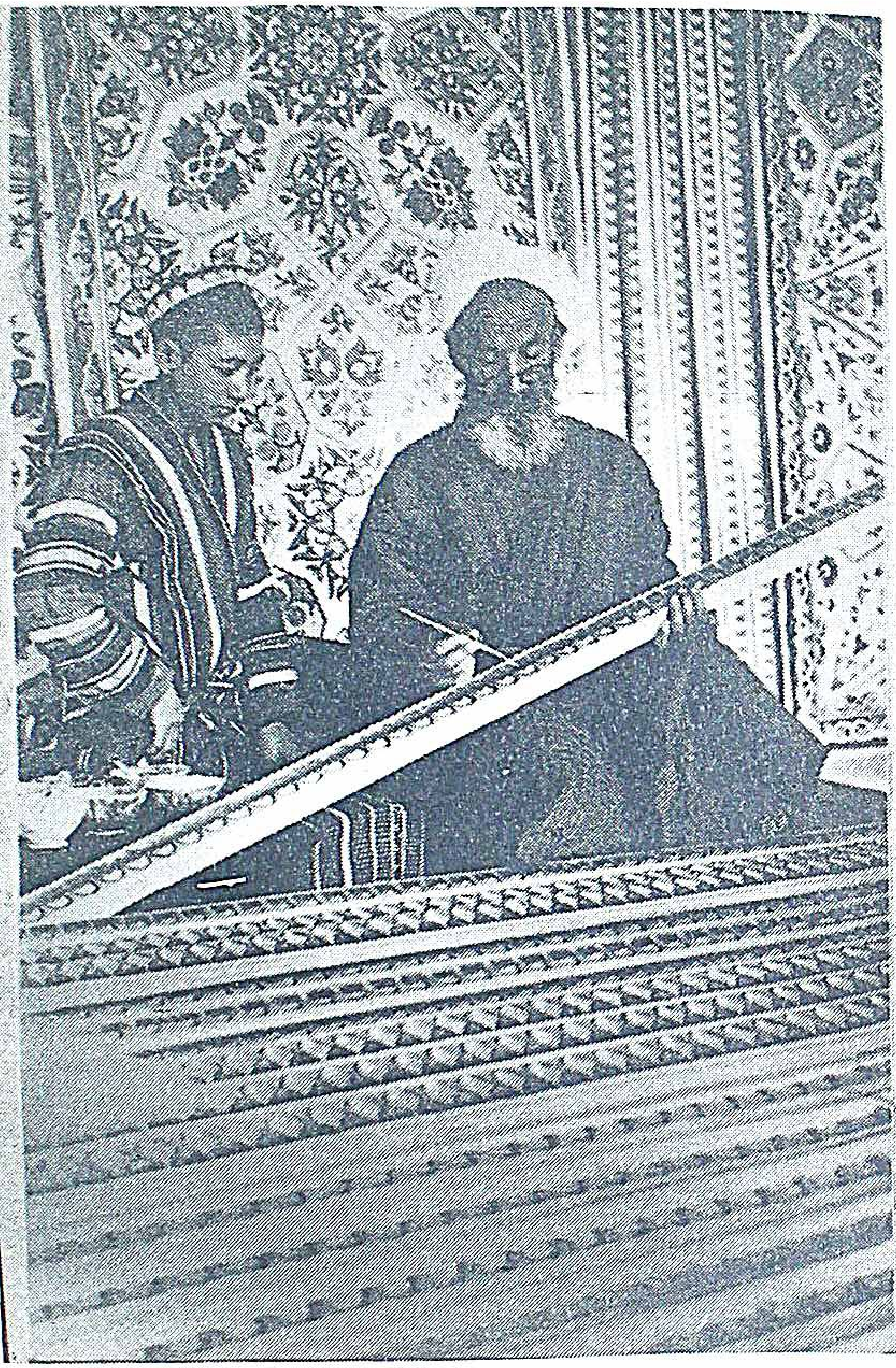

قدیم قومی فن کو زندہ رکھنے کے لئے مشہور ماہرین کی جگہ اب باصلاحیت نوجوان اس فن کی آبیاری کر رہے ہیں — !

Marfat.com

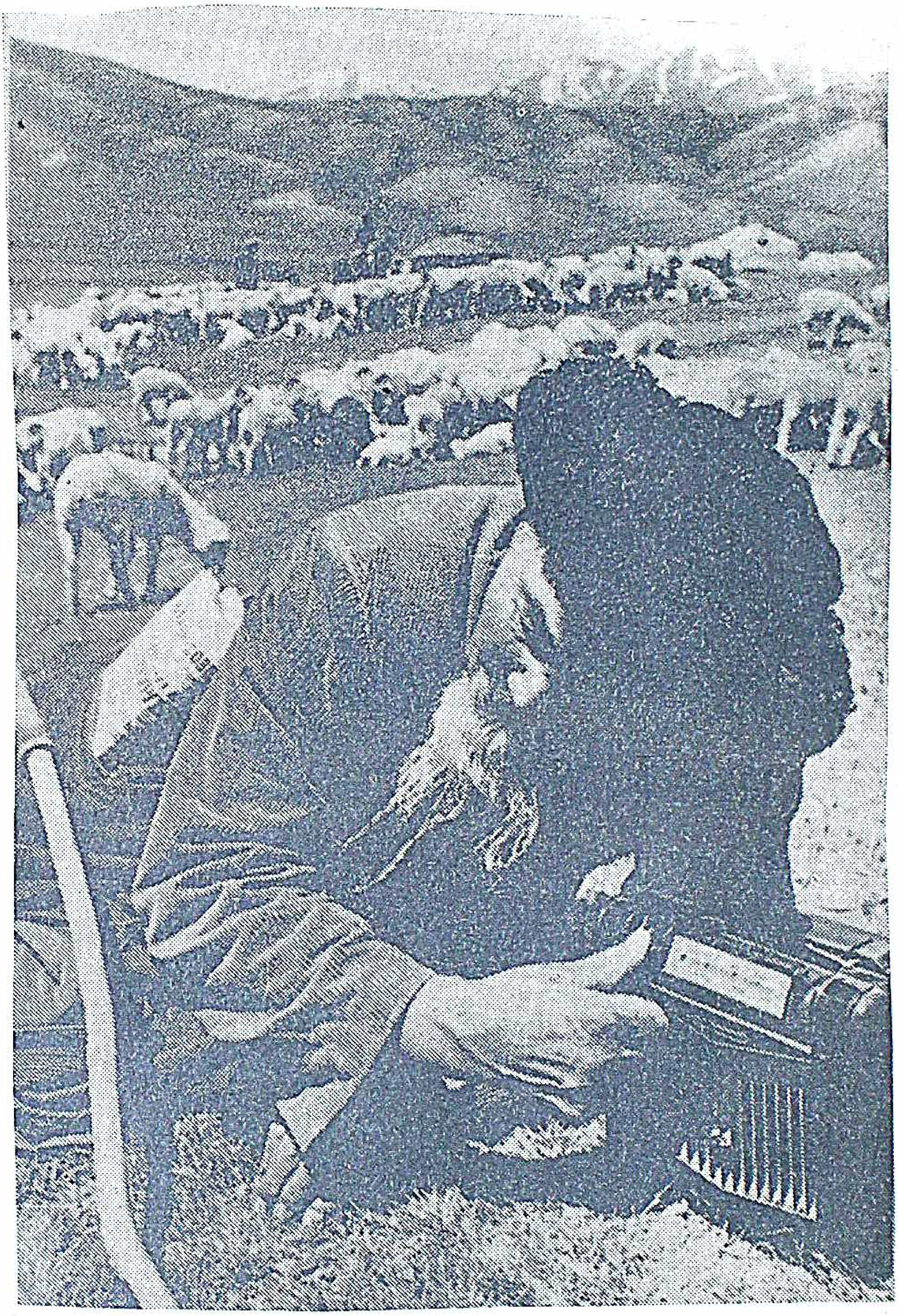

سوویت ٹرانزسٹر دُنیا بھر کی خبریں دُور دراز
پہاڑی چراگاہوں تک پہنچاتے ہیں۔!

Marfat.com

سوویت اقتدار کی بدولت آج وہ مطمئن اور خوش حال زندگی بسر کر رہے ہیں!

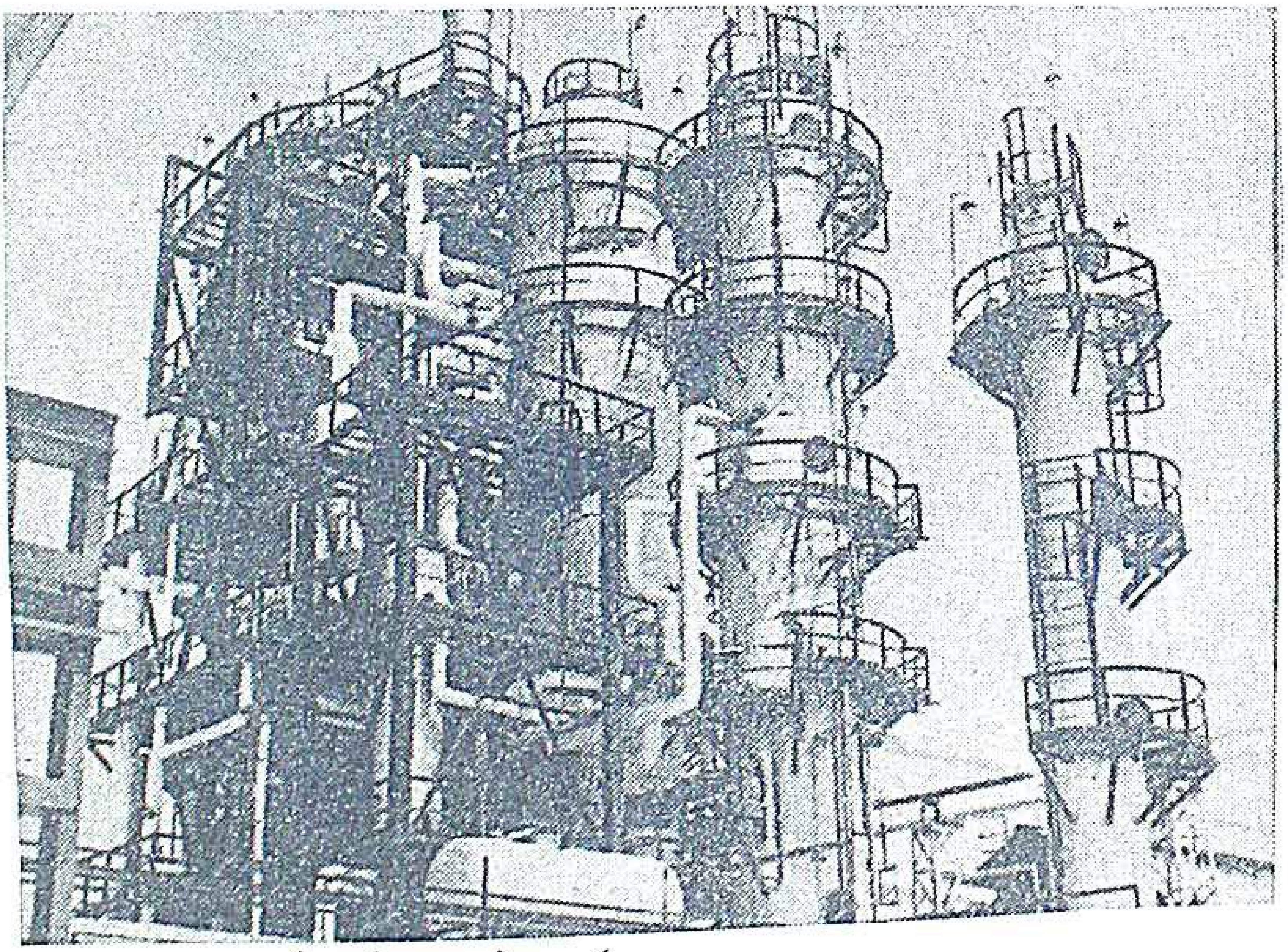

بڑے بڑے کارخانے، کانیں اور تیل کے چشمے عوام کی ملکیت ہیں۔ ان سے حاصل کی ہوئی دولت عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے پر صرف کی جاتی ہے۔

Marfat.com

قاضی عبداللہ جان قلونوف

"غیر ملکی ہم مذہبوں سے
ملاقاتیں ہمارے لئے انتہائی
مسرّت کا باعث ہوتی ہیں۔
ہم پیغمبرِ اسلام کی وصیّت
بخوشی پوری کرتے ہیں جو
لوگوں سے امن کی اپیل کرتے تھے۔"

Marfat.com

Marfat.com

وسطِ ایشیا اور قزاخستان کے مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ
کے ممبر قاضی عبداللہ جان تلوتوف کا خبر رساں
ایجنسی "نووستی" کے نامہ نگار سے انٹرویو۔

سوال :۔ مختلف ملکوں میں کروڑوں لوگ اسلامی عقائد رکھتے ہیں۔
محترم قاضی صاحب! کیا آپ سوویت یونین کے مسلمانوں اور ان کے غیر ملکی ہم
مذہبوں کے تعلقات کے بارے میں بتائیں گے؟

جواب :۔ سوویت یونین کے مسلمان اپنے غیر ملکی ہم مذہبوں کے ساتھ
ہمیشہ ہر قسم کے دوستانہ تعلقات برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔
ہم مذہبوں کے ساتھ ہر ملاقات ہمارے لئے ایک جشن کی طرح ہوتی ہے۔
پچھلے برسوں میں محترم علمائے دین پر مشتمل ہمارے وفدوں نے ہندوستان، عراق، لبنان،
لیبیا، مالی، مراکش، متحدہ عرب جمہوریہ، سعودی عرب، سینی گال، شام، سوڈان،
ٹیونس، پاکستان، انڈونیشیا، فن لینڈ اور دوسرے ملکوں کا دورہ کیا۔ سوویت
یونین کے مسلمانوں کے مختلف ادارہ دینیات کی دعوت پر محمد العربی عنابی کی

Marfat.com

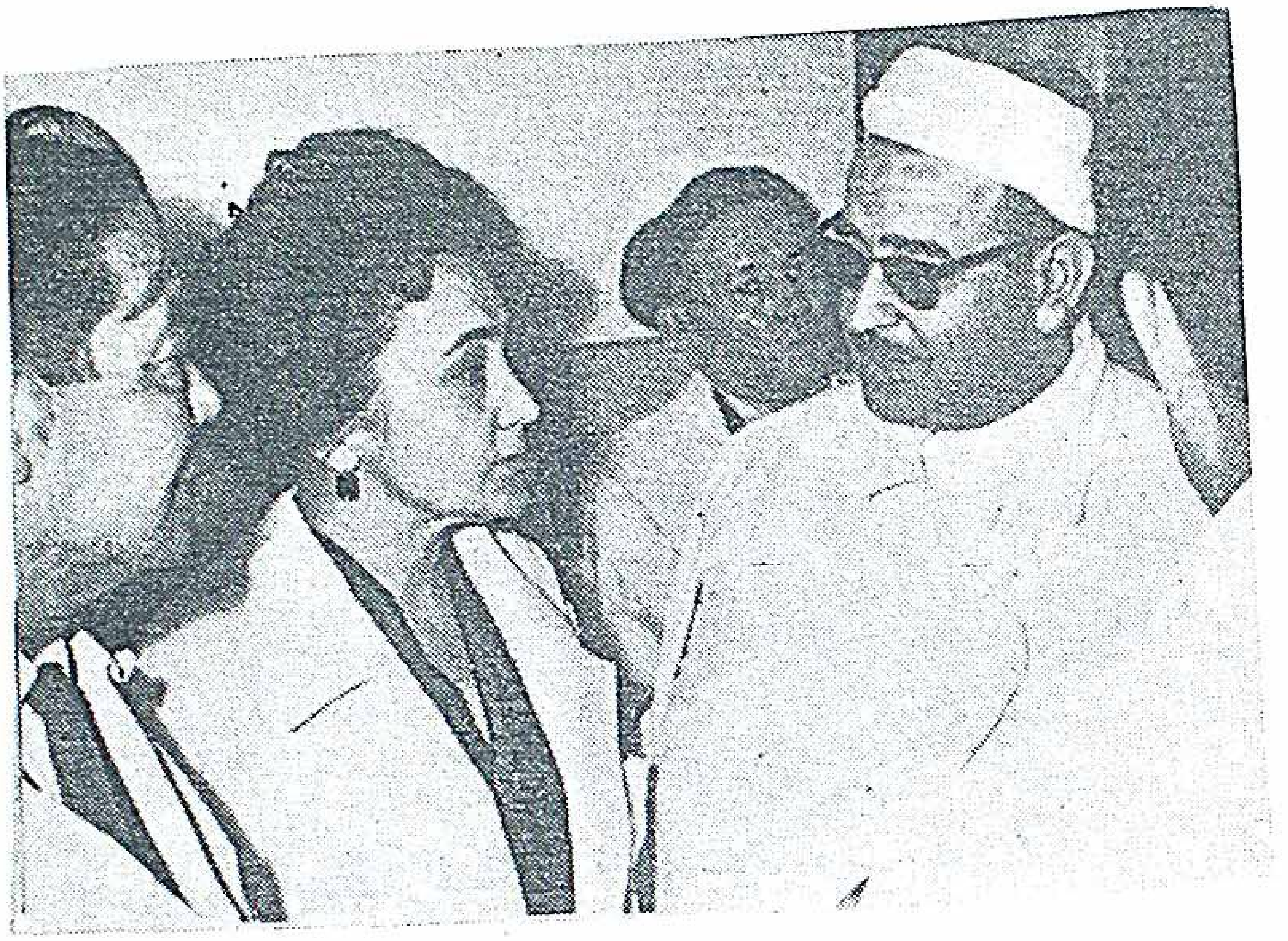

ٹیونس کے مسلمانوں کے وفد کے ممبروں نے تاجک سوویت سوشلسٹ ریپبلک کا دورہ کیا۔ ریپبلک کے دارالحکومت دشنبے انہوں نے اوی تسینا نامی طبی انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ کیا اور خاتون پروفیسر کبریانی حالووا سے بات چیت کی

زیر قیادت ٹیونس کے مسلمانوں کا وفد، جمہوریہ ٹوگو کے مسلم کارکنوں کا وفد سید عمر تورا کی زیر قیادت جمہوریہ مالی کے مسلمانوں کا وفد عبدالحامد دیبانی کی زیر قیادت لیبیا کے مسلم کارکنوں کا وفد ہمارے ملک آیا۔ اس کے علاوہ انڈونیشیا، عراق اور سینی گال کے مسلمانوں نے بھی سوویت یونین کا دورہ کیا۔ پاکستان کے مسلمانوں کے ساتھ ہماری بہت پرخلوص دوستی ہے۔ مشہور عالمِ دین مولانا عبدالحامد بدایونی کی زیر قیادت پاکستانی وفد کا دورہ خاص طور سے اس دوستی کی استواری میں مددگار ثابت ہوا۔ شام اور مراکش کے مسلم کارکنوں کے ساتھ ملاقاتیں بھی ہمارے لئے بہت دل خوش کن تھیں۔

یہ سب ملاقاتیں ہمیشہ کے لئے ہماری یاد میں محفوظ رہیں گی۔

Marfat.com

پاکستان کے علما کے وفد کے ممبر مسلمانوں سے باتیں کر رہے ہیں

ہر بار ہمارے مہمانوں نے وسط ایشیا کی سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کے شہروں اور دیہاتوں کے طویل دورے کئے۔ انہوں نے مسجدیں، مشہور علماء دین کی زندگی اور سرگرمیوں سے وابستہ مقامات اور تاریخی یادگاریں دیکھیں، ماسکو، لینن گراد اور ہمارے ملک کے دوسرے شہروں سے واقفیت حاصل کی۔ انہوں نے مزدوروں، کسانوں سائنس دانوں، وزیروں اور مسلمانوں کی مذہبی جمعیتوں کے رہنماؤں سے ملاقات کر کے

Marfat.com

گفت گو کی۔

تمام مسلمانوں کو سوویت یونین کے مسلمانوں کی زندگی اور معیشت، سیاست اور تمدن میں ان کے کارناموں سے واقفیت حاصل کرنے کا موقع ملا۔

اکتوبر ۱۹۶۲ء میں تاشقند میں سوویت یونین کی مذہبی مسلم تنظیموں کے نمائندوں کی کانفرنس ہوئی جس میں کئی مسلم ملکوں کے وفود نے بھی حصہ لیا۔ اس کانفرنس میں سوویت یونین کے مسلمانوں اور ان کے غیر ملکی ہم مذہبوں کے تعلقات وسیع

لبنان کے مفتی اعظم حسن خالد اور مفتی ضیاء الدین بابا خانوف رسول اکرم کے چچازاد بھائی قسام ابن عباس کے مقبرے میں جو سمرقند میں ہے۔

Marfat.com

ترکی کی قومی مجلس کے وفد کے ممبر تاشقند میں وسط ایشیا
اور قزاخستان کے مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ میں

کرنے کے سوال پر غور و خوض کر کے فیصلہ کیا گیا کہ اس مقصد سے سوویت یونین کی مسلم تنظیموں کے بین الاقوامی تعلقات کا خاص محکمہ قائم کیا جائے۔ اس محکمے کے مذہبی کارکن سوویت مسلمانوں کے چاروں ادارۂ دینیہ کے نمائندے ہیں۔

اب اس محکمے کی سرگرمیوں کے مفید اور کارآمد نتائج سامنے آ رہے ہیں: صرف وسط ایشیا اور قزاخستان کے مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ نے ہی دنیا کے ۴۴ ملکوں کے مسلمان علماء کے نمائندوں اور سماجی کارکنوں سے دوستانہ تعلقات قائم کئے اگر ۱۹۶۵ء میں اس ادارۂ دینیہ کے غیر ملکی مہمانوں کی تعداد ۱۸۱ تھی تو ۱۹۶۷ء میں ان کی تعداد ۶۰ ملکوں سے ڈھائی ہزار سے زیادہ ہو گئی۔

نمایاں غیر ملکی مسلم کارکنوں کو سوویت یونین کے مسلمانوں کی کانفرنسوں اور کانگریسوں میں شرکت کے لئے ہمیشہ دعوت نامے بھیجے جاتے ہیں۔ سوویت یونین کے

Marfat.com

علمار دین کے نمائندے بھی ہر سال قاہرہ کی اسلامی تحقیقاتی اکیڈمی کی کانفرنس میں حصہ لیتے ہیں اور مکہ شریف کی زیارت کو جاتے ہیں۔ سوویت یونین کے مسلمانوں نے فروری ۱۹۶۷ء میں پاکستان میں حافظوں کی دوسری بین الاقوامی کانفرنس میں حصہ لیا۔ وہ اسلام کی مجوزہ بین الاقوامی کانفرنس میں بھی شرکت کریں گے جو قرآن مجید کی ۱۲۰۰ ویں سالگرہ کے سلسلے میں پاکستان کے شہر راولپنڈی میں منعقد ہوگی۔ یہ سب باتیں مختلف ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں کو متحد کرتی ہیں۔
میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ سوویت یونین کی حکومت کی امن پسند پالیسی ہمارے غیر ملکی ہم مذہبوں کے ساتھ تعلقات بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اس کی

کراچی یونیورسٹی کے شیخ الجامعہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وسطی ایشیا اور رکزاخستان کے مفتی ضیار الدین باباخانوف کے ساتھ۔!

Marfat.com

نوجوان امام عاشور خوش وفتوف کی جو ۱۹۶۶ء میں مدرسہ
"میر عرب" سے فارغ ہوئے سمرقند میں "شاہ زندہ" کی قدیم دیوار کے پاس متحدہ
عرب جمہوریہ کے مہمانوں سے ملاقات

بدولت مختلف ملکوں کے نمایاں کارکنوں کے ذاتی تعلقات میں خوشگوار وسعت

Marfat.com

پیدا ہوتی ہے۔ مسلم ممالک سے کثیر تعداد میں وفدوں کے ممبر جو حکومت اور مختلف سماجی تنظیموں کی دعوت پر سوویت یونین آتے ہیں مسلمانوں کی مذہبی جمعیتوں سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔

۱۹۶۷ء میں اگست سے اکتوبر تک پاکستان کا پارلیمانی وفد، پاکستان کی سائنس اکیڈمی کے صدر محمد رضی الدین صدیقی کی زیر قیادت سائنس دانوں کا ایک گروپ ٹیولس کے سرکاری کارکن، کئی مغربی ملکوں کے صحافی، ماسکو میں مقیم یورپ ایشیا اور افریقہ کے ۱۸ ملکوں کے سفیر حسین کرتا ساسمیتا کی زیر قیادت انڈونیشیا کے سماجی کارکنوں کا وفد تاشقند میں مسلمانوں کے ادارہ دینیہ کے مہمان ہوئے۔

ہم مہمانوں کی آمد سے ہمیشہ بہت خوش ہوتے ہیں ان کے تمام سوالوں کے تفصیل سے جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ دکھاتے ہیں کہ سوویت یونین کی تمام قوموں کی مدد سے ہماری قومی ریپبلکوں نے کتنی شاندار ترقی کی ہے۔
ہم اس بات سے بہت خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے وہ ہم مذہب جو کبھی کبھار ہماری زندگی سے ٹھیک طور پر باخبر نہیں ہوتے اور بعض وقت سماجی پروپیگنڈا "سوویت یونین میں مذہبی پابندیوں" کے بارے میں قصے کہانیاں بنا کر انہیں بہکاتا ہے۔ ان سب دھوکوں سے نکل کر اس کے قائل ہو جاتے ہیں کہ ہم سوویت مسلمانوں کو اُنکے مذہبی رسوم ادا کرنے کی پوری آزادی دی گئی ہے اور اسلام ماننے کے لئے ہم پر کوئی جبر و تشدد نہیں کیا جاتا ہے۔

جناب حسین کرتا ساسمیتا نے جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں تاشقند میں ادارۂ دینیہ چھوڑتے وقت معزز مہمانوں کی کتاب میں یہ عبارت لکھی:

" السلام علیکم ــــــ ہم اس کے لئے اللہ کے شکر گذار ہیں کہ ہمیں مسجد اور

Marfat.com

کتب خانہ دیکھنے اور جمعہ کی نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ کتب خانے میں ہم نے جو کتابیں اور قرآن شریف دیکھے انہیں عظیم علما نے لکھا ہے۔ ۔۔۔۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں پر بھی اور ازبکستان کے مسلمانوں پر بھی خوشی اور خوش حالی نازل کرے۔ آمین۔"

حالی کے مہمان قدیم مذہبی کتابیں دیکھ رہے ہیں جو وسطِ ایشیا اور قزاخستان کے مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ کے کتب خانے میں جمع ہیں ـــــ

Marfat.com

مراکش کے مسلمان
ماسکو کی مسجد میں

لبنان کے مسلم کارکنوں کے وفد کی سوویت یونین سے واپسی کے بعد اخبار "الشعاب" نے ۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء کو لکھا۔۔۔۔ "ہم نے سوویت یونین میں مسلمانوں کی حقیقی حالت سے واقفیت حاصل کی جو اللہ کو مانتے ہیں اور انسان کی آزادی اور خوش حالی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔۔۔۔ سوویت یونین وہ ملک نہیں جو مذہبی

Marfat.com

لوگوں پر جبر و تشدد کرتا ہے اور ان کے خلاف جدوجہد کر رہا ہے۔"
پیغمبر اسلام کی مرضی پر عمل کرتے ہوئے سوویت یونین کے مسلم علما سمجھتے ہیں کہ دیندار لوگوں کے دلوں میں قوموں کے درمیان بھائی چارے اور دوستی کا جذبہ استوار کرنا ان کا فرض اور مقدس فریضہ ہے۔ مذہبی کارکنوں اور علما کے وعظوں اور ہدایتوں کا ایک بنیادی موضوع امن ہے۔

سوویت یونین میں مسلمانوں کی تمام مذہبی جمعیتیں امن کی جدوجہد میں سرگرم حصّہ لے رہی ہیں۔ مسلمانوں کے ادارۂ دینیات کے رہنما امن کمیٹیوں کے بارسوخ ممبر ہیں جو ہر سوویت ریپبلک میں ہیں۔

اکتوبر ۱۹۶۷ء کے آخر میں مفتی ضیاالدین باباخانوف نے سوویت امن کمیٹی

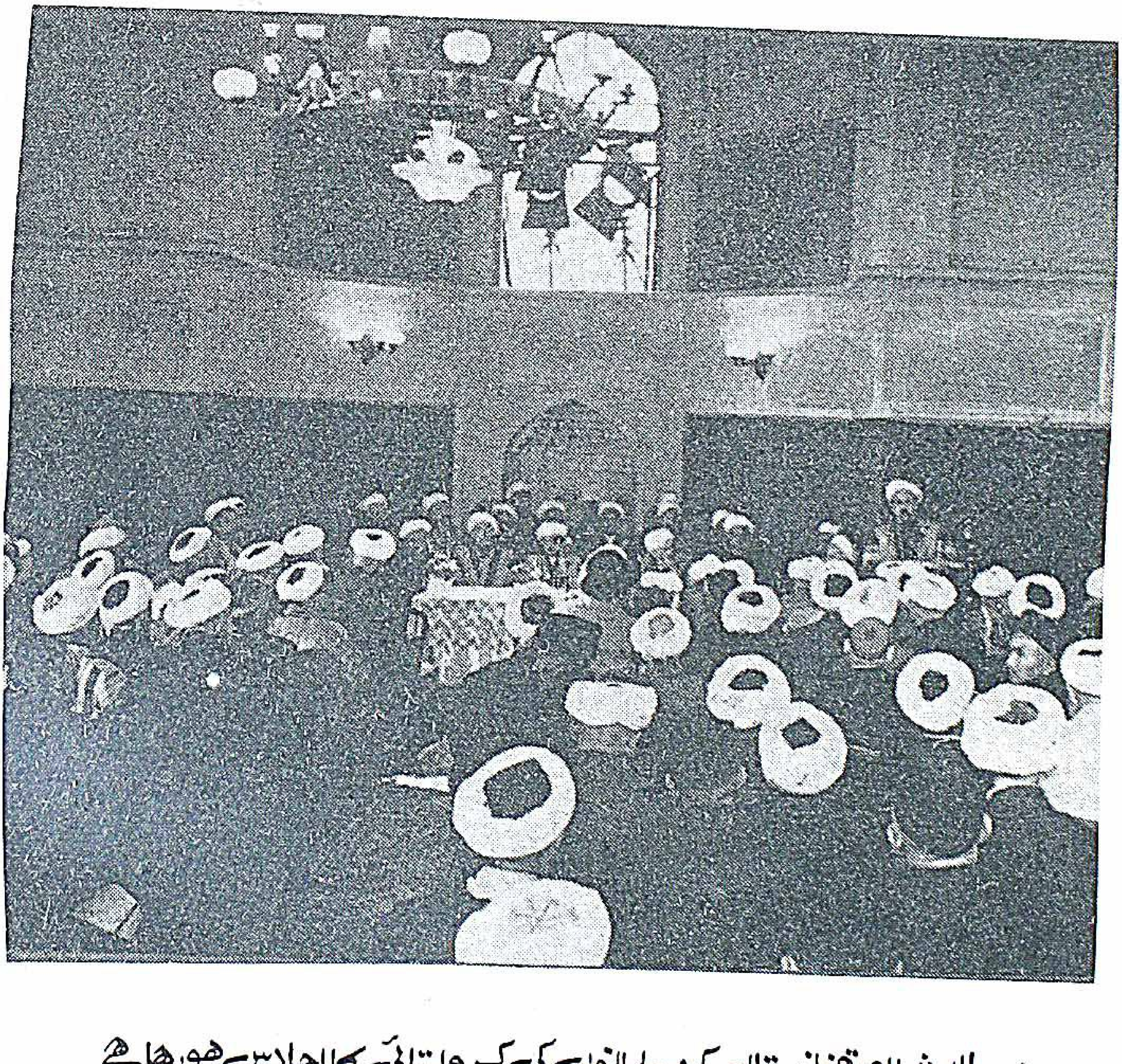

وسطِ ایشیا اور قزاخستان کے مسلمانوں کی کرولتائی کا اجلاس ہو رہا ہے

Marfat.com

کے اجلاس میں شرکت کی جو عظیم اکتوبر انقلاب کی ۵۰ ویں سالگرہ کے موقع پر لینن گراد میں منعقد ہوا۔ امن کمیٹی میں اپنے رفیقوں کے ساتھ جن میں دوسرے مذہب کے لوگ بھی ہیں انہوں نے اہم مسائل پر غور کر کے فیصلے کئے اور متعدد مہمانوں سے ملاقاتیں کیں جو ایشیا اور افریقہ کے مسلم ملکوں سے آئے تھے۔

سوویت عوام امن کی حفاظت کے لئے وطن دوست مفتی صاحب کی پرجوش کارروائیوں کو بے حد عزیز رکھتے ہیں۔ جنوری ۱۹۶۸ء میں ان کی ۶۰ ویں سالگرہ کے سلسلے میں سوویت حکومت نے انہیں "زناک پاچتیا" (نشان اعزاز) تمغہ عطا کیا۔

سوویت یونین میں مذہبی علما، عالمی امن کونسل کے فیصلوں کی پرجوش حمایت کرتے ہیں جو عوام کی فلاح و بہبود کی فکر سے لبریز ہیں۔ دیندار لوگوں کو کونسل کی دستاویزوں اور نیک نیت لوگوں سے کونسل کی اپیلوں کا مطلب سمجھاتے ہیں اور اہل اسلام کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ امن اور خوشحالی کی جدوجہد میں سرگرمی سے حصہ لیں۔

تمام سوویت لوگوں کی طرح سوویت یونین کے مسلمان بھی سمجھتے ہیں کہ اپنے آباواجداد کی سرزمین پر نئی زندگی کی تعمیر اس مقدس جدوجہد کی بنیادی شکل ہے۔ وہ بجا طور پر سمجھتے ہیں کہ وطن کی ترقی اور طاقت وہ مضبوط ڈھال ہے جس سے ٹکرا کر تمام سازشیں تباہ ہو جاتی ہیں اور آئندہ بھی تباہ ہونگی۔ میں بھی مسلمان اور سوویت یونین کے شہری کی حیثیت سے اپنے وطن کے لکھوکھا ہم مذہبوں کے ساتھ اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ سوویت یونین کی طاقت میں ان لوگوں کی محنت کا حصہ ہے جو پیغمبر اسلام کی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

سوال :۔ انڈونیشیا، لبنان، مالی، مراکش، شام، سوڈان، متحدہ عرب جمہوریہ اور الجزائر جیسے مسلم ممالک ان میں شامل ہیں جنھوں نے دوسری عالمی جنگ کے بعد سیاسی خودمختاری حاصل کی۔ سوویت یونین کے مسلمان ان ملکوں سے

Marfat.com

شام کے مہمان مفتی بابا خانوف کے ساتھ ماسکو میں کریملن
کے محلوں کی سیر کر رہے ہیں

Marfat.com

اور ان کو درپیش مسائل سے کیا تعلق رکھتے ہیں؟

جواب :- ہم ان تمام خود مختار ریاستوں کو مبارکباد دیتے ہیں، ان کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اقتصادی خوش حالی اور تمدنی ترقی کے میدان میں انکی شاندار کامیابیوں کی تمنا کرتے ہیں۔ ہم مسلمان ان ممالک کی فتوحات سے خوش ہوتے ہیں جن کے عوام اسلام کے پیرو ہیں۔

ایک زمانے میں ہم ان ملکوں میں اپنے دینی بھائیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتے تھے نو آبادکار ملک نہیں چاہتے تھے کہ ان کے نو آبادیاتی ملکوں میں دیندار لوگ عوام کے اقتدار ان کی شاندار کامیابیوں اور زیادہ شاندار خوابوں کے بارے میں ہم سے سچی باتیں سنیں۔ سامراجی سوویت یونین پر تہمت لگاتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ وہ پرامن باتیں نہ سنی جاسکیں جو ہمیشہ ہمارا ملک کرتا رہا ہے۔

لیکن برائی کی فتح دائمی نہیں ہوتی۔ ہم آج خوشی سے دیکھتے ہیں کہ غیر ملکوں میں ہمارے لکھوکھا ہم مذہبوں نے اپنی اپنی سرزمین سے خودغرض ستم گروں کو باہر نکال دیا ہے اب اپنے دلوں میں حسین ترین پھول کھلا رہے ہیں۔ یہ ہے قوموں میں اعتماد اور دوستی کا پھول۔

جب ہم نو آزاد ملکوں کی قوموں کے فیصلہ کن اقدامات کے بارے میں خبریں سنتے ہیں جو سامراجیوں کے خلاف مجاہدین کی صفوں میں کھڑی ہیں تو سوویت یونین کے دیندار مسلمانوں کے دل فخر سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ سال بسال ان قوموں کی آوازیں زیادہ بلند ہوتی جاتی ہیں، وہ عالمی پالیسی پر زیادہ اثر ڈال رہی ہیں اور اس طرح نو آبادیاتی غلامی کے نظام کی مکمل تباہی میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

جہاں تک نو آزاد ملکوں کے مسلمانوں کے ساتھ سوویت یونین کے مسلمانوں

Marfat.com

تعلقات کا سوال ہے ہم ان سے برادرانہ دوستی کرنا چاہتے ہیں اور مشکل مسائل حل کرنے میں مدد دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سامراجی اپنی نوآبادیوں کی معیشت کو ترقی دینے میں دلچسپی نہیں لیتے تھے جیسا کہ معلوم ہے ان کے تسلط کے دور میں نوآبادیاں قابض ملکوں کی صنعت کے لئے سستے کچّے مال کے سرچشمے کا رول ادا کرتی تھیں۔

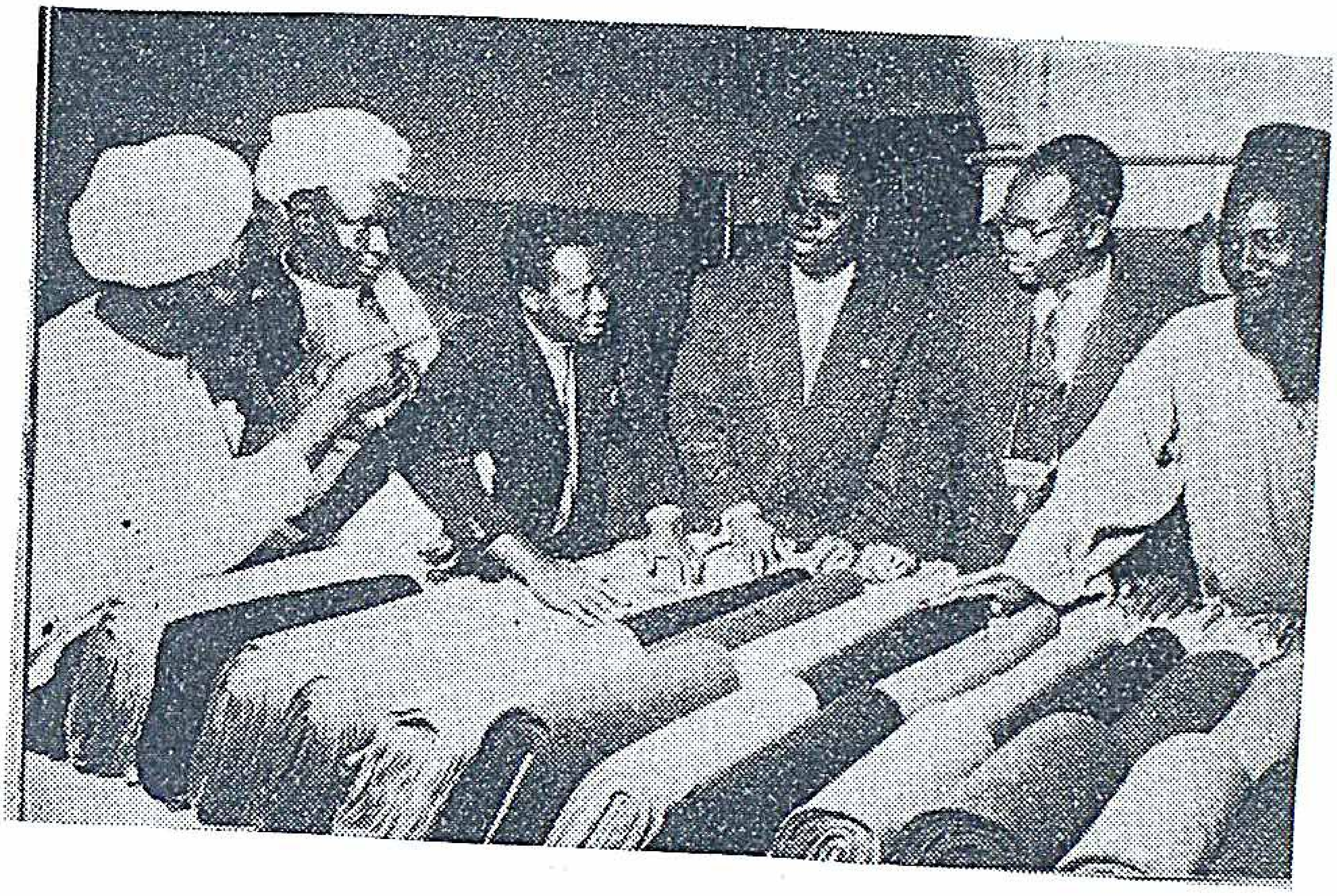

دور دراز ٹوگو کے مسلمان نئے کپڑے دیکھ رہے ہیں جو سوویت وسطِ ایشیائی ریپبلکوں کے کارخانوں میں تیار ہوتے ہیں

لیکن اب قومی آزادی کی تحریکوں نے فتح پائی ہے اور نو آزاد ملک اپنی قومی صنعت قائم کرنے کے لئے تمام اندرونی وسائل استعمال کر رہے ہیں۔ ہم انکی فکریں اچھی طرح سمجھتے ہیں کیونکہ آدھی صدی قبل ہم خود بھی غریب تھے اور اللہ سے دعا کرتے وقت دیندار لوگ اس سے مٹھی بھر چاول مانگتے تھے

Marfat.com

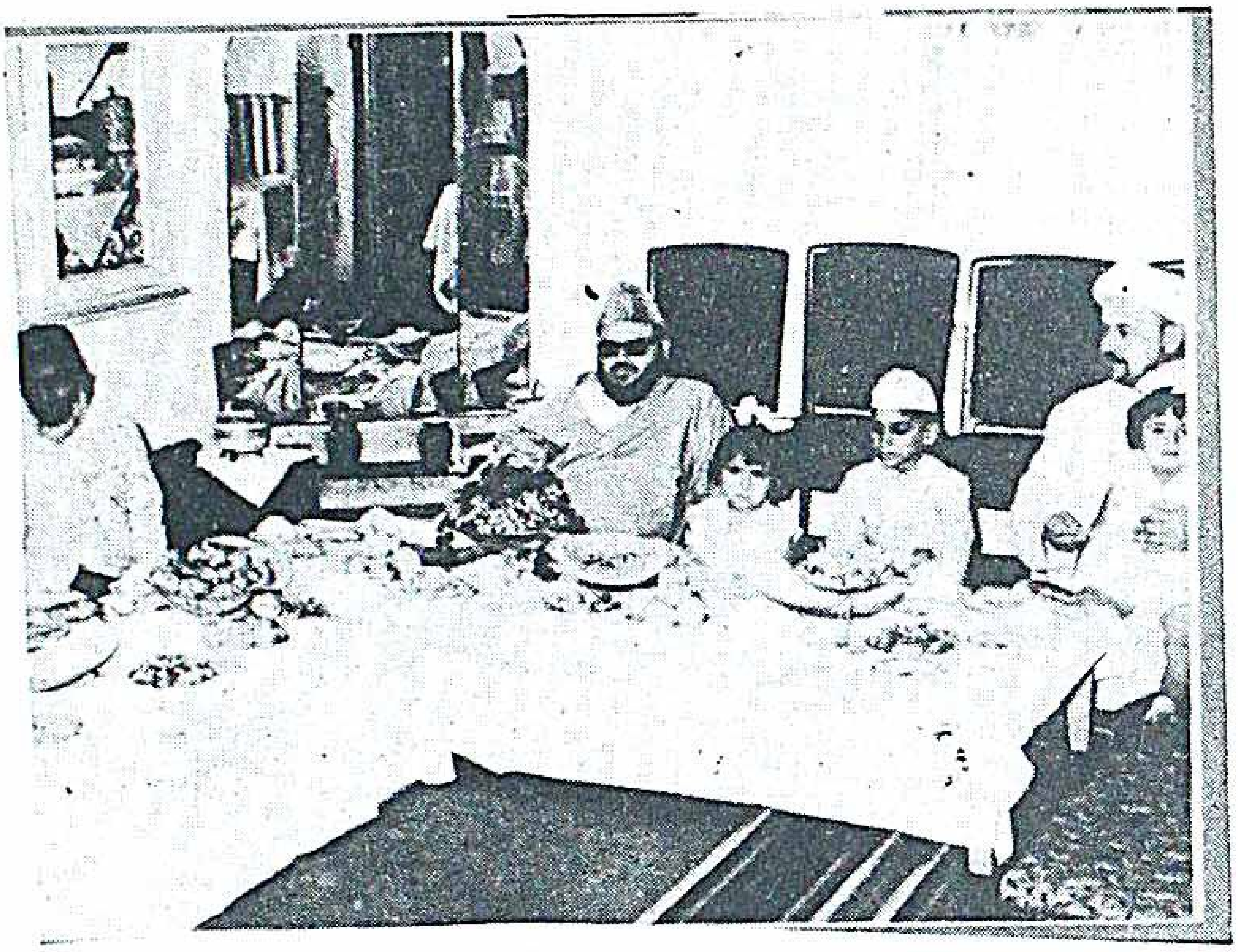

ھندوستان کے مسلم کارکن مفتی ضیاالدین بابا خانوف کے مہمان ہوئے

اب سرسبز کھیتوں، نئے شہروں، کارخانوں اور اسکولوں کو دیکھ کر ہماری آنکھیں خوشی سے بھر جاتی ہیں۔ ۵۰ سال قبل وسط ایشیا کی قوموں کے پاس اپنی صنعت نہ تھی لیکن اب اپنے غیر ملکی دوستوں کی مدد کے لئے ہم بہترین مشینیں بھیجتے ہیں جو تاشقند، دوشنبہ، الما آتا، عشق آباد اور فرونزے میں بنائی جاتی ہیں۔

میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ غیر ملکی مسلمانوں کو بھیجی جانے والی مشینیں سوویت مسلمانوں کے ساتھ دوسرے مذاہب کو ماننے والے اور غیر مذہبی لوگ بھی بناتے ہیں۔ سوویت ریاست جس میں مختلف نسلیں، قومیں اور مذہب کو ماننے والے متحد ہیں۔ لو غیر اسلامی ملکوں کو قرضے دیتی ہے۔ ہمارے خیال میں اس طرح پیغمبر اسلام کی ہدایت پوری کی جاتی ہے جو تمام لوگوں سے دوستی اور باہمی امداد کی اپیل کرتی ہے۔

Marfat.com

سوویت یونین کے مسلمان سامراجیوں کی ذلیل کوششیں اچھی طرح سمجھتے ہیں جو مذہب، مذہبی کارکنوں اور مذہبی تنظیم کو امن، جمہوریت اور قومی تحریکِ آزادی کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

۲۸ جون سے ۱۲ جولائی ۱۹۶۷ء تک قاہرہ میں ایشیائی اور افریقی ملکوں کی یکجہتی کمیٹی کا جو غیر معمولی اجلاس ہوا اس میں سوویت وفد کے ممبر کی حیثیت سے ضیاالدین باباخانوف نے بھی حصہ لیا۔ جمعہ کی نماز میں مفتی نے دس ہزار سے زائد لوگوں کے سامنے اعلان کیا کہ سوویت یونین کے مسلمان عرب ملکوں کی پوری حمایت اور اسرائیل کی جارحیت اور اس کی پشت پناہی کرنے والی سامراجی طاقتو کی مذمت کرتے ہیں۔

اس سال نومبر میں سوویت امن کمیٹی کے وفد کے ممبر کی حیثیت سے قاضی اسماعیل مخدوم ساتیف نے شام، اُردن، سوڈان اور متحدہ عرب جمہوریہ کا دورہ کیا۔ انہوں نے وہاں اپنے ہم مذہبوں کو بتایا کہ کٹھن وقت میں سوویت یونین کے مسلمان ان سے ہمدردی رکھتے ہیں اور انکی ہر طرح حمایت کرتے ہیں۔

الحمدللہ۔ آج ہم فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دوسرے ملکوں میں اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ سوویت یونین کے مسلمانوں کے تعلقات قوموں کے درمیان باہمی مفاہمت اور دوستی استوار کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

قاضی

اسماعیل

مخدوم سائیف

"میری زبان اللہ کا شکر
ادا کرنے سے نہیں تھکتی
قدیم یادگاروں کی
حفاظت کی جارہی ہے اور
مرمّت کی جارہی ہے اور
مذہبی کتابیں برابر شائع
کی جاتی ہیں"

Marfat.com

Marfat.com

سارا سوویت ملک اسلام کی تاریخی یادگاروں کی حفاظت کرتا ہے

قاضی اسماعیل مخدوم ساتیف نے خبر رساں ایجنسی "نووستی" کے نامہ نگار کو مسلمانوں کی مقدس یادگاروں کے بارے میں بتایا

سوال:۔ محترم قاضی صاحب، کیا آپ مسلم ثقافت کی قدیم یادگاروں کے بارے میں بتا سکتے ہیں جو آج تک سوویت یونین میں محفوظ ہیں

جواب:۔ وسط ایشیا کی سوویت ریپبلکوں میں جن کی قومیں صدیوں سے مذہب اسلام کو مانتی آتی ہیں۔ متعدد مسجدیں، مدرسے اور نمایاں مسلم پیشواؤں کے پورے شہر ایسے ہیں جن کی ہر عمارت لوحِ سنگ پر کندہ نظم کی طرح معلوم ہوتی ہے۔

یہ تمام یادگاریں ہر مسلمان کے لئے بیش قیمت ہیں کیونکہ ان میں ہمارے آباد اجداد کی بہت سی نسلوں کی محنت، فن اور تخلیق سے پیار پنہاں ہے۔ ان کی خوبصورتی بیان سے باہر ہے اسی لئے نامہ نگار صاحب میں چاہتا ہوں کہ آپ وہ تصویریں دیکھیں جن میں یہ یادگاریں اپنی بے نظیر خوبصورتی کے ساتھ نظر

Marfat.com

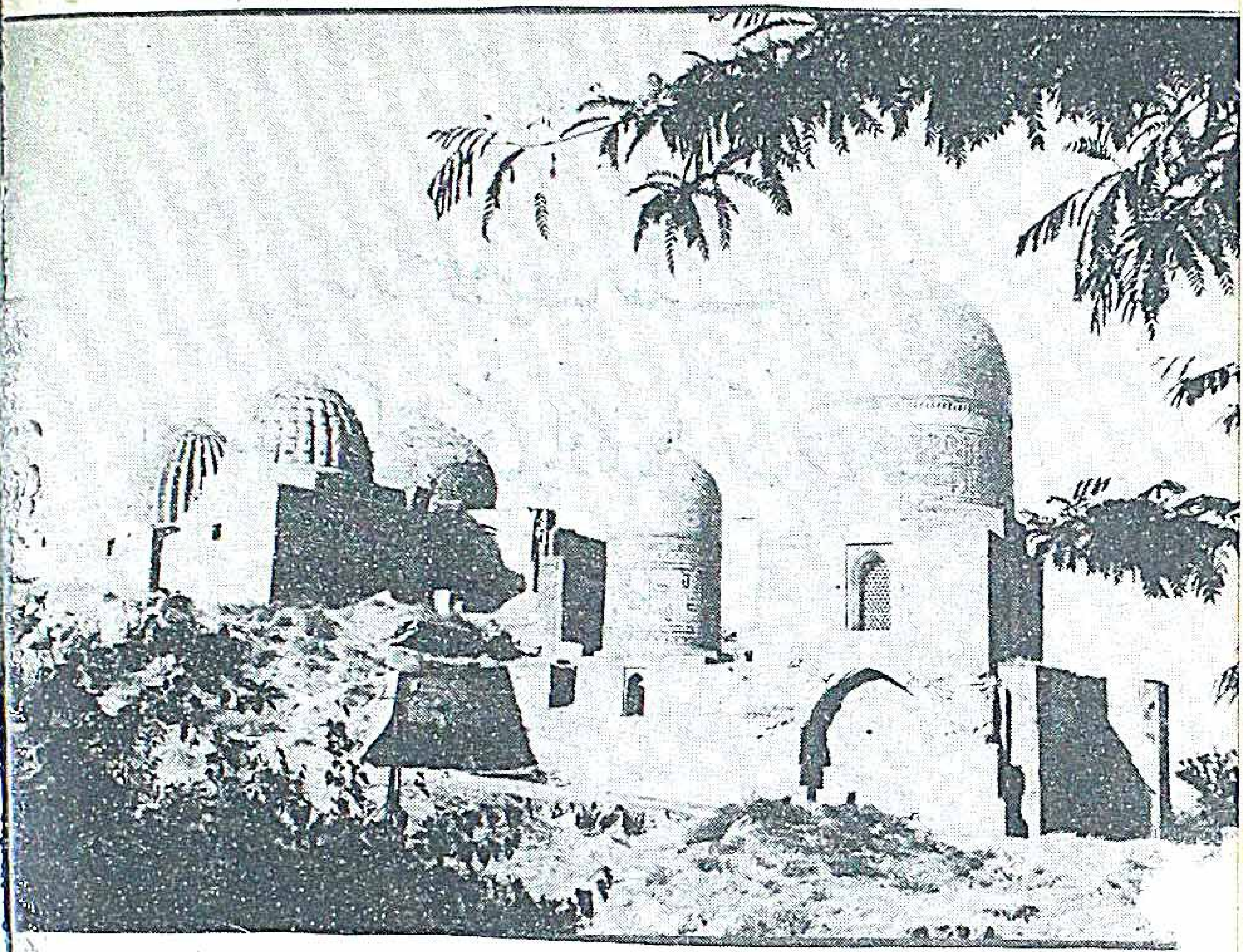

"شاہ زندہ" نام کے مقبرے اپنی نزاکت و لطافت اور شکلوں کی رنگا رنگی کی وجہ سے مشہور ہیں۔ یہ مقبرے افراسیاب نامی سطح مرتفع کی جنوبی ڈھلان پر واقع ہیں۔ جہاں کسی زمانے میں قدیم سمرقند کی عمارتیں تھیں۔ وسط ایشیا کے مسلمانوں کے لئے یہ سب سے مقدس جگہ ہے کیونکہ ایک روایت کے مطابق یہیں ۶۷۷ء میں پیغمبر اسلام کے چچا زاد بھائی قسام ابن عباس کی قبر ہے جو شاہ زندہ کہلاتے تھے۔ اسی لئے یہ تمام مقبرے اس نام سے مشہور ہیں۔ زیادہ تر مقبرے امیر تیمور لنگ کی بیویوں، بیٹیوں، ان کے قریبی رشتہ داروں اور ممتاز امراء اور عمائدین کے ہیں۔ تمام مقبروں پر شاندار مرصع کاری ہے۔ قسام ابن عباس کا مقبرہ وسط ایشیا کے مسلمانوں کی قدیم زیارت گاہ ہے اس کی بڑی احتیاط سے حفاظت اور مرمت کی جاتی ہے۔

Marfat.com

آتی ہیں۔

وہ ہر ایک کو بتاتی ہیں کہ اب اسلامی یادگاروں کا شباب ثانی ہے۔ انسان، ہوا، بارش اور زمانے کے اثرات کے خلاف جدوجہد کر رہا ہے اور آج کھنڈرات سے دیواریں، مسجدیں اور گنبد ابھرتے ہیں۔

معتقدین اسلام کے ساتھ سوویت یونین کی مختلف ریپبلکوں، ماسکو اور لینن گراڈ کے رہنے والے انہیں بحال کر رہے ہیں۔ سائنس داں دھات اور مٹی کی بنی ہوئی چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کی مدد سے جو محفوظ رہ گیا ہے قدیم کوزہ بحال کر دیتے ہیں۔ ہماری عوامی حکومت اس کام پر پیسے خرچ کرنے میں ذرا بھی تکلف نہیں کرتی۔

ایک بار حکومت کے ایک نمائندے نے مجھ سے کہا عوامی ہنر کی شاندار تخلیقات، قدیم یادگاروں کو ہم بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مشترکہ کوششوں سے ہم رفتہ رفتہ وہ تمام چیزیں بحال کرلیں گے جو تاریخ اور فن کے لحاظ سے قیمتی ہیں۔

میں اللہ کا ہمیشہ شکر ادا کرتا ہوں کیا پہلے ایسا ممکن تھا؟

سوال:۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے دینی اداروں اور مسجدوں میں قیمتی مذہبی کتابوں سے بھرے کتب خانے ہیں لیکن کیا ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے؟

جواب:۔ میرے خیال میں غالباً ایک کوئی مسلمان نہیں ہے جس نے ہمارے کتب خانے دیکھنے کے بعد انکی تعریف نہ کی ہو کتب خانے واقعی بہت قیمتی ہیں۔ مثلاً صرف تاشقند کے ادارۂ دینیہ میں ۲۵ ہزار سے زیادہ کتابیں ہیں۔ ان میں تیمور اور تیموری دور کے طلائی جلدوں والے قرآن مجید اور بہت سے

Marfat.com

نادر قلمی نسخے ہیں جو ایک ہزار سال سے زیادہ پرانے ہیں گمنام ماہرین نے سرورق سے لے کر آخری آیت تک قرآن مجید کا ہر حرف بڑی خوبصورتی سے لکھا اور ہر ورق کو انتہائی باریک کام سے آراستہ کیا۔ یہ کتابیں ہماری بیش قیمت یادگاریں ہیں۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ازبکستان کے تاریخ کے سرکاری میوزیم میں خاص فولادی سیف ہے جس میں مستقل نمی اور درجۂ حرارت برقرار رکھا جاتا ہے۔ اس میں مسلمانوں کی بہت ہی مقدس یادگار یعنی خلیفہ عثمان غنی کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن مجید کا نسخہ موجود ہے۔ اس کی نقل تاشقند میں ہمارے ادارۂ دینیہ کے

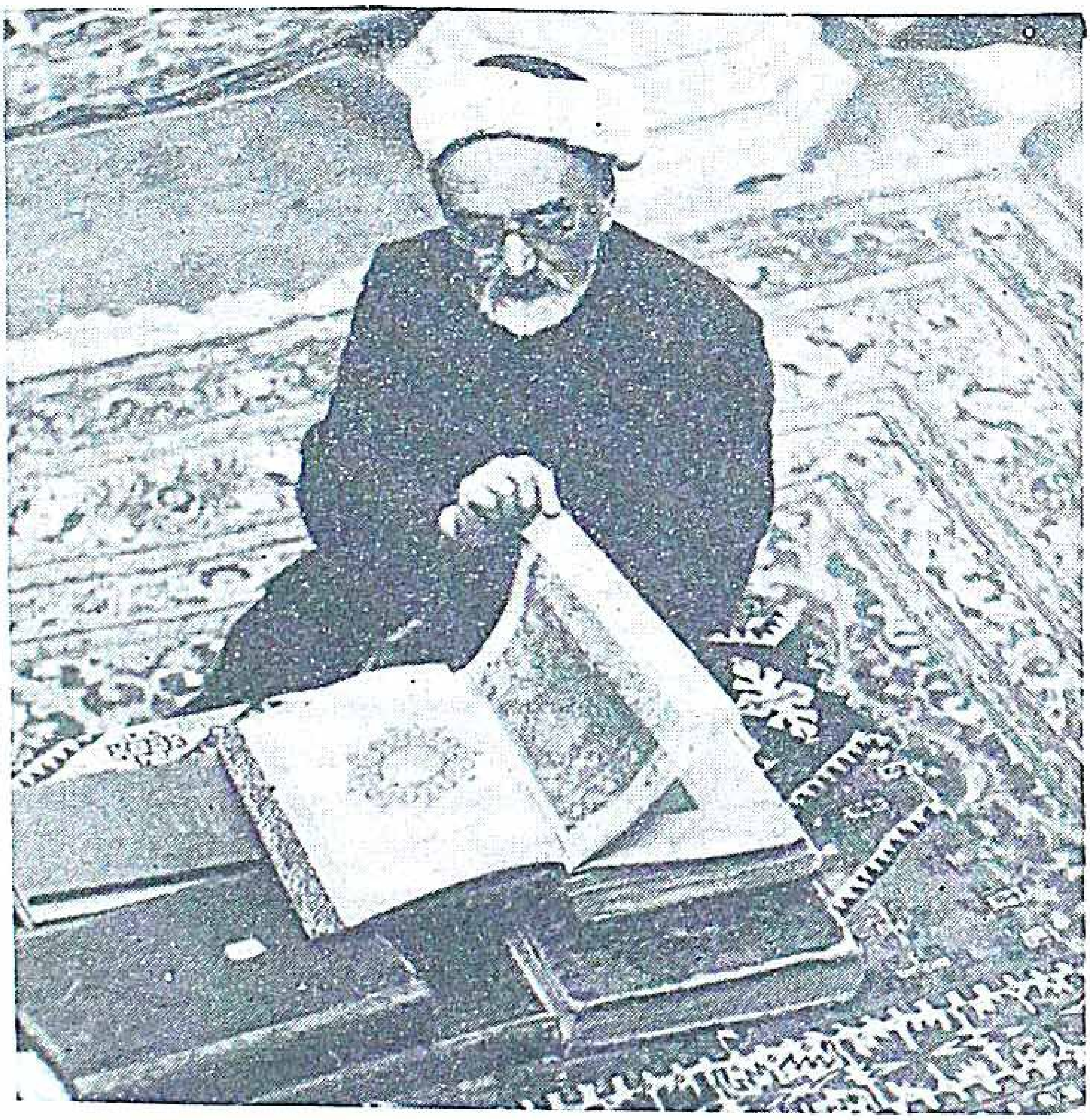

تاشقند میں مسلم مذہبی بورڈ کا کتب خانہ

Marfat.com

کتب خانے میں بھی ہے۔ ہمارے غیر ملکی ہم مذہبوں کی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے ادارۂ دینیہ نے حکومت کی مدد سے قرآن مجید کی ۱۴۰۰ویں سالگرہ کے موقع پر خلیفہ عثمان غنی کے قرآن کے بارے میں ایک چھوٹی سی تشریحی کتاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کتاب لکھنے کا کام مجھے سپرد کیا گیا ہے۔ میرے لئے یہ بڑی عزت اور اعتماد کا باعث ہے۔

ظاہر ہے کہ قدیم کمیاب کتابوں کے علاوہ کتب خانوں میں ایسے قرآن ہیں جو مختلف ادوار اور مختلف ملکوں میں شائع کئے گئے ہیں اور نمایاں ماہرین مذہب کی تخلیقات اور دوسری مذہبی اسلامی کتابیں بھی ہیں۔

لیکن بنیادی طور پر مذہبی کتابیں کتب خانوں میں نہیں بلکہ قرآن، تفسیریں اور دوسری مذہبی کتابیں ہر مسلمان خاندان میں ملیں گی۔ اسلام کے ماننے والے خوشی و غم میں یہ کتابیں پڑھتے ہیں۔ ادارۂ دینیات مذہبی کتابیں شائع کراتے ہیں تاکہ ہر مسلمان مقدس کتابیں خرید سکے۔ مثلاً اب مشہور مفکر اسلام اسماعیل بخاری کی چھ کتابوں میں سے ایک یعنی "الادب المفرد" شائع ہونے والی ہے۔ یہ سب کتابیں تاشقند کے مسلمانوں کے ادارۂ دینیہ کے کتب خانے میں محفوظ ہیں۔

پچھلے برسوں میں تاشقند، کازان، اوفا اور بوئی ناکسک میں عرب، ازبک بشکیر اور دوسری زبانوں میں کتنی بار قرآن اور دوسری مذہبی کتابیں چھاپی گئیں ۱۹۶۸ء میں بھی قرآن بڑی تعداد میں شائع ہوگا۔

مسلم کیلینڈر، شریعت سے متعلق مفتیوں کی ہدایات اور مذہبی کارکنوں اور مسلمانوں کے لئے مختلف مذہبی مسائل پر توضیح باقاعدہ چھاپی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جدید دور کے علما کی تصانیف بھی شائع کی جاتی ہیں۔ مثلاً

Marfat.com

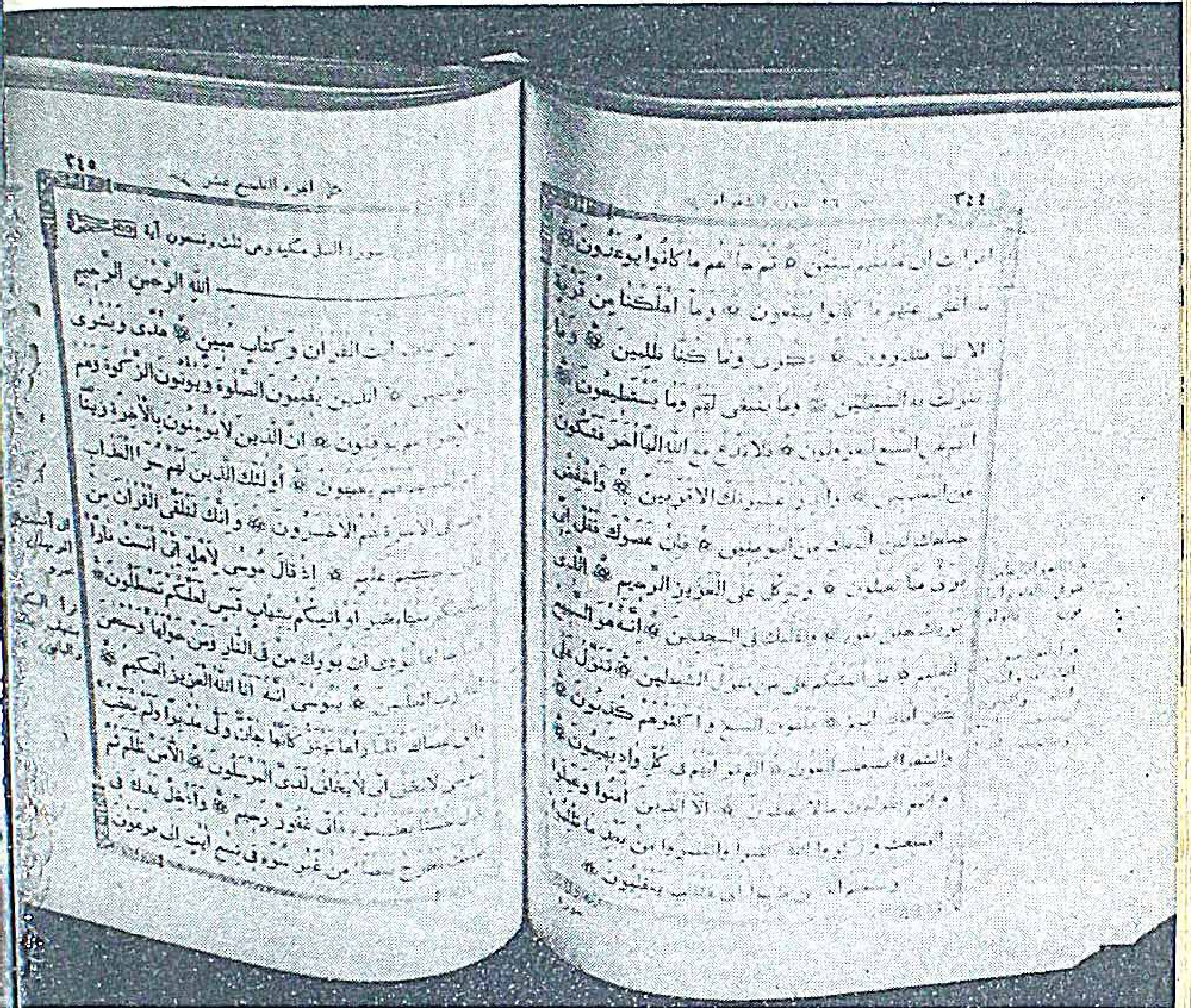

تاشقند میں چھپے ہوئے قرآن شریف کا جدید ترین ایڈیشن

داغستان کی قومی زبانوں میں مفتی محمد حاجی قربانوف کی کتاب پیری مریدی کے بارے میں شائع ہوئی ہے۔ مفتی شاکر خیال الدینوف کی تخلیقات "اسلام اور عبادت" اور "دینِ اسلام" کا شائع ہونا ایک نمایاں واقعہ ہوگیا۔ بہت ہی خوبصورت باتصویر البم "اسلام کی تاریخی یادگاریں" اور "سوویت یونین میں مسلمانوں کی تہذیب و تمدن" دیکھ کر سبھی لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔

دوسرے ملکوں میں کم ہی مسلمانوں کو علم ہے کہ ۱۹۶۳ء میں ہمارے

Marfat.com

ملک میں قرآن مجید روسی زبان میں بھی شائع کیا گیا اس طرح ہزاروں لوگوں کو جنھیں مشرقی زبانیں نہیں آتیں اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کا موقع ملا۔

کیا اس کے بارے میں تفصیل سے بتانے کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کی مذہبی کتابیں اسلام ماننے والوں کے لئے ضروری تعداد میں برابر چھاپی جاتی ہیں۔

ازبک سوویت جمہوریہ سوشلسٹ جمہوریہ کی راجدھانی تاشقند میں مسلم مذہبی بورڈ کی لائبریری میں قدیم مذہبی کتابوں کا مطالعہ کیا جارہا ہے۔!

Marfat.com

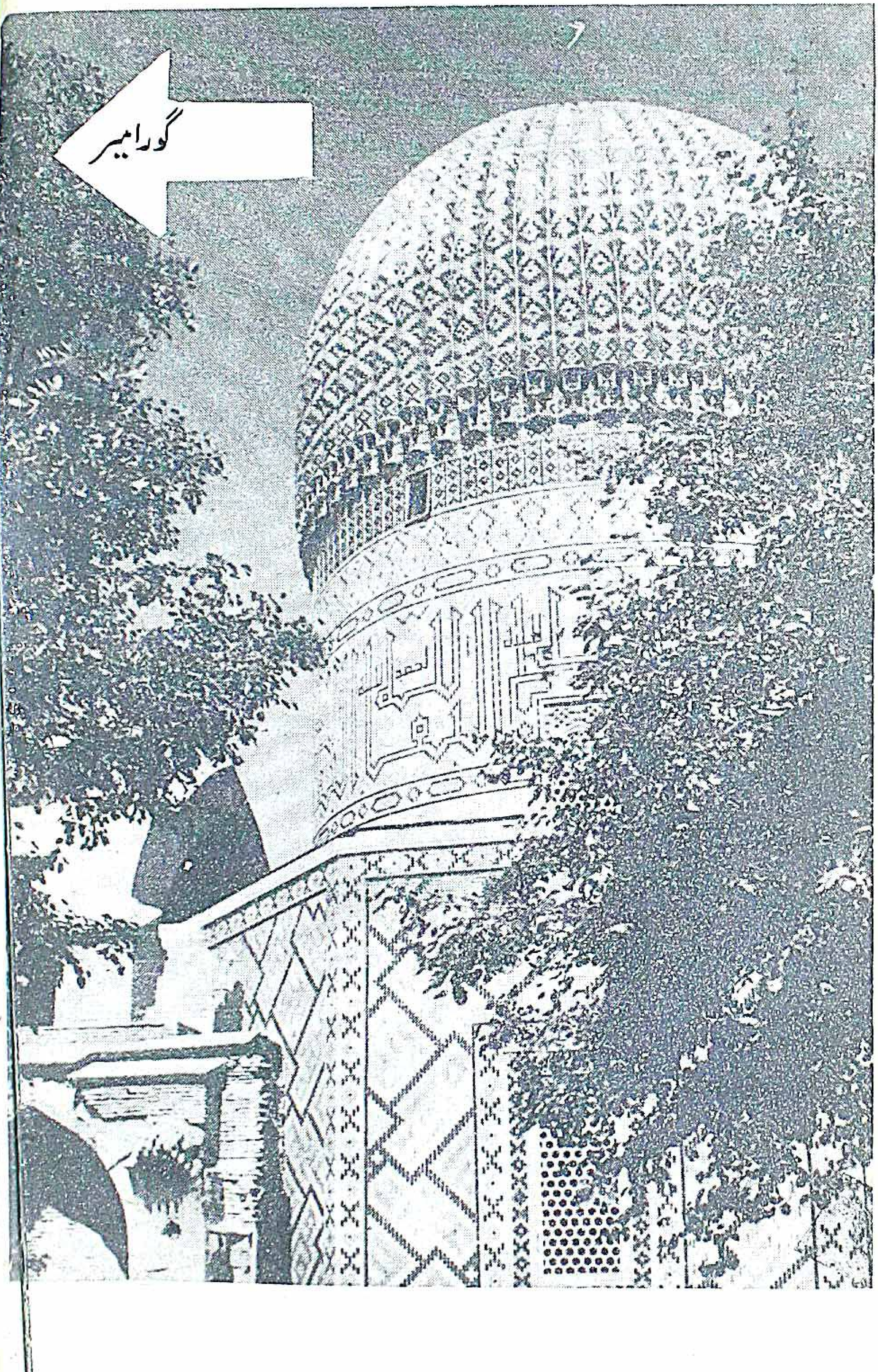

Marfat.com

گور امیر

وسط ایشیا کی تاریخی یادگاروں میں جن کو مسلمان خراج عقیدت پیش کرتے ہیں سمرقند میں "گور امیر" نامی مقبرے کو نمایاں جگہ حاصل ہے۔ یہ مقبرہ ۱۴۰۵ء - ۱۴۰۴ء میں امیر تیمور لنگ کے حکم پر ان کے چہیتے پوتے اور جانشین محمد سلطان کی قبر پر تعمیر کیا گیا جن کا انتقال ۱۴۰۳ء میں ہوا تھا۔ بعد میں اسی مقبرے میں محترم ولی اللہ سید بریکے دفن کئے گئے۔ جو امیر کے پیر تھے اور تھوڑے دن بعد ہی ان بزرگ کے قدموں میں خود تیمور لنگ کی قبر بنی۔ اسی وجہ سے یہ مقبرہ "گور امیر" کہلاتا ہے۔ مقبرے کی ہشت پہل عمارت کے خطوط واضح ہیں۔ اس کی بنیاد بہت مضبوط ہے اور اوپر شاندار گنبد نظر آتا ہے بنیادی باہری دیواریں، گنبد اور اس کی مدور گردن پر بہت ہی پیچیدہ اور رنگین نقش و نگار سے آراستہ ہیں۔ مقبرے کے چوبی دروازوں پر لاجواب کندہ کاری ہے اور اندر کی دیواریں یشب کے شش پہلو ٹائلوں سے مرصع ہیں۔ وہ نیم شفاف، دودھیا اور سبزی مائل ہیں جن کے کناروں پر بہت ہی باریک کندہ کاری کی گئی ہے۔ مقبرے کا گنبد دبا تے ہوتے ریشمی کاغذ سے آراستہ ہے جس پر نازک طلائی گل کاری ہے۔

Marfat.com

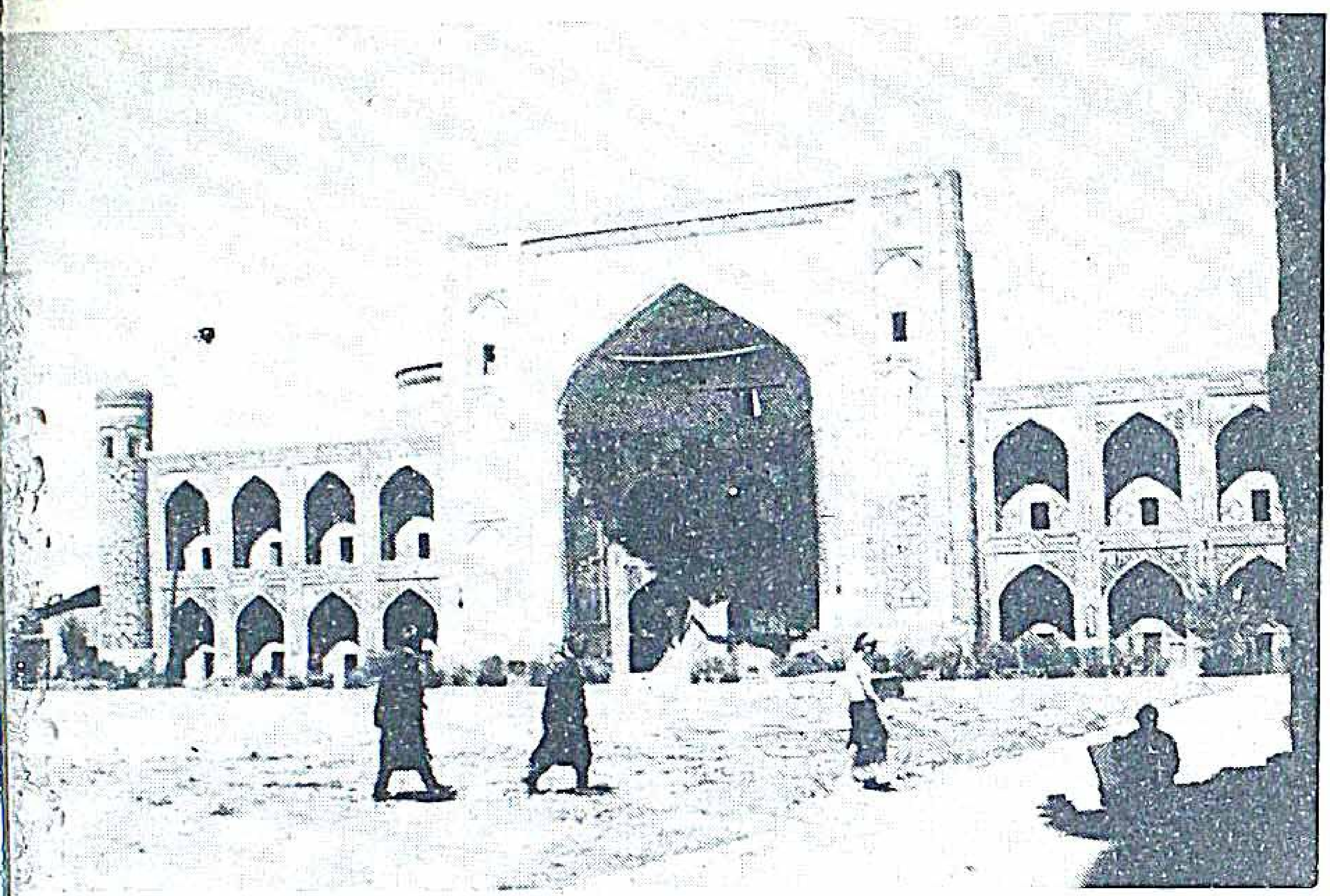

ایک شاندار یادگار جو سمرقند کے آخری حکمران کے نام سے وابستہ ہے اب تک بخوبی محفوظ ہے۔ ریاست اس کی بحالی اور حفاظت کرتی ہے۔ یہ عمارت خاندان تیموریہ کے آخری حکمران الغ بیگ گورگانی سے تعلق رکھتی ہے جو تیمور لنگ کا پوتا تھا۔ اس نے مشہور مدرسۃ الغ بیگ کی عمارت اپنی زندگی میں پندرھویں صدی میں تعمیر کرائی تھی۔ مدرسے کے سامنے کے رخ پر لکھا ہے۔ "اس ایوان علم کا بانی ..... امن اور ایمان پر عقیدہ رکھنے والا الغ بیگ گورگانی ہے۔ اس عمارت کے وزن سے کرۂ ارض کا محور ہل رہا ہے۔"

مدرسے کے صدر دروازے کو شاندار محراب اور اس کے دونوں کناروں کو بلند مینار آراستہ کرتے ہیں۔ مدرسے کی دیواروں، محراب اور میناروں پر بہت خوبصورت نقش و نگار ہے۔ عمارت کی رنگا رنگ آرائش میں وسط

Marfat.com

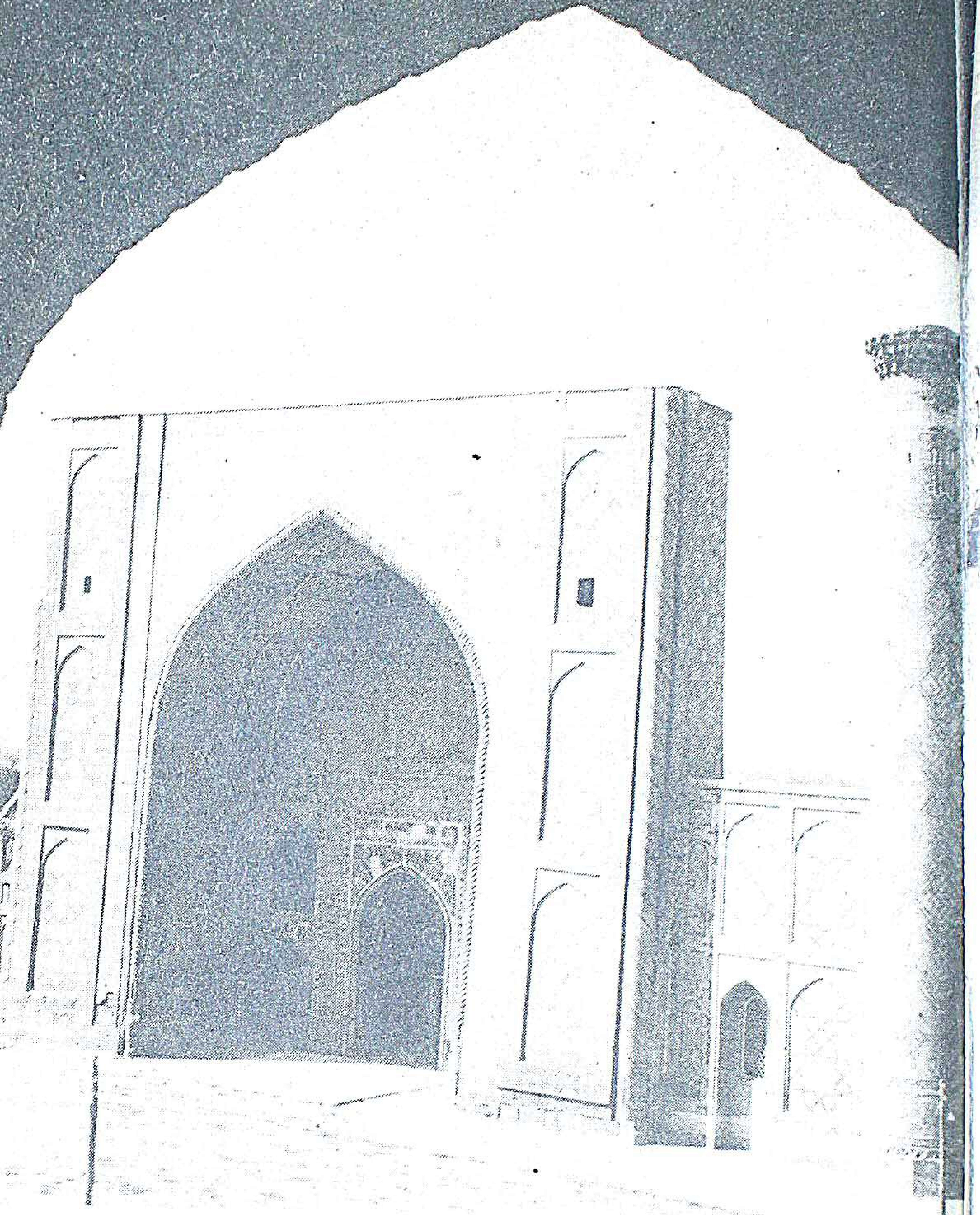

ایشیا کے فن کی تعمیر کے مثالی رنگ قائم رکھے گئے یعنی نیلا اور آسمانی، بھورا اور پیلا اور بھورا اور سرخ رنگ۔ یہ وسط ایشیا کے قدرتی مناظر کے رنگ ہیں۔ مدرسہ الغ بیگ "ریگستا" نامی چوک پر واقع ہے اور اس کے سامنے ایک اور مدرسہ "شیر در" ہے (فوٹو ۵) میدان کے سرے پر تیسرے مدرسے کی عمارت نظر آتی ہے۔ یہ مدرسہ "ٹیلہ قاری" یہ دونوں عمارتیں کچھ

Marfat.com

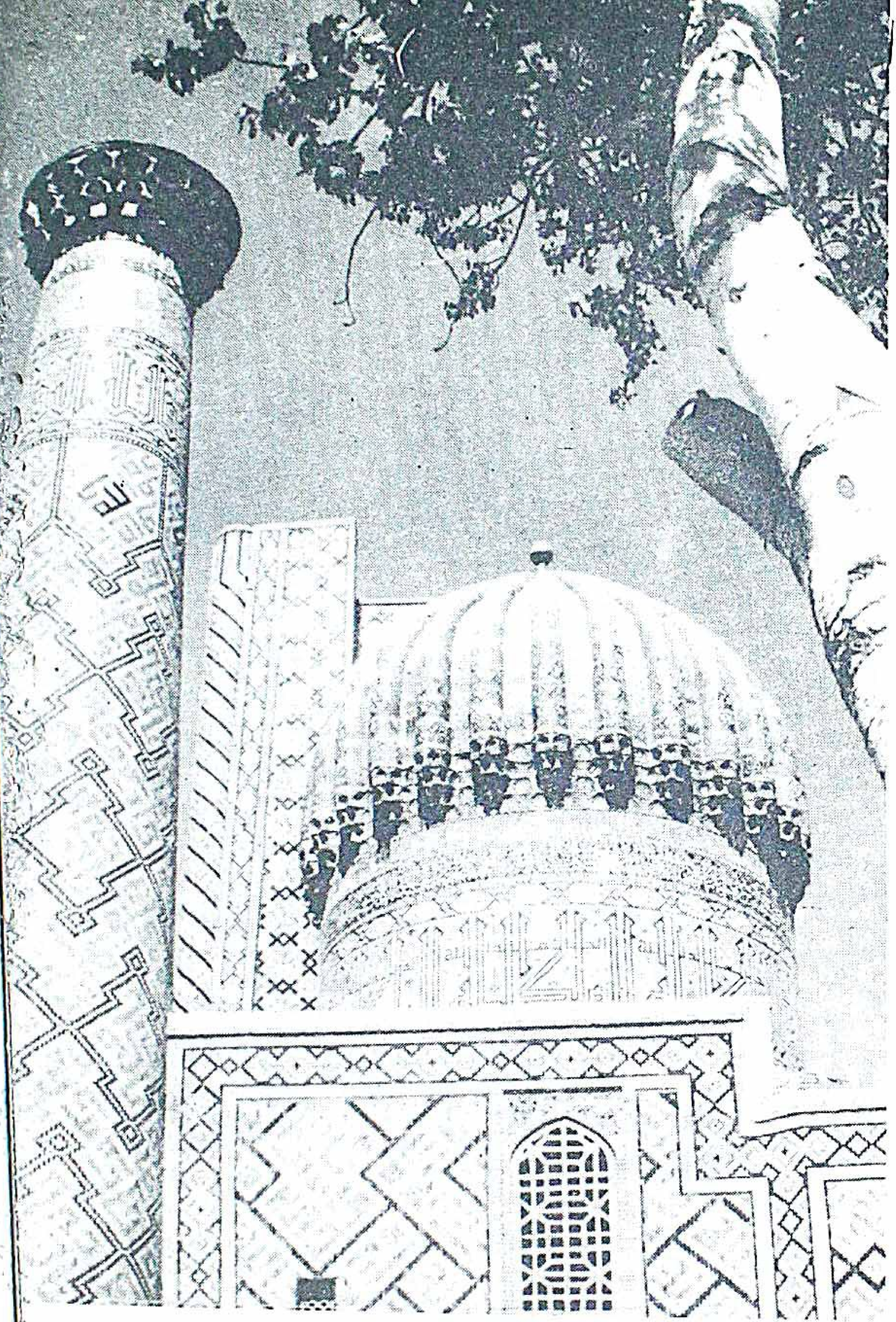

بعد میں چوتھی صدی میں بنائی گئیں ۔ الغ بیگ مدرسے کے ساتھ مل کر
عمارتیں سمرقند کے مرکزی میدان میں عمارتوں کا بہت خوبصورت جھرمٹ
پیش کرتی ہیں جو تیموری سلطنت کا دارالحکومت تھا اور اپنے دوسرے نام یعنی
« روئے زمین است » (یہی دنیا کا چہرہ ہے) پر فخر کرتا ہے ۔

Marfat.com

عظیم تیمور لنگ کے نام سے ایک اور شاندار یادگار وابستہ ہے۔ یہ ہے جامع مسجد "بی بی خانم" ریگستان چوک کے مشرق میں اس کے شاندار کھنڈرات نظر آتے ہیں۔ سارے مشرق میں جامع مسجد "بی بی خانم" کی نظیر نہیں ملتی۔

مسجد کے چاروں طرف دیواریں تھیں جن کے ہر گوشے میں بلند مینار تھے داخلے کی محراب (پیش طاق) کے سامنے جامع مسجد کی بڑی شاندار عمارت اور دونوں طرف ایک دوسرے کے سامنے جواب کے طور پر چھوٹی مسجدیں تھیں۔ تمام عمارتیں چھت کی ایک گیلری سے متحد تھیں جس میں پتھر کے ستونوں کی کئی قطاریں چلی گئی تھیں۔ سارا صحن مرمر کے ٹائلوں سے جڑا تھا اور روغنی مٹی کی پچی کاری تھی۔

Marfat.com

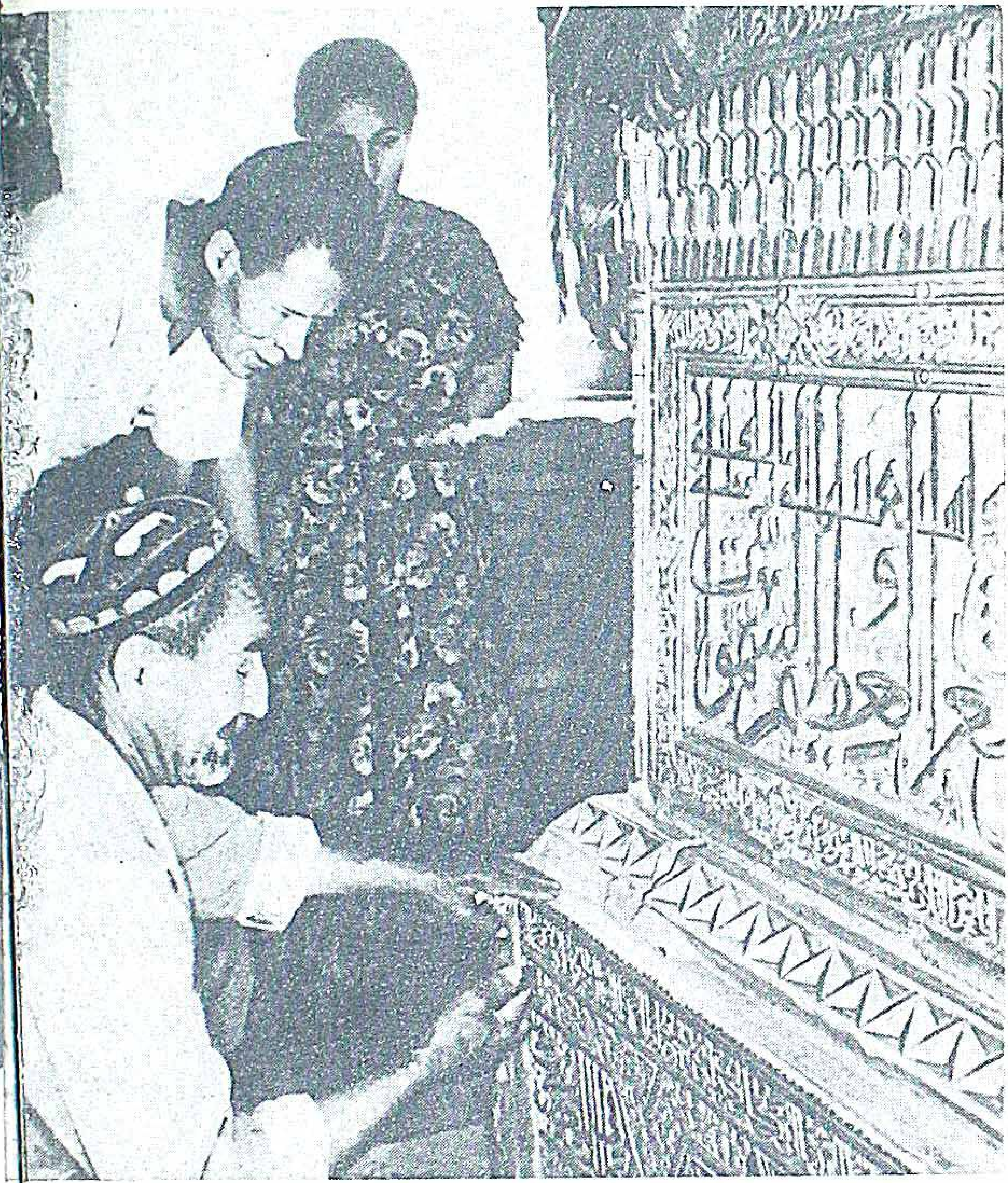

شہر ترمیز میں مشہور شیخ حکیم الترمیزی کا مقبرہ ہے جنہوں نے کئی مذہبی کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں اسلامی ادب کی مشہور تصنیف "نوادر الاصل" بھی شامل ہے۔ حکیم الترمیزی، محمد ابن اسماعیل کے ہم عصر اور ممتاز محدّث تھے۔ مسلمان حکیم الترمیزی کے مقبرے کی زیارت کے لئے آتے رہتے ہیں اور اس کی حالت بہت اچھی ہے۔ فوٹو میں لوحِ قبر کی آرائش بحال کرنے والا ماہر ہے

Marfat.com

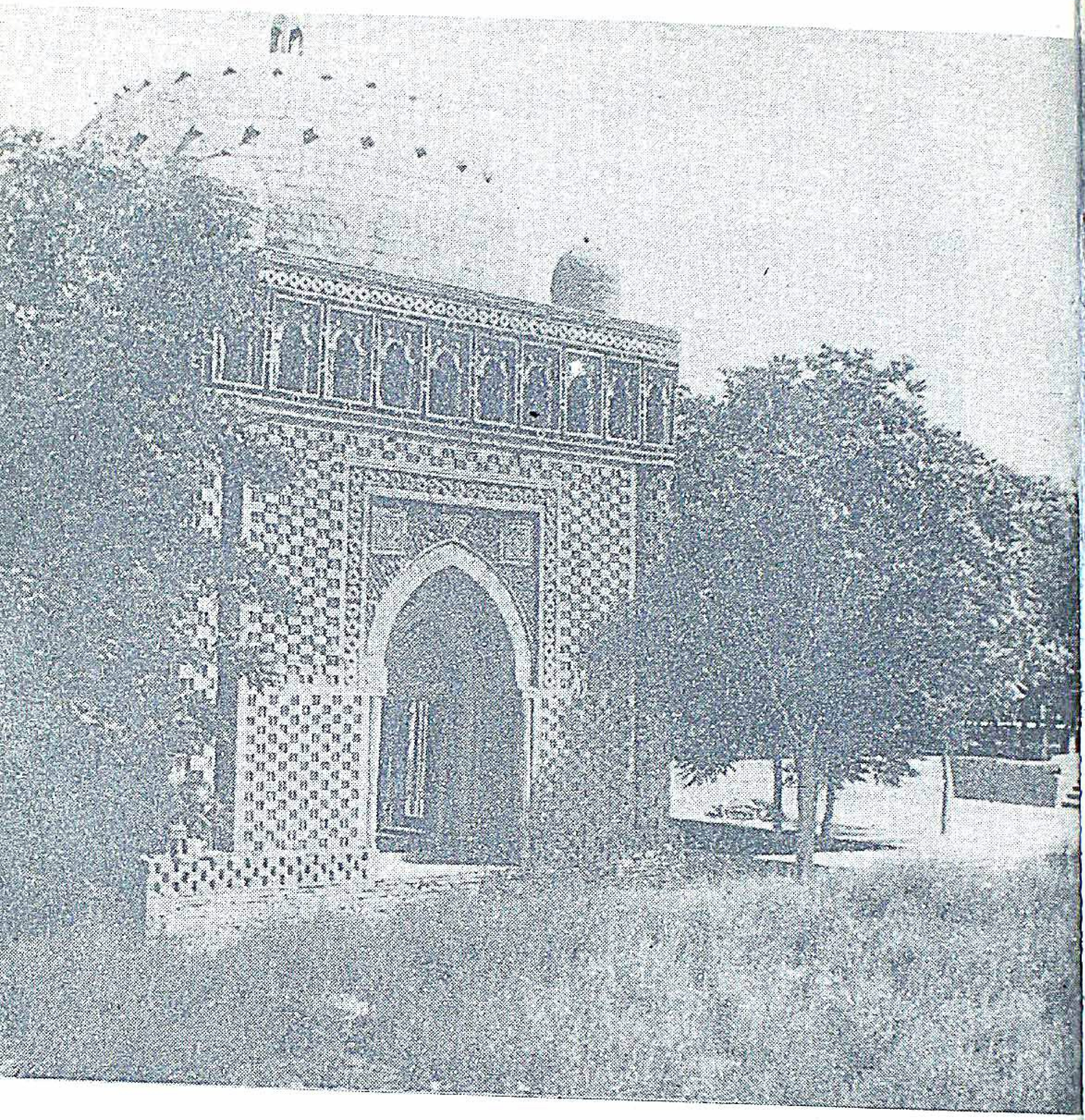

ازبکستان کا قدیم شہر بخارا اکثر "بخارا شریف" کہلاتا ہے۔ اب بھی بخارا کی سرزمین پر قدیم فنِ تعمیر کے شاہکار محفوظ ہیں۔ ان میں سب سے بڑھ کر اسماعیل سامانی کا بے نظیر مقبرہ ہے جو نویں اور ۱۰ویں صدی کے مشرقی فنِ تعمیر کا موتی سمجھا جاتا ہے (فوٹو ۲/۱۰) اس کے قریب مزار چشمۂ ایوب ہے (۱۲ویں صدی) مزار کے اندر اب تک ٹھنڈے پانی کا سرچشمہ ہے ــــ مینار کلاں، مزار چشمۂ ایوبؑ کا ہم عصر ہے اس کی تعمیر ۱۱۲۷ء میں ہوئی

Marfat.com

تھی۔ وسط ایشیا میں یہ سب سے بلند مینار ہے، ساڑھے ۴۶ میٹر بلند۔ مینار کے پاس جامع مسجد کلاں ہے جو وسط ایشیا میں ایک قدیم ترین اور وسعت کے لحاظ سے سمرقند میں مسجد "بی بی خانم" کے بعد دوسری سمجھی جاتی ہے مسجد

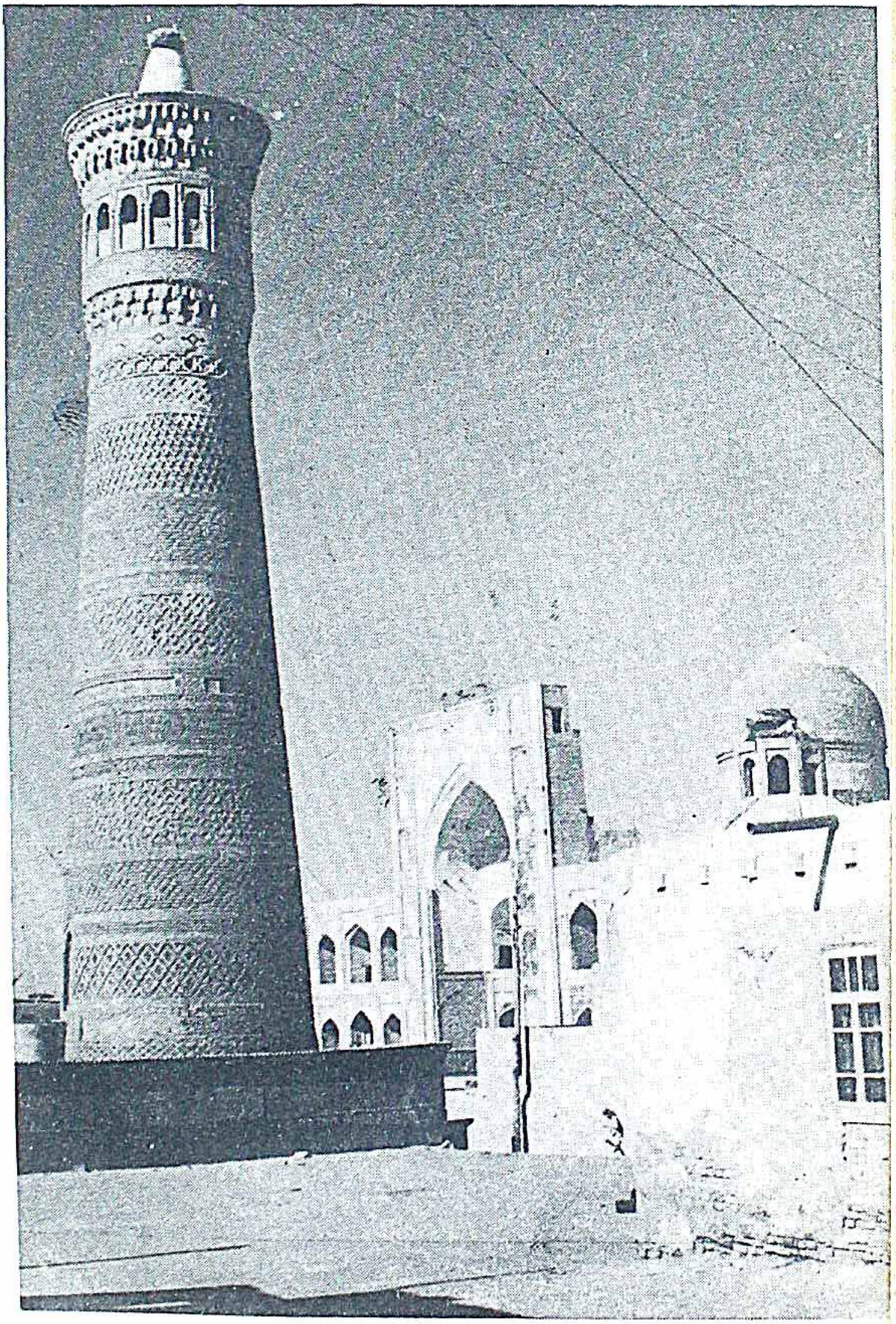

Marfat.com

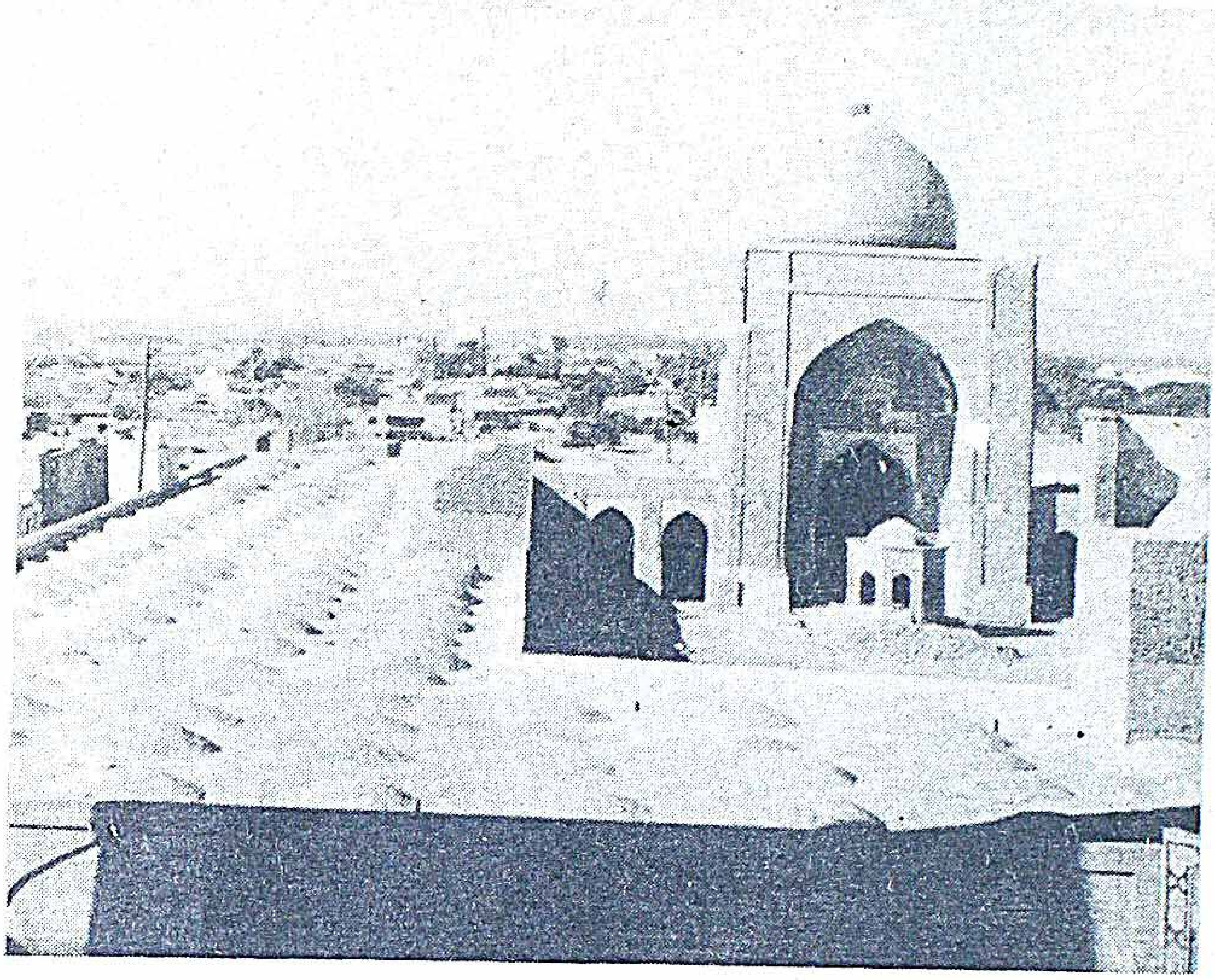

میں سات دروازے ہیں۔ اس میں ۱۰ ہزار سے زیادہ نمازیوں کے لئے گنجائش ہے مسجد کے صحن میں جو گیلری ہے اس کے اوپر ۲۸۸ گنبد ہیں جو ۲۰۸ ستونوں پر قائم ہیں۔ (فوٹو نمبر ۱۵)

مدرسہ "میر عرب" جو ۱۵۳۰ء میں تعمیر کیا گیا تھا بخارا کی قدیم اسلامی یادگاروں میں سے ہے یہ شہر کے مرکز میں واقع ہے۔ مسجد اور مینار کلان کے ساتھ تینوں عمارتیں فنِ تعمیر کا ایک جھرمٹ بناتی ہیں۔ اس میں چار صدیوں پہلے کی طرح آج بھی مدرسہ ہے۔ مدرسے کی عمارت بھی بخارا کے طرز تعمیر کا نمونہ ہے: اس کے دو گوشوں میں بلند گنبدوں والے ہال ہیں۔ ایک میں ساعت خانہ ہے اور دوسرے میں مسجد۔ اندرونی دیواروں کے حاشیے پر دو منزلہ گیلری ہے جس میں آڈیٹوریم اور حجروں کی کھڑکیاں ہیں۔

Marfat.com

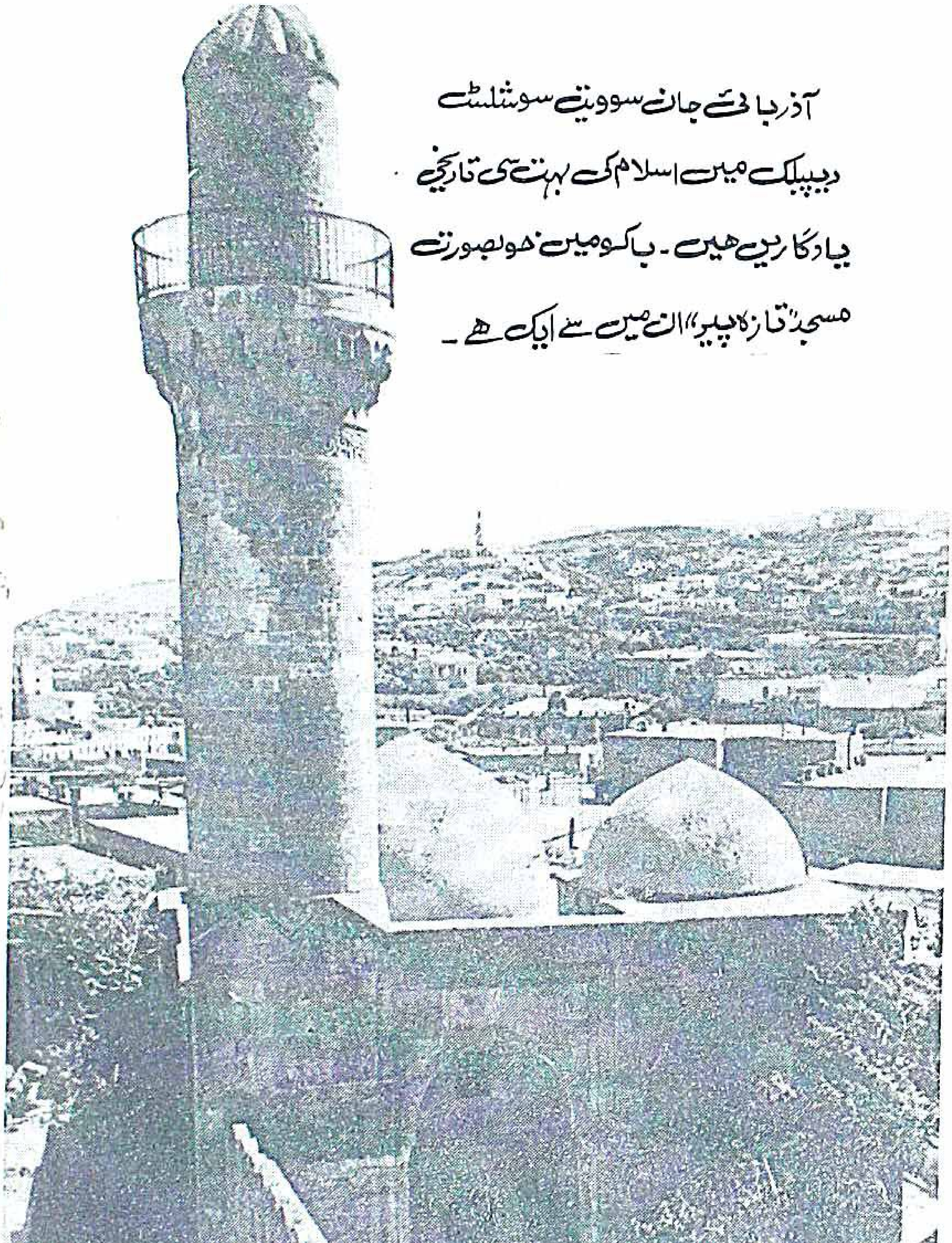

آذربائیجان سوویت سوشلسٹ
ریپبلک میں اسلام کی بہت سی تاریخی
یادگاریں ہیں ۔ باکو میں خوبصورت
مسجد "تازہ پیر" ان میں سے ایک ہے ۔

Marfat.com

سوویت یونین میں اسلام کی تمام یادگاروں کے بارے میں بتانے کے لئے بہت
سی جلدوں کی ضرورت ہے۔

کیا بخارا کا ذکر کرتے ہوئے مسجد مغنی عطار (۱۲ویں صدی) مسجد نماز گاہ
(۱۲ویں صدی) اور سیف الدین بیجرزی اور بویان قلی خاں کے مقبروں کو
فراموش کیا جا سکتا ہے؟ بخارا میں لب حوض نامی چوک پر مدرسہ کلتاش ہے۔
(۱۵۶۸ء) جو وسط ایشیا میں ایک بہت بڑا مدرسہ سمجھا جاتا ہے اور مدرسہ
عبدالعزیز خاں (۱۶۵۲ء) جسے وسط ایشیا کے طرز تعمیر میں بہترین آرائش و
نگار کے لحاظ سے خاص جگہ حاصل ہے اس مدرسے میں دو مسجدیں ہیں: صحن
میں گرمیوں کے لئے اور اندر آنے کی گیلری کے مغربی گوشے میں سردیوں کے
لئے دونوں مسجدوں میں دیواروں اور چھتوں کی آرائش بیحد خوبصورت ہے۔

شہر سمرقند کی مضافات میں علم دین اور حدیثیں جمع کرنے والے ابو عبداللہ
محمد ابن اسماعیل زعفی (بخاری) کا مقبرہ ہے۔ ایشیا، افریقہ اور مشرق
کے ملکوں کے لوگ ان کے نام سے بھی عظیم حکیم ابو علی ابن سینا کی طرح
واقف ہیں۔ محمد ابن اسماعیل بخاری نے ایسی کئی مذہبی تصانیف چھوڑی ہیں جن
ہیں سے اب بھی ایشیا، افریقہ اور مشرقی ملکوں کے علماء دین استفادہ کرتے ہیں۔

مقبرہ بخاری کے پاس ایک مسجد ہے۔ کچھ سال پہلے ادارۂ دینیہ کی تجویز
پر اس مقدس یادگار کی بحالی شروع ہوئی۔ اس کا بنیادی کام ختم ہو چکا ہے اب
مسجد میں باقاعدہ عبادت ہوتی ہے۔ مقبرے کے سامنے پھولوں کے تختے اور بہت
سے پھلوں کے درخت لگائے گئے ہیں۔ حوض بنایا گیا ہے۔ ایوان بحال کئے گئے
اور زائرین کے لئے نیا ہوٹل تعمیر کیا گیا ہے۔ وسط ایشیا کے مسلمان اکثر اس مقدس
جگہ کی زیارت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے بہت سی دوسری مقدس جگہیں اسلام

Marfat.com

کے مشہور ترین کارکنوں سے وابستہ ہیں۔ مثلاً محمد خواجہ بہاء الدین نقش بند ے جو دستکار تھے۔ اسلام میں نئے مسلک "نقش بندی" کو رواج دیا (یہ ایسے دستکار کہلاتے تھے جو اطلس پر زردوزی کرتے تھے) وسط ایشیا، ترکی، عرب ممالک، ہندوستان اور انڈونیشیا کے بہت سے دیندار لوگ اس مسلک کے پیرو ہیں۔ محمد خواجہ بہاء الدین نقش بند کی یاد میں بخارا کے قریب ان کا مقبرہ اور اس کے پاس مسجد بنائی گئی تھی۔

مولانا یعقوب چرخی نے جو خواجہ بہاء الدین کے بہت ہی مرید تھے۔ فارسی میں ایک بہت ہی مکمل تفسیر قرآن لکھی جس کا مطالعہ ابھی تک کیا جاتا ہے یہ ممتاز عالم ایک مقبرے میں دفن ہیں جو تاجکستان کے دارالحکومت دوشنبہ کے قریب گلستان نامی گاؤں میں ہے۔ تاجک سوویت سوشلسٹ ریپبلک اور افغانستان کے مسلمان مولانا یعقوب کے مقبرے کی زیارت کے لئے اکثر آتے رہتے ہیں۔

ترکمانیہ میں قدیم مرو کے علاقے میں (اب شہر ماری کہلاتا ہے) اب تک ایک مسجد محفوظ ہے جو ۹۷۶ء میں بنائی گئی تھی۔ لوگ، نمایاں عالم خواجہ یوسف ہمدانی کے اعزاز میں اسے "مسجد ہمدانی" کہتے ہیں۔ آج تک اس مسجد میں باقاعدہ عبادت ہوتی ہے اور تقریب کے دنوں میں سارے ترکمانیہ سے ہزاروں مسلمان یہاں آتے ہیں۔

تاجکستان میں خواجہ یوسف ہمدانی کا نام لافانی ہوگیا ہے۔ ان کی قبر پر شاندار مقبرہ تیار کیا گیا ہے۔ سارے وسط ایشیا کے مسلمان اس مقبرے کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

ایک اور جگہ کا ذکر کرنا ضروری ہے جو وسط ایشیا کے مسلمانوں کے لئے مقدس سمجھی جاتی ہے۔ یہ ہے امام ابوبکر ابن کفال شاشی کا مقبرہ۔ عوام انہیں حضرت امام کہتے ہیں۔ امام ابوبکر ابن کفال شاشی بہت مشہور عالمِ دین سمجھے جاتے

Marfat.com

ہیں جن کی نظیر اُس زمانے میں دریائے دجلہ اور دریائے فرات کے درمیان واقع ملکوں میں نہیں تھی۔ مشہور محدث حکیم عبداللہ نیشاپوری اور ابوعبدالرحمن سلامی، ابوعبداللہ حلیمی ابن میاندا، ابن نصر اور عمر ابن قطافہ جیسے مشائخ دین اُن کے شاگرد تھے "محاسن الشرب" ان کی تصانیف میں سب سے مشہور ہے۔ انہوں نے "جدال" نامی کتاب فلسفے پر بھی لکھی ہے۔ ابوبکر ابن کفال شاشی کا انتقال ۳۶۶ھ میں ہوا اور وہ تاشقند میں دفن ہوئے۔

۱۹۵۷ء میں وسط ایشیا اور قزاخستان کے مسلمانوں نے ابوبکر ابن کفال شاشی کے مقبرے کے قریب اپنے ادارۂ دینیہ کے پہلے صدر مفتی اعظم ایشان باباخان ابن عبدالمجید خان کو دفن کیا۔ جو وسط ایشیا کی سوویت ریپبلکوں میں ممتاز عالم دین تھے۔

سالہا سال گذرتے جاتے ہیں لیکن قدیم یادگاریں محفوظ ہیں اور مسلسل عظیم ماضی کی یاد دلاتی ہیں۔

شہر خیوا کے قدیم محلے کا منظر
پیش منظر میں مسجد اسلام خواجہ
اور جمعہ مسجد کا مینار ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

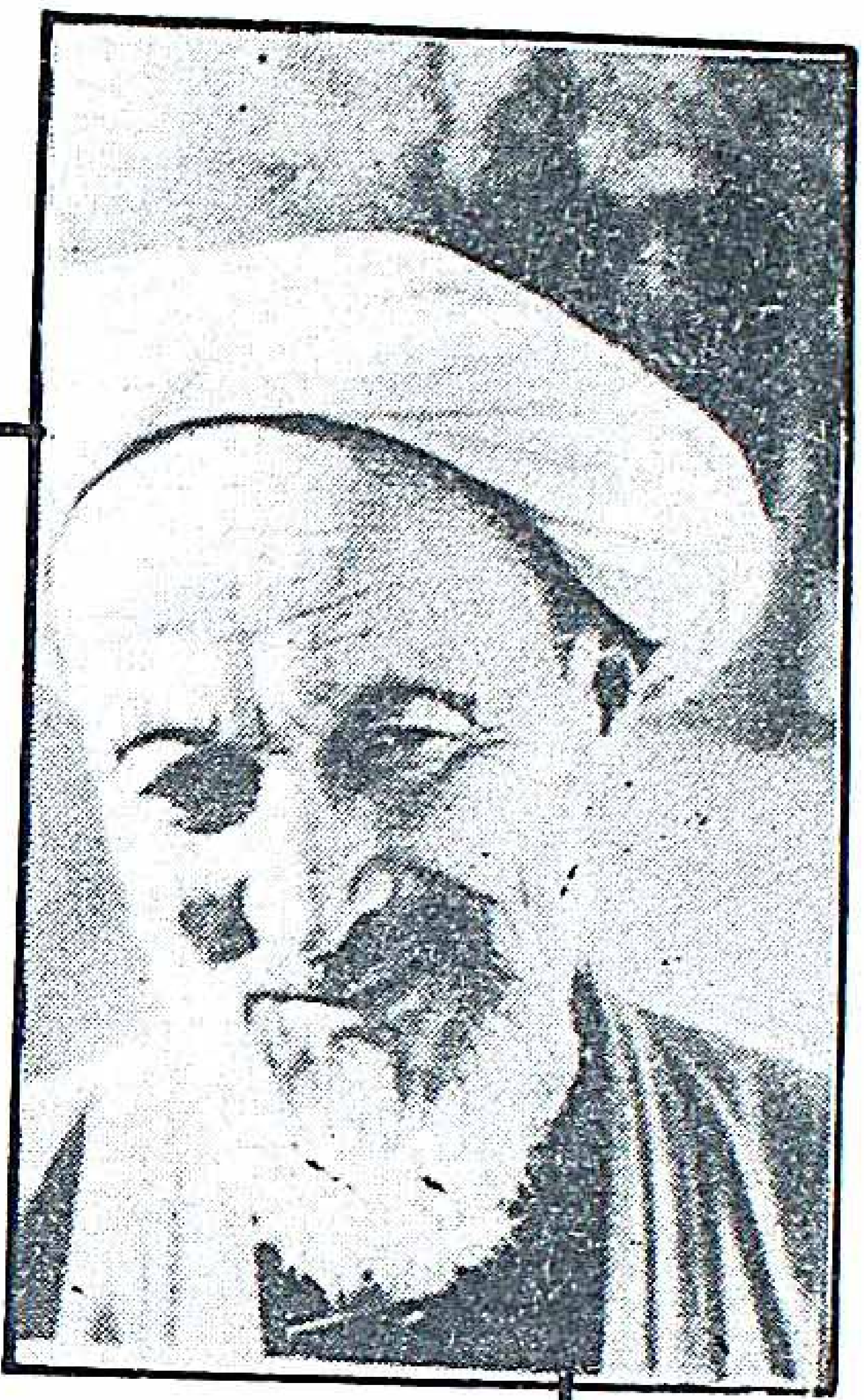

امام خطیب
منیرالدین
مخدوم عصام الدینوف

"میں چاہتا ہوں کہ
مختلف ملکوں میں ہمارے
ہم مذہبوں کو سوویت
یونین میں اپنے
بھائیوں کی زندگی
کے بارے میں علم ہو"

Marfat.com

Marfat.com

مسجد "ٹیلہ شیخ" کے دیندار مسلمان خدا کا شکر ادا کر رہے ہیں

شہر تاشقند کی مسجد "ٹیلہ شیخ" کے امام خطیب منیر الدین مخدوم عصام الدینوف نے خبر رساں ایجنسی "نووستی" کے نامہ نگار کو انٹرویو دیا۔ ازبکستان کے دارالحکومت کے بہت سے باشندے محترم امام سے واقف ہیں ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کا اسلام سے تعلق نہیں ہے۔

سوال:۔ محترم امام خطیب مہربانی کر کے آپ اپنے بارے میں کچھ بتائیے۔

جواب:۔ میں تاشقند میں پیدا ہوا اور اپنی عمر کے سارے ۸۰ برس یہیں گذارے ہیں۔ میرے خاندان کے افراد قرآن کا اچھا علم رکھتے تھے کیونکہ میرے باپ اور دادا بڑے دانا عالم تھے انکی یاد ہمیشہ میرے دل میں محفوظ رہے گی۔

میں نے ابتدائی اسکول اور بعد میں مدرسے میں تعلیم پائی۔ برسوں تک باغبانی کرتا رہا اور بوڑھاپے میں اپنے آباؤ اجداد کے مذہب کی خدمت کرنے کا فیصلہ کیا۔ مسجد "ٹیلہ شیخ" میں امام کی حیثیت سے میں ۱۴ سال سے کام کر رہا ہوں۔

Marfat.com

میری زندگی پُرمسرت اور روشن ہے۔ میں تین بار حج کرنے کے لئے مکّہ شریف جا چکا ہوں اور ہر بار نبی کریم کی قبر پر فاتحہ پڑھتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے میرے ہم وطنوں اور میرے خاندان کو خوشحال زندگی بخشی ہے میرے چار بچے ہیں۔ وہ لائق ہیں۔ لوگ ان کا احترام کرتے ہیں میں ان پر فخر کرتا ہوں۔

میرا بڑا بیٹا قوام الدین منیروف مشرقی علوم کے انسٹی ٹیوٹ میں علمی کام کر رہا ہے وہ تاریخ میں پوسٹ گریجویٹ ہے۔ منجھلا بیٹا ماہر زراعت اور چھوٹا انجینیر ہے۔ میری بیٹی معظم پانچ بچوں کی ماں ہے۔

میرے تمام پوتے پڑھتے ہیں: کچھ انسٹی ٹیوٹ میں اور کچھ اسکول میں۔ جب میرے خان کے تمام افراد کھانے کی میز کے گرد جمع ہوتے ہیں تو میرا دل خوشی اور اللہ کے لئے جذبۂ شکر سے لبریز ہو جاتا ہے۔

سوال: محترم امام صاحب آپ نے بتایا کہ آپ تاشقند میں پیدا ہوئے اور ساری زندگی یہیں گذاری ہے۔ بتائیے آپ کے شہر کی زندگی میں کیسی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔؟

جواب: محترم مہمان، میں یہاں بہت وقت گذار چکا ہوں اور کہہ سکتا ہوں کہ میرا شہر تو اب پہچانا نہیں جاتا۔ تقریباً ۴۰ سال پہلے تاشقند عام طور پر یک منزلہ مکانوں کا شہر تھا لیکن اب بہت اچھی کئی منزلہ عمارتیں، آسمان سے باتیں کرتی نظر آتی ہیں، لمبی شاہراہیں شہر میں پھیلی ہوئی ہیں، اسفالٹ کی سڑکوں پر روشنی کا بہت اچھا انتظام ہے۔

۱۹۶۶ء میں تاشقند کو سنگین آزمائش سے گذرنا پڑا۔ اللہ کی مرضی یہی تھی۔ زبردست زلزلے کی وجہ سے شہر کا مرکز تباہ و برباد ہو گیا اور اس کے بہت

Marfat.com

۵۰ سال قبل وسط ایشیا کی سرزمین پر ان کا نام و نشان تک نہ تھا۔

ریگستان میں نہ کوئی سمندر تھا اور نہ کوئی شاندار تہذیبی محل

سے باشندے بے گھر ہو گئے۔

سارے وسیع ملک نے ہماری مدد کی۔ اس مشکل وقت میں مختلف سوویت ریپبلکوں سے نہ صرف مسلمان بلکہ بے مذہب لوگ بھی، ہزاروں مرد اور عورتیں تاشقند کو کھنڈرات سے صاف کرنے اور پرانے مکانات سے نئے بہترین اور زیادہ خوبصورت بنانے کے لئے ہمارے یہاں آئے۔ اپنے ساتھ وہ عمارتی سامان،

Marfat.com

مختلف مشینیں اور ٹرکیں بھی لاتے اور یہ تمام چیزیں ہم ازبیک لوگوں کو بطور تحفہ دیں۔

میرے تمام زلزلہ زدہ ہم وطنوں کو نئے اور جدید قسم کے فلیٹ مل چکے ہیں اور الحمدللہ اب وہ پرانے مکانوں کے مقابلے میں نئے فلیٹوں میں بہتر حالات میں رہتے ہیں۔

میں جس محلے میں رہتا ہوں وہ تباہ نہیں ہوا تھا لیکن میرے بہت سے

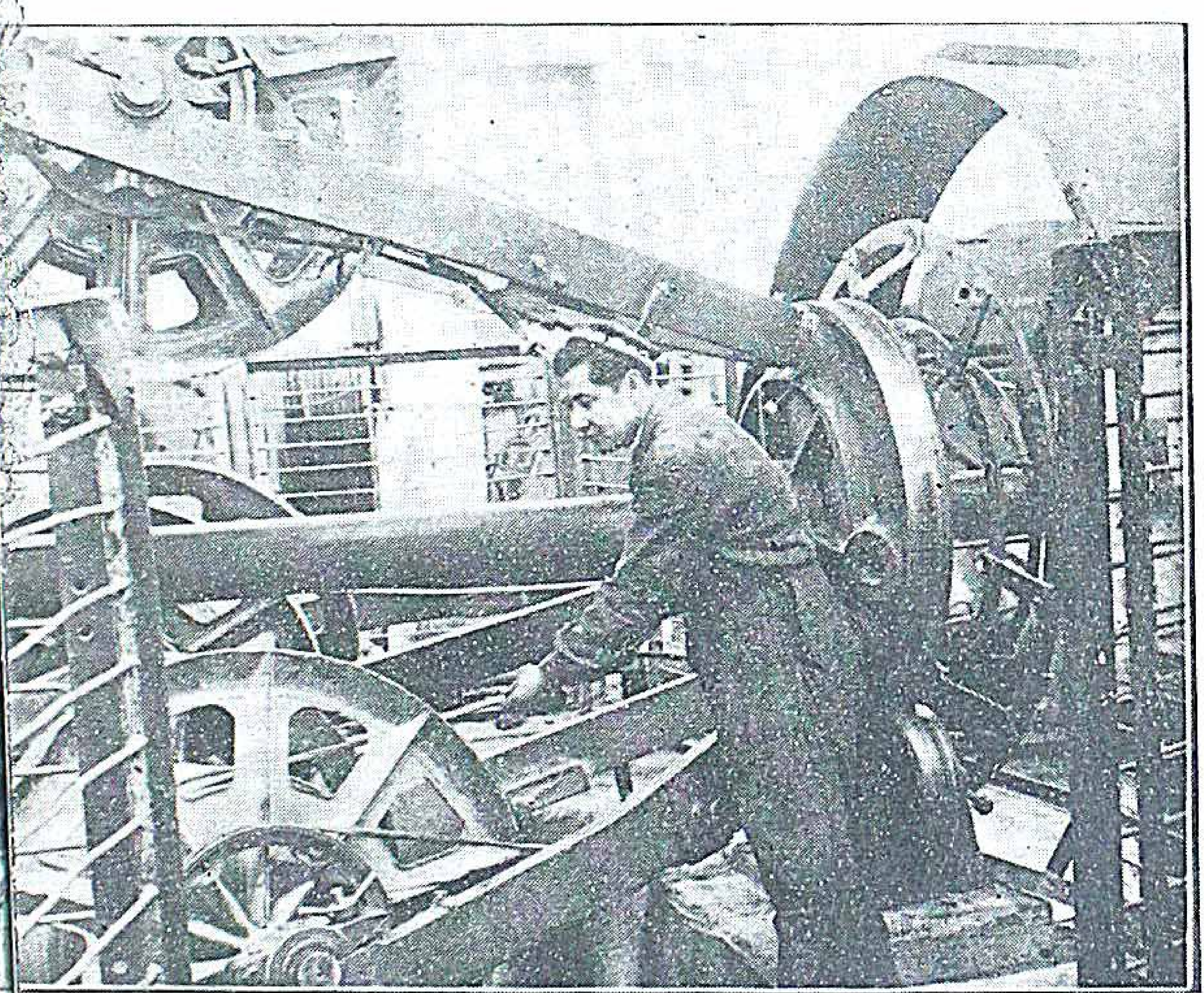

زندگی بڑی تیزی سے بدلتی جا رہی ہے بوڑھے لوگوں کو وہ زمانہ یاد ہے جب ان کی سرزمین پر کوئی کارخانہ نہ تھا لیکن آج ان کے آبائی شہروں سے ہی دوسرے سوویت ریپبلکوں اور غیر ملکوں کو بھی مختلف مشینوں اور آلات سے بھری ریل گاڑیاں روانہ ہوتی ہیں

Marfat.com

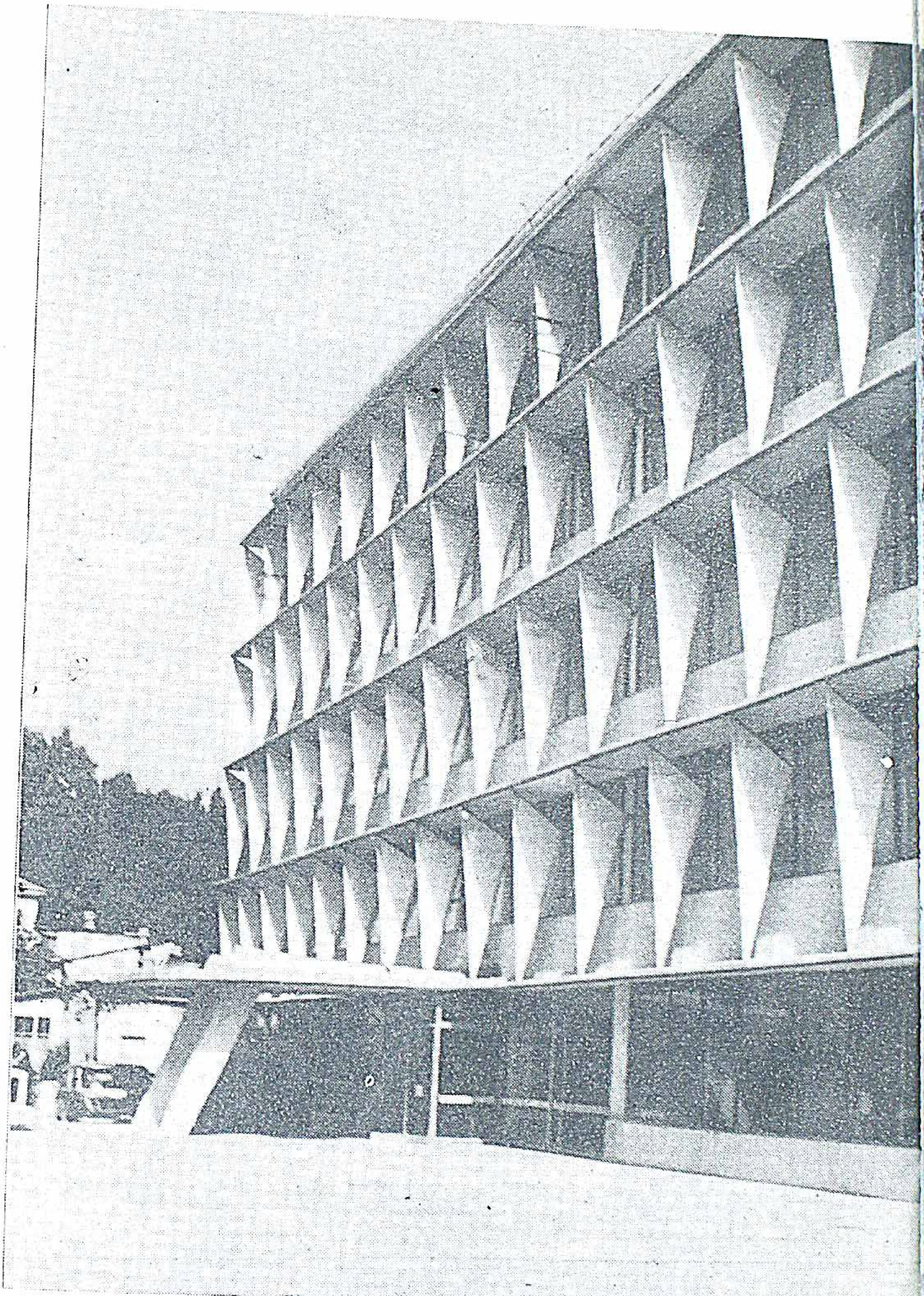

سوویت یونین میں بمقابلہ کسی دوسرے ملک کے زیادہ مکان بنائے جاتے
ہیں - پچھلے برسوں میں ہر تیسرا سوویت باشندہ اپنا مکان تبدیل کر کے نئی
آرام دہ رہائش گاہ میں بس گیا ہے

Marfat.com

پڑوسیوں کے مکانوں میں شگاف پڑ گئے تھے۔ ہماری سوشلسٹ ریاست نے ان تمام لوگوں کو مالی اور عمارتی سامان کی شکل میں مدد دی اگرچہ یہ مکانات ریاست کی ملکیت نہیں بلکہ سب ذاتی ہیں۔ محترم مہمان، ایک سال بعد ہمارے "تاشقند" آیئے اور آپ اسے بالکل نہیں پہچان سکیں گے۔

عوامی حکومت کے دوران "تاشقند" کے باشندے خوشحال زندگی بسر کرنے لگے ہیں۔ سب لوگوں کے لئے مناسب کام ہے اور ان کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں جس کا خواب عام لوگ انقلاب سے قبل دیکھ بھی نہیں سکتے تھے!

افسوس صرف یہ ہے کہ میرے محلے کے تمام باشندے مسجد نہیں آتے۔ ہماری طوفانی صدی میں بہت سے لوگ اپنے آباؤ اجداد کا مذہب چھوڑ چکے ہیں۔ لیکن اگر میں ان تمام لوگوں سے روحانی قربت کی امید چھوڑ دوں تو میں بُرا امام ہوں گا۔ اب بھی ان کے چہرے روشنی سے چمکتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں مذہب ماننے سے انکی خوشی زیادہ مکمل ہوتی۔

پھر بھی محترم مہمان میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مسجد "ٹیلہ شیخ" کبھی خالی نہیں رہتی بہت سے مسلمان خاص کر رمضان کے دوران مسجد آتے ہیں۔ لوگ یہاں تراویح سننے آتے ہیں۔ تمام صاحب ایمان لوگ روزہ رکھتے ہیں اور شام کو ایک دوسرے کو افطار روزہ کے لئے مدعو کرتے ہیں۔ ان دنوں میں بھی معمول سے زیادہ اپنے مسلمان بھائیوں کے یہاں جاتا ہوں۔

سوال :۔ محترم امام خطیب، کیا آپ ان لوگوں کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں جو آپ کی مسجد میں آتے ہیں؟

جواب :۔ محترم مہمان، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن میں کچھ لوگوں کے بارے میں آپ کو بتانے کی کوشش کروں گا کیونکہ میں چاہتا

Marfat.com

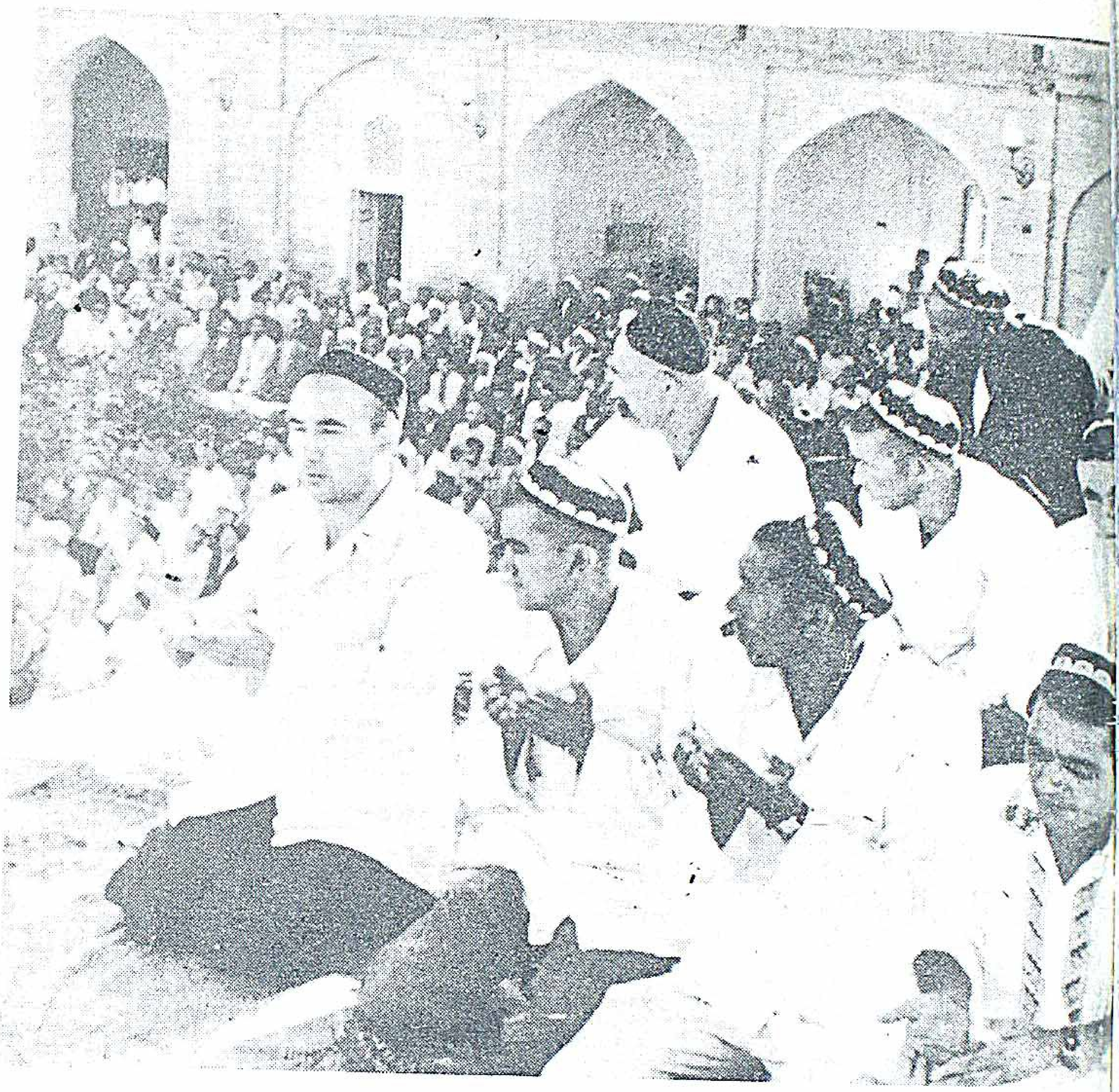

مسجدِ ٹیلہ شیخ میں نمازِ جمعہ کا ایک منظر!

ہوں کہ ہمارے غیر ملکی ہم مذہبوں کو سوویت یونین میں اپنے بھائیوں کی زندگی کے بارے میں علم ہو۔

اکثر دن کو نماز کے بعد میں اپنے ہم مذہب بھائیوں سے باتیں کرتا ہوں۔ بات چیت کے موضوعات کو شمار کرنا ناممکن ہے۔ بعض لوگ قرآن میں کسی جگہ کوئی بات نہیں سمجھتے۔ میں انہیں سمجھاتا ہوں۔ اس کے علاوہ ہم اپنے عام

Marfat.com

فکر و خیال اور ان واقعات کے بارے میں بھی باتیں کرتے ہیں جو ہمارے ملک اور دنیا بھر میں ہوتے ہیں۔

میں علیم جانوف مُلّا عارف جان سے بہت زیادہ قربت رکھتا ہوں۔ وہ مدتوں سے عبادت کے لئے ہماری مسجد آتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر ہر بار وہ مسجد میں میری مدد کرتے ہیں۔ وہ بہت اچھے باغباں تھے اور انہوں نے پنچائتی فارم کو کئی باغات لگانے میں مدد دی۔ انہوں نے اس زمین پر یہ باغات لگائے جسے انقلابیوں نے ایماندار کسانوں کو ہمیشہ کے لئے مفت دے دیا جو پہلے منحوس ظالموں کی بے انصافی کا شکار تھے۔ یہ ظالم لوگ اللہ سے محبت کی قسمیں کھاتے تھے۔ لیکن اس کے فرمانوں کی خلاف ورزی کرتے تھے اور برائی اور ظلم و تشدد سے کام لیتے تھے۔

اب علیم جانوف بوڑھے ہو گئے ہیں اور ریاست انکو پنشن دیتی ہے۔ ان کے تینوں بچّے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ لڑکوں نے مفت تعلیم پائی۔ بلکہ ریاست انہیں وظیفہ بھی دیتی تھی۔ کیا ان کا باپ اس سے خوش نہیں ہے؟ عارف جان ہمیشہ عبادت میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

میرے ایک اور دوست نظام شیخ ہیں۔ وہ اسی سڑک پر رہتے ہیں۔ جہاں ہماری مسجد واقع ہے ان کا ذاتی مکان اور چھوٹا سا باغ ہے۔ نظام شیخ قریب قریب میرے ہم عمر ہیں۔ صرف ۵ سال مجھ سے چھوٹے ہیں۔ میری طرح انہوں نے بھی پرانے ابتدائی اسکول میں تعلیم پائی۔ لیکن اس زمانے میں مفت تعلیم دینے والے اسکول نہیں تھے۔ اپنی ساری زندگی انہوں نے ارابا کش کا کام کیا۔ ان کو بہت کام کرنا پڑتا تھا۔ ان کا خاندان بڑا تھا اور انکو بہت زیادہ فکر کرنی پڑتی تھی۔ ان کے ساتوں بچے سڑک پر ننگے کھیلتے تھے۔ اس زمانے میں کنڈر

Marfat.com

گارڈن تھے اور نہ نرسریاں اور ٹریڈ یونین خوبصورت باغات والی صحت گاہوں کے لئے مفت پاس نہیں دیتی تھی۔ نظام شیخ انتھک کام کرتے لیکن اپنے خاندان کے افراد کو نہ تو کھلا پلا سکتے تھے اور نہ انکی تن پوشی کر سکتے تھے۔

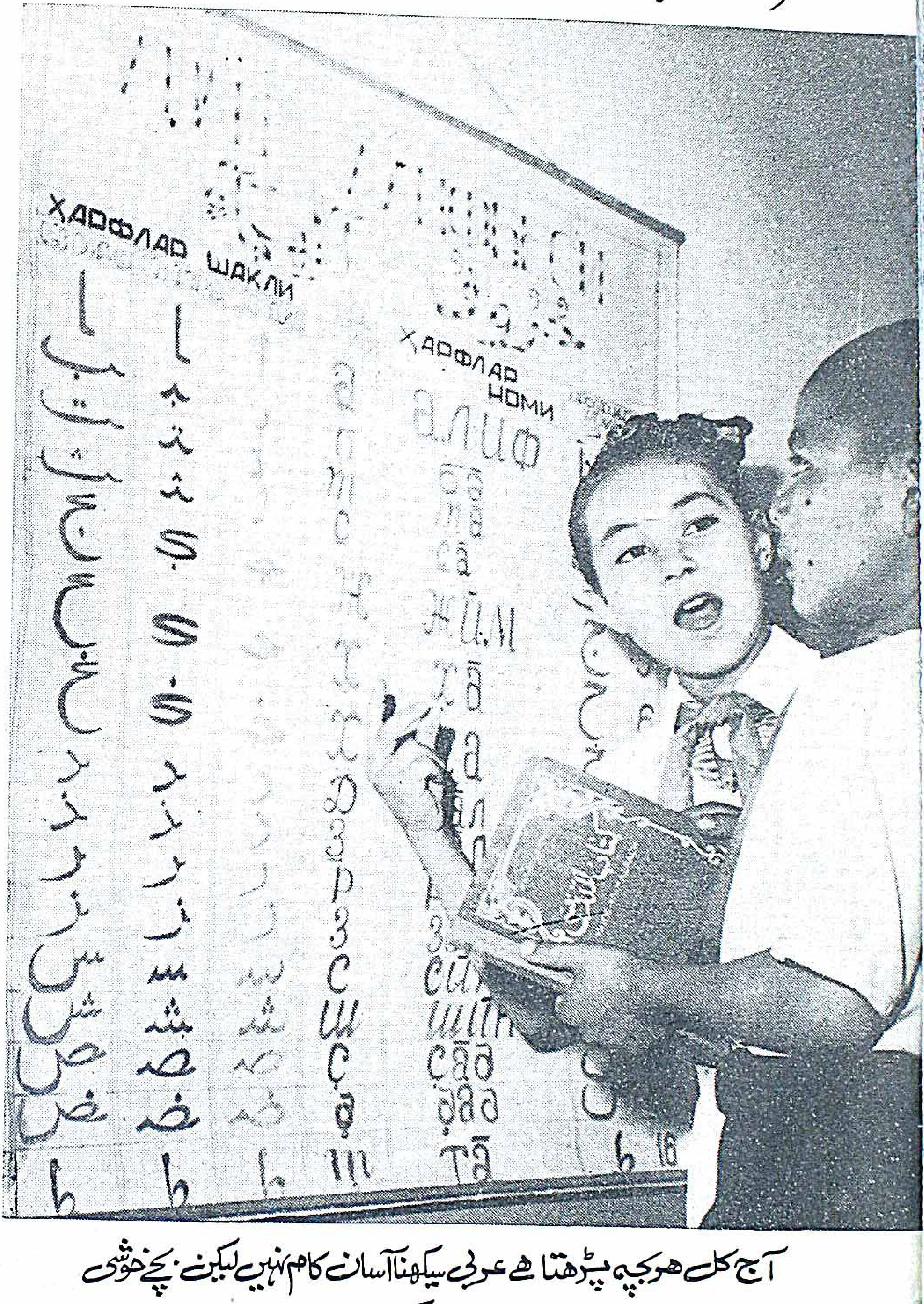

آج کل ہر بچہ پڑھتا ہے عربی سیکھنا آسان کام نہیں لیکن بچے خوشی سے عربی سیکھتے ہیں

Marfat.com

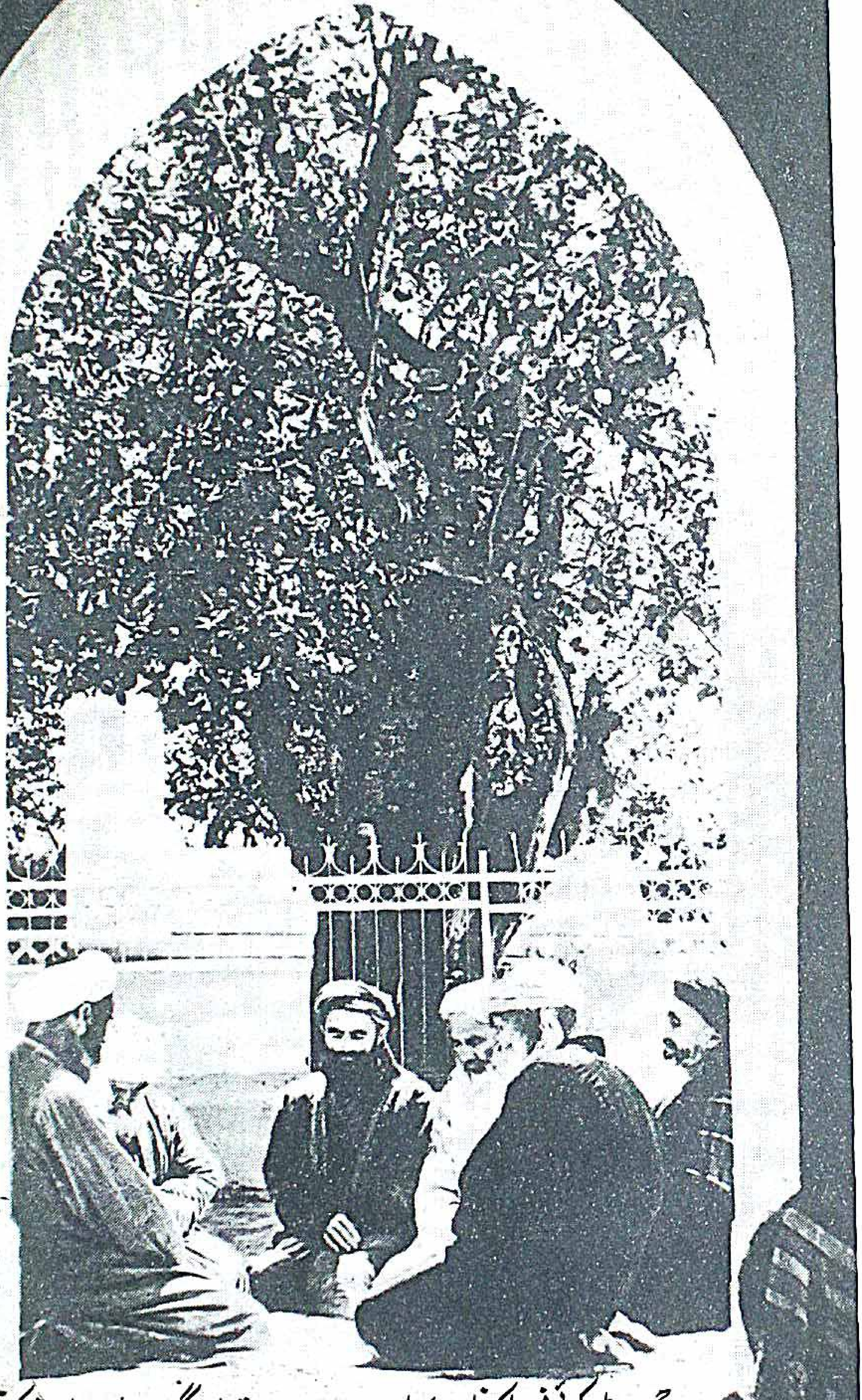

جمعیت میں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے سب سے معزز اور محتاط لوگ اس پر احتیاط سے غور کرتے ہیں

Marfat.com

کا بوجھ پڑا۔

اب وہ ٹیکسٹائل مل میں کام کرتے ہیں - ان کے ۱۲ بچے ہیں - دو بیٹیاں شادی کرنے کے بعد تاشقند سے چلی گئیں اور باقی دس بچے اپنے باپ کے ساتھ رہتے ہیں - پرانے زمانے میں یعنی انقلاب سے قبل وہ معمولی مزدور کی حیثیت سے اپنے بڑے خاندان کو نہ کھلا پلا سکتے تھے اور نہ تمام بچوں کو تعلیم دلا سکتے تھے لیکن اب ان کو عوامی حکومت مدد دے رہی ہے - ان کی بیوی اناخون کو ہماری حکومت نے اعزازی تمغہ "ہیروماں" عطا کیا اور بچوں کو تربیت و پرورش کے لئے ریاست اسے بھتہ دیتی ہے۔

عبدالرحمٰن محمود ۱۹۵۰ء سے ہماری مسجد آتے ہیں - یہ ٹھیک ہے کہ انکو فرصت کم ملتی ہے اس لئے کام کے دوران وہ مسجد نہیں آسکتے لیکن کام کے بعد وہ ہر روز آنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ خدائے برتر کی عبادت کریں جس نے ان کو اور ان کے بچوں کو پریشانیوں اور غربت سے دور پرسکون زندگی بخشی ہے۔

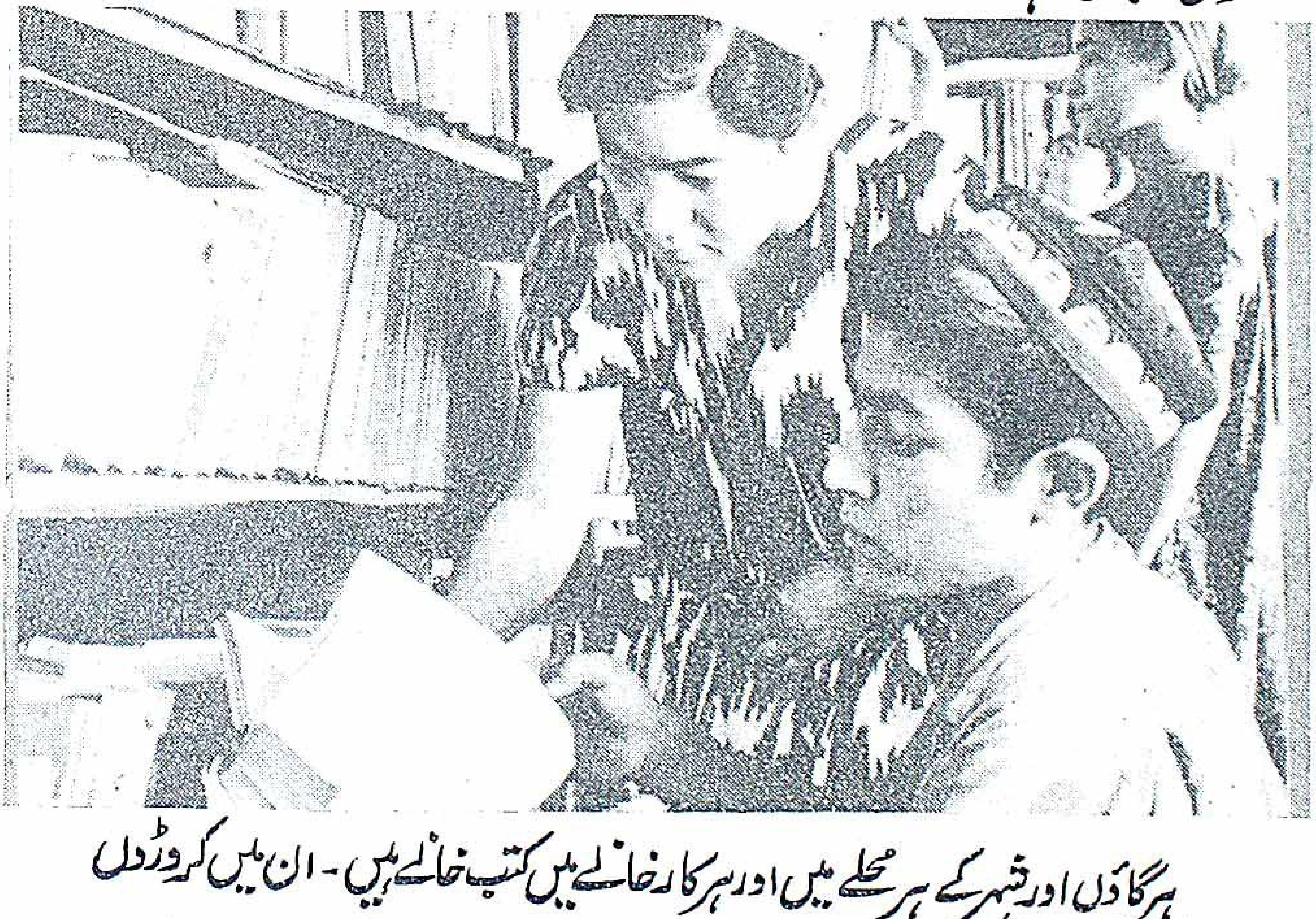

ہر گاؤں اور شہر کے ہر محلے میں اور ہر کارخانے میں کتب خانے ہیں - ان میں کروڑوں کتابیں ہیں لوگ انھیں پڑھنے کے لیے مفت حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

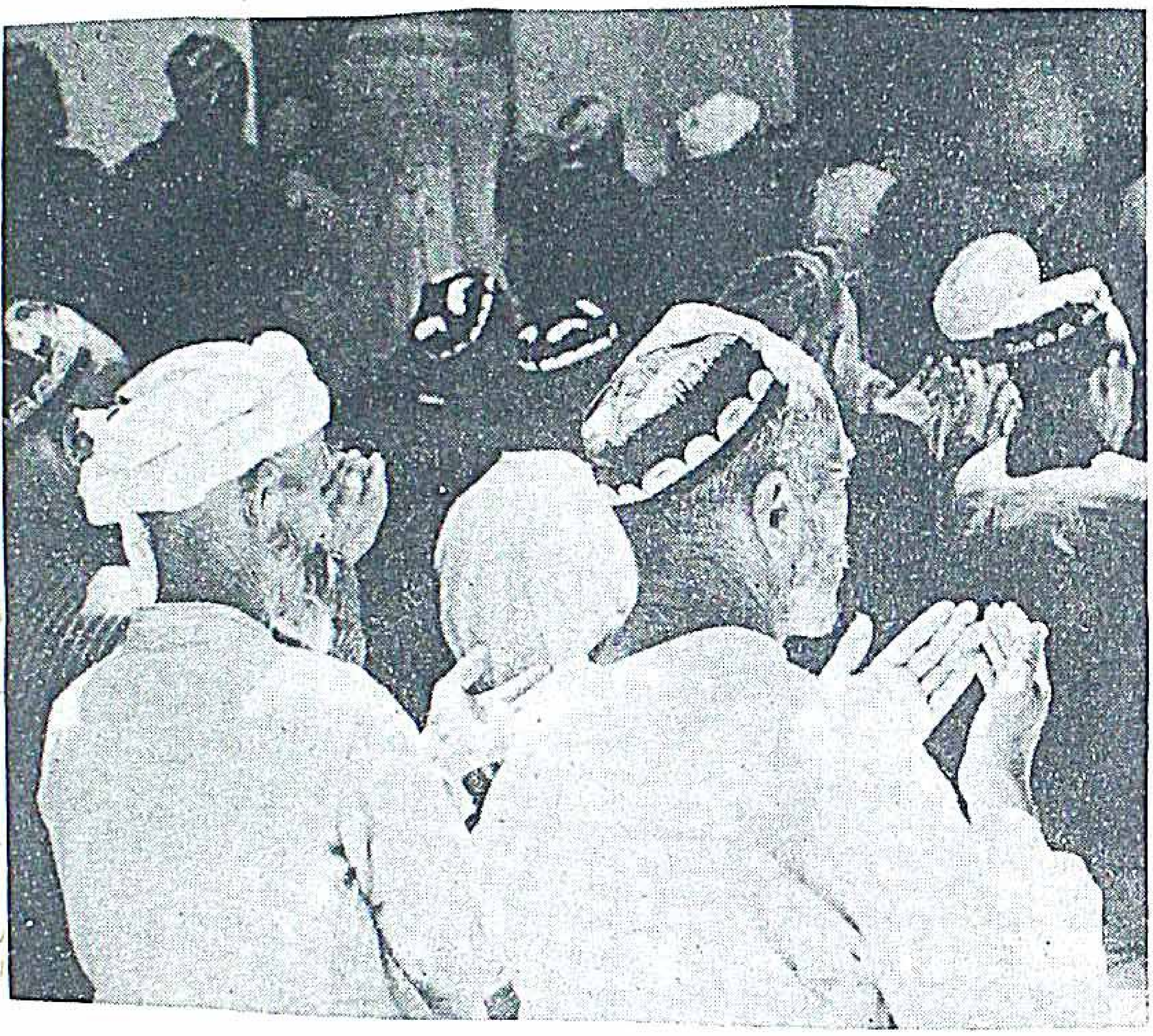

مسجد ٹلہ شیخ میں نماز

سوال :۔ محترم امام خطیب غالباً آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ اور آپ کے ہم مذہب اللہ کی عبادت کرتے وقت اس سے کیا مانگتے ہیں۔

جواب :۔ ہم تو محض اللہ کے بندے ہیں۔ اس لئے ہم اللہ سے بہت سی چیزیں مانگتے ہیں۔ ہم اس سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے بڑے ملک میں ہمیشہ امن وچین رہے، ہماری زندگی میں کبھی مصیبت نہ آئے اگر وہ آئی ہے تو اللہ ہمیں نہ چھوڑے۔ ہم اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ ہمارے بچوں اور دوستوں کو خوشی سے محروم نہ کرے اور انکی زندگی زیادہ بہتر اور دولت مند ہو اور زیادہ صحت مند ہوں۔

Marfat.com

صرف انقلاب کے بعد نظام شیخ کے بچے مفت تعلیم دینے والے اسکول جانے لگے۔ عوامی حکومت نے ان کو اپنے بچوں کی تربیت و پرورش اور اعلیٰ تعلیم میں مدد دی۔ سب سے بڑا بیٹا تعمیری انجینیر ہوگیا۔ چھوٹا بیٹا ڈاکٹر ہے وہ شہر المالک ہیں دواخانوں کے محکمے کا انچارج ہے۔ نظام شیخ کی تین بیٹیاں اسکول کی استانیاں ہیں۔ سب سے چھوٹی بیٹی مالیاتی انسٹی ٹیوٹ سے فارغ ہونے کے بعد اب سرکاری بینک میں کام کر رہی ہے۔ نظام شیخ کے بچوں نے اپنے باپ کا پرانا مکان چھوڑ دیا اور اب سب کے سب نئے اور جدید قسم کے فلیٹوں میں رہتے ہیں انکے اپنے اپنے خاندان اور بچے ہیں لیکن وہ اکثر اپنے باپ سے ملنے آتے ہیں اور انہیں تحفے دیتے ہیں۔

نظام شیخ کے بہت سے پوتے پوتیاں ہیں۔ حال ہی میں بڑی پوتی کی شادی ہوئی۔ وہ انسٹی ٹیوٹ سے فارغ ہو چکی ہے۔ تمام رشتہ داروں نے اس کی شادی میں حصہ لیا۔ اتنے لوگ جمع ہوئے کہ ایسا لگتا تھا کہ گویا تاشقند کی آدھی آبادی آگئی ہے۔

اب نظام شیخ کام نہیں کرتے۔ اپنے دوستوں رحیم خواجہ قمبروف اور عبداللہ تولیاگانوف کے ساتھ جوان ہی کی طرح پنشن یافتہ ہیں۔ وہ ہر روز پانچ بار نماز پڑھنے اور قرآن سننے مسجد آتے ہیں وہ سب فراخدلی سے اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

ہماری مسجد میں عبدالرحمٰن محمدوف بھی آتے ہیں وہ عظیم اکتوبر انقلاب کے سال ہی پیدا ہوئے جس نے ہمارے عوام کو آزادی دی۔ ان کی عمر ۱۸ سال کی تھی جب ان کے باپ کا انتقال ہوگیا اور سب سے بڑے بیٹے ہونے کی حیثیت سے عبدالرحمٰن محمدوف پر بزرگِ خاندان اور کنبہ پرور ہونے

Marfat.com

ہزاروں لڑکے لڑکیاں مفت اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں

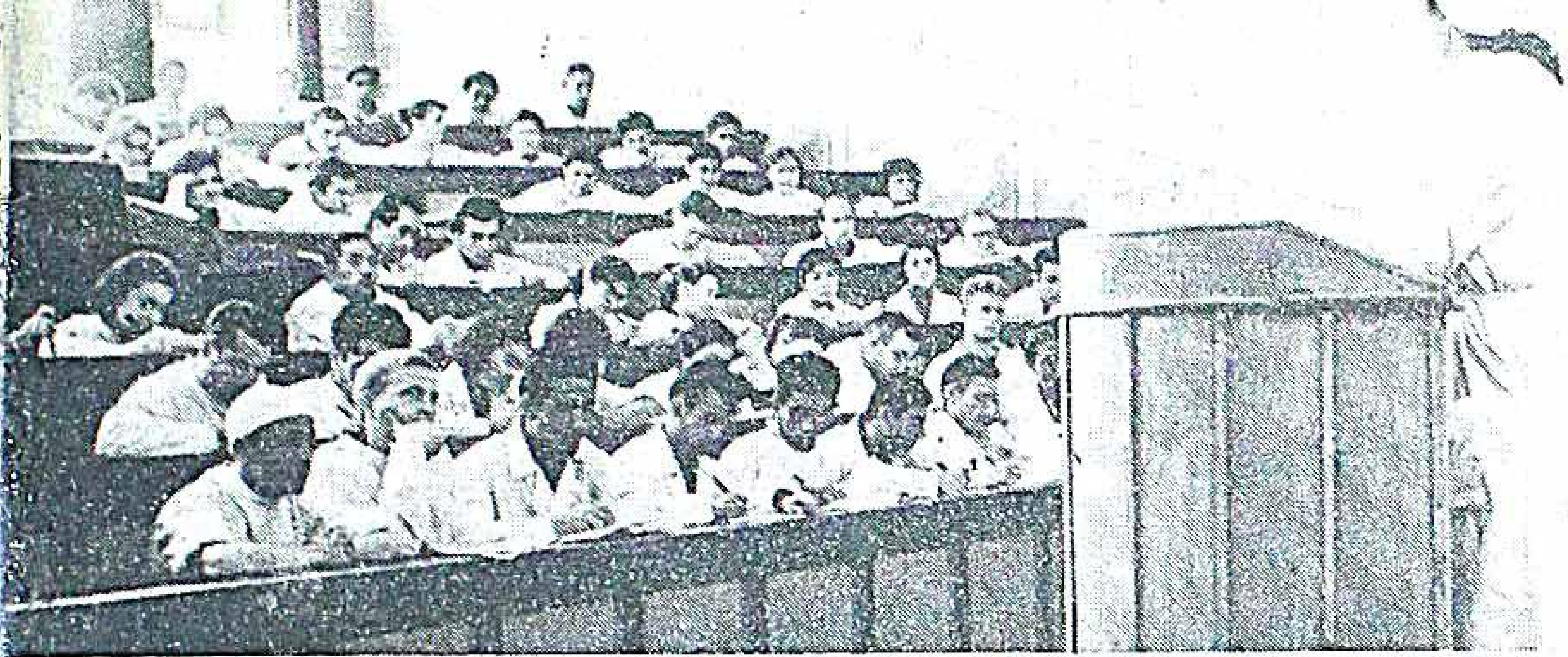

ہم نے دوسری عالمی جنگ کی مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ یہ بہت سفاکانہ جنگ تھی۔ اس کا ایک ایک دن یاد کر کے میرا دل خون ہوتا ہے، اللہ عظیم ہے اس کی مرضی یہی تھی۔ دنیا کو فسطائیت کو خطرے سے بچانے کی خاطر ہمارے ملک کے بہت سے فرزندوں، بہت سے دیندار مسلمان کو اپنا خون بہانا اور جان بھی قربان کرنی پڑی، اسی وجہ سے ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ نئی جنگ نہ چھڑے۔

اس وقت میرے ہم وطنوں کی زندگی روشن اور خوشحال ہے۔ اپنے ہم مذہب بھائیوں کے ساتھ میں بھی اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری پرامن و خوشحال زندگی زیادہ طویل کرے کیونکہ انسان رنج وغم کے لئے نہیں بلکہ خوشی اور اپنے اردگرد کی چیزوں کو خوبصورت بنانے کے لئے پیدا ہوتا ہے۔

محترم مہمان، میں نہیں جانتا کہ آپ میرے مختصر جواب سے مطمئن ہیں یا نہیں لیکن اللہ جانتا ہے کہ ان تمام لوگوں کے بارے میں بتانے کے لئے جو ہماری مسجد میں آتے ہیں سارا دن بھی کافی نہیں۔

Marfat.com

دیندار لوگ خود مذہبی جمعیتوں کے لئے امن فنڈ میں پیسے جمع کر رہے ہیں۔

چائے خانے میں مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی ہیں۔ لیکن سال بسال مضطرب چہروں کی تعداد کم اور بشاش اور مطمئن چہروں کی تعداد زیادہ ہوتی جا رہی ہے — !

Marfat.com

سودیت یونین کے یورپی حصّے اور سائیریا کے مسلمان نماز ادا کر رہے ہیں

Marfat.com

یہ خوشی اور آسودگی انہیں انقلاب اکتوبر کے بعد نصیب ہوئی

Marfat.com

پبلشر۔ بیپلز پبلشنگ ہاؤس —— پرنٹر:۔ انجمن پریس کراچی

تعداد اشاعت —— ۳۰۰۰
قیمت —— ڈیڑھ روپیہ

Marfat.com

18

سوویت یونین

میں

اسلام

Marfat.com